یہ کتاب

اپنے بچوں کے لیے scan کی بیرونِ ملک مقیم ہیں

مومنین بھی اس سے استفادہ حاصل کرسکتے ہیں۔

منجانب۔

سبیلِ سکینہ

یونٹ نمبر ۸ لطیف آباد حیدرآباد پاکستان

ادارہ منہاج الصالحین لاہور

حکومت مہدیؑ

ظہور سے پہلے اور ظہور کے بعد

مؤلف

شیخ الاسلام حضرت علامہ نجم الدین طبسی مدظلہ العالی

مترجم

مولانا اخلاق حسین پکھناروی

تصحیح و نظر ثانی

حجۃ الاسلام والمسلمین علامہ ریاض حسین جعفری، فاضل قم

ناشر

ادارہ منہاج الصالحین لاہور

جناح ٹاؤن ٹھوکر نیاز بیگ لاہور

فون: 042-5425372

کتاب : حکومت مہدیؑ

تالیف : نجم الدین طبسی

ترجمہ : مولانا اخلاق حسین پکھناروی

تصحیح : ریاض حسین جعفری، فاضل قم

ناشر : ادارہ منہاج الصالحین

کمپوزنگ : مشتاق احمد

تعداد : ایک ہزار

پروف ریڈنگ : خادم حسین جعفری، غلام حیدر چودھری

اشاعت : مارچ 2008ء

ہدیہ : 165 روپے

ملنے کا پتہ

ادارہ منہاج الصالحین لاہور

الحمد مارکیٹ۔ فرسٹ فلور۔ دکان نمبر ۲۰

اردو بازار لاہور 042-7225252

فہرست

چوتھی فصل

پانچویں فصل

چھٹی فصل

دوسرا حصہ

پہلی فصل

دوسری فصل

تیسری فصل

چوتھی فصل

پانچویں فصل

چھٹی فصل

ساتویں فصل

تیسرا حصہ

پہلی فصل

دوسری فصل

تیسری فصل

چوتھی فصل

پانچویں فصل

عرضِ ناشر

چشم اندازی بہ حکومت مہدی شیخ الاسلام حضرت علامہ نجم الدین طبسی مدظلہ العالی کا وہ شاہکار ہے جو امام زمانہ کے ظہور سے قبل کے حالات سے لے کر آپ کی کیفیتِ شہادت تک متعدد معلومات پر مشتمل ہے' جن کی بنیاد محمدؐ و آل محمدؑ سے مروی روایات کے ایک وسیع ذخیرے پر رکھی گئی ہے۔ اصل مؤلف نے ان روایات کی روشنی میں روایت سے بھی کام لیا ہے اور اسی موضوع پر تحقیق کی بھی حتی الوسع کوشش کی ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ اگرچہ میں نے اس کتاب کی بنیاد قدیم کتب میں موجود روایات پر ہی رکھی مگر میرا اندازِ تحریر اور زاویہ نظر زمانے کے تقاضوں کے مطابق اور جدید ہے۔

کتاب ہذا تین حصوں پر مشتمل ہے پہلا حصہ ''دنیا ظہور سے قبل'' دوسرا حصہ ''حضرت مہدیؑ کا عالمی انقلاب'' اور تیسرا حصہ ''حکومت'' کے خصوصی موضوع کا حامل ہے۔ یوں محسوس ہوتا ہے کہ مؤلف نے حکومتِ مہدی کو اس کے پس منظر اور پیش منظر کے ساتھ ملا کر پیش کیا گیا ہے۔ چونکہ یہ کتاب اپنے موضوع پر پہلی جامع کاوش تھی لہٰذا اس کا ترجمہ مختلف زبانوں میں ہونا ضروری تھا۔ ہماری خوش نصیبی ہے کہ اس متبرک کتاب کا اُردو ترجمہ ہم تک پہنچ چکا ہے جس کو سید اخلاق حسین پکھناروی نے بامحاورہ اُردو کا جامہ پہنایا ہے۔ جہاں حضرت سے کچھ جھول رہ گئی تھی اُسے نظرثانی کے دوران ہم نے خود دور کرنے کی کوشش کی ہے۔

نبی اکرمؐ نے ربع صدی میں جو انقلاب برپا کیا تھا اُس کے تحفظ کے لیے قرآن وعترت تب سے لے کر اب تلک معجزاتی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ اگر چہ یہ زمانہ غیبت امامؑ کا زمانہ ہے لیکن اس میں بھی سورج بادلوں کی اوٹ سے فیض رسانی کر رہا ہے۔ ہاں البتہ ظلم و جور کی فراوانی کے اس دور کی انتہا پر ظہورِ امام اور جہانی اسلامی حکومت کا قیام کسی بھی وقت متوقع ہے۔ حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام نے فرمایا تھا:

''یہ ہے میرا جانشین اور تمہارا آئندہ امام' یہ وہی قائم ہے جس کے آگے تمہارے سر ادب سے جھک جائیں گے جب دُنیا گناہوں اور برائیوں کی آماجگاہ بنی ہوگی تو یہ دوبارہ ظاہر ہو کر اسے برکتوں اور انصاف سے معمور کر دے گا۔''

امام علیہ السلام کی غیبت کے زمانے ہیں ہمارا فرض ہے کہ ہم آپ کے ظہور کا انتظار کرتے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ قرآنی احکام اور اسلامی تعلیمات پر مبنی معاشرتی ترقی کا ایک معقول اور مدبرانہ نظام تربیت دیں اور اسے دُنیا کے سامنے پیش کریں۔ ہمیں یہ بھی چاہیے کہ قوانین خداوندی کی ہر ترقی اور تاثیر لوگوں پر ثابت کریں اور ان کی توجہ نظام ربانی کی طرف مبذول کرائیں۔

ہمیں اوہام پرستی اور باطل عقائد کے خلاف جہاد کرنا چاہیے۔ میری مراد علمی اور تہذیبی و ثقافتی جہاد ہے۔ ہم پر لازم ہے کہ قرآن وسنت کی روشنی میں دُنیا کے مسائل حل کرنے کے لیے ایک لائحہ عمل تیار کریں اور اسے دُنیا کے مصلحین کو دیں تا کہ وہ اس سے استفادہ کریں اور اس طرح امام زمانہ کی عالمی حکومت کے قیام کے لیے راستہ ہموار کریں۔

اس تحریک کو فروغ دینے کے لیے یہ کتاب مؤمنین کی خدمت میں پیش کی جا رہی ہے تاکہ وہ امام زمانہؑ کی حکومت کے استقبال کے لیے خود کو تیار کر سکیں اور اس طرح اگر ان کو پالیں تو اُن کے گروہ میں شامل ہو سکیں اور اگر ظہور امام سے قبل اس دُنیا سے چلے جائیں تو پھر بھی قائم کے مجاہدوں کے سے اجر و ثواب سے قبر و حشر میں سرخرو اور بلند مقام ہو سکیں۔

الداعی الی الخیر
ریاض حسین جعفری فاضل قم
سرپرست اعلیٰ ادارہ منہاج الصالحین، لاہور

بیانِ حقیقت

خداوند عالم، مالک ملک وملکوت کی لاتعداد عنایتوں، اس کے، ہر نفس لطف و مہربانی، اہل بیت علیہم السلام کی بے شمار نوازشوں اور توجہات سے مجھ ناچیز اور بے بضاعت انسان کو توفیق نصیب ہوئی کہ حجۃ الاسلام والمسلمین آقای نجم الدین طبسی کی گرانقدر اور پُر معنی کتاب ''چشم اندازی بہ حکومت مہدیؑ'' کا ترجمہ کروں۔ الحمد للہ وہ پایۂ تکمیل کو پہنچا، مورد نظر کتاب چند خصوصیات کی حامل ہے جنہیں خود مؤلف موصوف نے اپنی پیش گفتار میں بیان بھی کیا ہے، مختصر یہ کہ مؤلف نے ظہور سے قبل اور ظہور کے بعد حکومت حضرت مہدیؑ پر بسط وتفصیل سے روایتی انداز میں بحث کی ہے، اور ظہور سے قبل وبعد کے اخلاقی، سیاسی، اقتصادی حالات پر گفتگو اس انداز میں کی ہے کہ طرز تحریر آسان، اسلوب بیان سادہ ورواں، نتیجہ خیز وقناعت بخش اور عام فہم ہے، قاری حضرات کو پڑھنے کے بعد اس کا بخوبی اندازہ ہو جائے گا، نیز ذوق روایت رکھنے والے اہل درایت وبصیرت افراد موصوف کی کاوشوں سے محظوظ بھی ہوں گے، چونکہ عالم امکان میں ایک عالمگیر طاقت کے ظہور سے متعلق تشویش واضطراب، جستجو وتلاش پائی جاتی ہے۔ اس عالمی حاکم کا نام جو بھی دنیا رکھ لے لیکن اس کی حقیقت کا کوئی بھی منکر نہیں ہے، خصوصاً عالم غرب اسی موضوع پر اپنی تمام تر صلاحیتوں کو صرف کر رہی ہے اور آئندہ کے لیے حفاظتی اسباب بھی فراہم کر رہی ہے۔ لہٰذا اہل اسلام خصوصاً شیعہ

حضرات کے لیے یہ کتاب مختصر سرمایۂ حیات اور زندگی بخش نوید ہے۔ چونکہ مؤلف نے روایت کے قالب میں بہت سارے سوالات کا جواب بھی دیا ہے دیگر یہ کہ کتاب ھذا عربی فارسی میں بھی شائع ہو چکی ہے امید ہے کہ قاری حضرات کے لیے پسندیدہ خاطر اور مفید ہو اور ان سے خواہش ہے کہ اپنے نیک، ہمت افزا، اور خالص مشوروں سے راہنمائی کر کے مجھے شکریہ کا موقع دیں اور خداوند سبحان و رحمان سے دعا ہے کہ مؤلف موصوف نیز مجھ ناچیز اور تمام اہل ایمان و خدّام امام زمانہؑ کو ظہور کے وقت سچے اور باوفا ناصروں میں قرار دے اور ہماری لغزشوں، گناہوں اور غفلتوں کو اپنے فضل و کرم و احسان سے عفو و درگذر کرے اور راہ حق، جادۂ مستقیم کا مالک بناتے ہوئے طول عمر کی بیش بہا دولت نیز روز افزوں توفیقات سے نوازے۔ (آمین!)

شکر گزار

اخلاق حسین پکھناروی

اہل رہتاس بہار ہند

پیش گفتار

شوش دانیال کا علاقہ ابھی تازہ بعثی کافروں کے چنگل سے آزاد ہوا تھا، اور لوگ آہستہ آہستہ اپنے شہر اور وطن کو لوٹ رہے تھے، ان دنوں میں انہیں جانباز عزیزوں کے درمیان اپنے وجود کو فخر و برکت سمجھتے ہوئے اس شہر کی تاریخی مسجد میں امام زمانہ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف سے متعلق علامہ مجلسی رحمتہ اللہ علیہ کی کتاب بحار الانوار سے درس کہنے لگا تو اس بات کی طرف متوجہ ہوا کہ اگرچہ امام زمانہ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے متعلق گوناگوں مباحث، جیسے طول عمر کا راز، فلسفۂ غیبت، عوامل ظہور و بیان ہو چکے ہیں لیکن قیام کی کیفیت، حکومتی پروگرام وطریقہ کار، سربراہی کے طرز وغیرہ پر شایانِ شان تحقیق نہیں ہوئی ہے۔ اس وجہ سے میں نے عزم کرلیا کہ اس میدان میں بھی تحقیق لازم ہے، شاید اب تک لاجواب سوالوں کا جواب دے سکوں۔ تمام پریشان کن سوالات میں ایک سوال یہ بھی ہے کہ امام زمانہ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کس طرح مختلف قوت وخیالات کے حامل سیاسی نظاموں کو ایک سیاسی نظام بنا دیں گے۔

حضرت کا حکومتی پروگرام کس طرح ہے جس میں ظلم و جور دنیا سے مٹ جائے گا اور فساد کا خاتمہ اور بھوکوں کا وجود نہیں رہ جائے گا۔

یہی فکر مجھے چار سال سے مذکورہ موضوع پر تحقیق کرنے کی جبری دعوت دے

رہی تھی چنانچہ اسی تحقیق کا نتیجہ آپ کے سامنے موجودہ کتاب ہے۔

اس کتاب کے پہلے حصہ میں امام علیہ السلام کے ظہور سے قبل کشت وکشتار، قتل وغارتگری، ویرانی و بربادی، قحط سالی، موت، بیماری، ظلم و جور، اضطراب، بے چینی، گھٹن، حقوق پامالی اور تجاوز سے لبریز دور کی تحقیق ہے۔

اس سے یہ نتیجہ نکالا جا سکتا ہے کہ لوگ اس وقت اپنے مقاصد میں کامیابی، مکاتیب فکر، مختلف حکومتیں، حقوق بشر کی دعویدار، انسانی نیک بختی کا نعرہ لگانے والے زمانے کے اضطراب و ناگفتہ بہ حالات سے مایوس ہو چکے ہوں گے اور مصلح جہانی کے ظہور کے منتظر نجات کے امیدوار ہوں گے۔

دوسرا حصہ، حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے انقلاب اور تحریک و قیام کی کیفیت پر مشتمل ہے۔ اس انقلاب کی شان یہ ہے کہ اس کا آغاز خانہ کعبہ سے حضرت کے اعلان پر ہوگا اور آپ کے خالص اور حقیقی ناصر و مددگار دنیا کے گوشہ گوشہ سے آکر آپ سے ملحق ہو جائیں گے تو فوجی چھاؤنی، کوتوالی بنائی جائے گی اور منظم سپاہی اور کمانڈر کا انتخاب عمل میں آئے گا اور وسیع پیمانہ پر جنگ کی تیاری ہوگی۔

حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف ظہور کریں گے تو دنیا سے ظلم و جور مٹا دیں گے یاد رہے کہ یہ دنیا یا سماج و معاشرہ حجاز یا خلیج فارس و ایشیا میں محدود نہیں بلکہ اس کی لامحدود وسعت تمام کرۂ زمین کا احاطہ کیے ہوئے ہے۔

ظلم و جور سے پُر معاشرہ کی اصلاح ایک مشکل اور دشوار کام ہے اور اس کا مدعی درحقیقت ایک بہت بڑے معجزہ کا مدعی ہے جو اسی کے ہاتھوں انجام پذیر ہوگا۔

کتاب کا تیسرا حصہ آخری امام علیہ السلام کی حکومت کی طرف اشارہ ہے کہ آپ بگڑے ہوئے، سرکش طاغی سماج کا ادارہ کرنے، اسلامی حکومت کی تشکیل دینے

کے لیے ایک قادر اور کارآمد حکومت اپنے قوی اور شجاع انصار، جیسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام، سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، مالک اشترؒ، صالح، سلف صالح و کے ذریعہ تشکیل دیں گے، اگر چہ ان لوگوں کی کارکردگی حکومت جور میں بھی لائق اہمیت وقابل قدر ہے، لیکن ان کا اصلی کردار اور بنیادی کام حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے دورِ حکومت میں اصلاح اور تعمیر ہے۔

جو کچھ پیش گفتار میں بیان کیا گیا ہے دسیوں شیعہ اور سنی کتابوں سے ماخوذ نیز سینکڑوں روایت کی مبسوط طور پر چھان بین، برہان واستدلال کے ساتھ اس کتاب میں ذکر کیا گیا ہے۔

توقع ہے کہ یہ کتاب ادھورے اور نارسا انداز میں سہی ظہور کے بعد اسلامی دنیا میں آل محمد (علیہم السلام) کی عمومی عدالت اور اس کی وسعت کو بیان کرے اور امام زمانہ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کی خدمت میں مقبول قرار پائے اور ایرانی مسلمان نیز تمام حقیقی و سچے منتظرین کے لیے قابل استفادہ واقع ہو اور انھیں حضرت کے ظہور کی مقدمہ سازی میں توفیق وتائید کرے۔

خداوند عالم سے دعا ہے کہ مرجع عالی قدر حضرت امام خمینی رحمتہ اللہ علیہ جنہوں نے ایران میں حکومت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کی ایک جھلک دیکھائی ہے، انہیں انبیاء و معصومین علیہم السلام کے ساتھ محشور کرے، نیز اہل بیتؑ اور ان کی حکومت کے خادموں کو توفیق دے اور اسلامی ام القریٰ (ایران) کو اپنی حفاظت میں رکھتے ہوئے تائید فرمائے، یہاں پر چند نکتے کی جانب توجہ لانا ضروری ہے:

(۱) ہم ہرگز اس بات کے مدعی نہیں ہیں کہ کتاب ھذا میں مذکورہ باتیں نئی اور جدید

ہیں، اس لیے انھیں ساری روایات کو گذشتہ علماء نے جمع کیا ہے، اور بعض مقامات پر نتیجہ بھی اخذ کیا ہے، پھر بھی اس کتاب کی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں کوشش کی گئی ہے کہ حتی الامکان خاص اصطلاحوں اور اختلافی باتوں سے گریز کیا جائے، اور جدید لب ولہجہ نیز سادہ وآسان قالب میں ڈھال کر بیان کیا جائے تاکہ عوام بھی استفادہ کر سکیں۔

۲ جو ماخوذات روایت سے حاصل ہیں اور انھیں کسی طرف استناد بھی نہیں دیا گیا ہے، وہ مولف کی ذاتی رائے ہے۔ اس لحاظ سے دقتِ نظر اور چھان بین نیز ایک روایت کا دوسری روایت سے مقایسہ کرنے پر، دیگر نئے مطالب کا حصول ممکن ہے۔

۳ اسی طرح یہ بھی ادعا نہیں کہ اس کتاب کی تمام مورد استناد روایات صحیح اور بے خدشہ ہیں، بلکہ کوشش اس بات کی گئی ہے کہ جو کچھ معتبر محدثین اور قابل ذوق مؤلفین نے اپنی کتابوں میں ذکر کیا ہے، اس میں ذکر ہو جائے۔

اسی طرح کچھ مقامات کے علاوہ، روایات کی سند سے بحث نہیں کی گئی ہے، چونکہ مقام نفی واثبات میں نہیں تھے۔ اس کے علاوہ بہت سارے مقامات پر تواتر اجمالی کے ساتھ روایات کے صدور کا یقین ہو گیا، خصوصاً وہ روایات جو اہل بیتؑ سے مروی ہیں۔

۴ اس کتاب کی روایات معجم احادیث ✧ الامام المہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف سے قبل جمع وتالیف ہوئی ہیں۔ اس بناء پر اس وادی میں تحقیق کرنے والے شائقین حضرات کو اس کتاب کی جانب جو اس کے بعد بحمد اللہ جمع وتالیف ہوئی ہے رجوع کرنے کا مشورہ دیتا ہوں۔

✧ ناچیز نے حوزہ علمیہ قم کے چند افاضل کی مدد سے کتاب ھذا کو ۵ جلدوں میں تالیف کیا ہے اور بنیاد اسلامی قم نے ۱۴۱۱ قمری میں شائع کیا ہے انشاء اللہ۔ آئندہ نظر ثانی بھی کروں گا۔

۵ بہت سارے مقامات پر روایات میں کلمہ (الساعۃ، القیامہ) کی حضرت مہدی کے ظہور سے تفسیر کی گئی ہے۔ اس لحاظ سے جو روایات شرائط یا علائم الساعۃ والقیامۃ کے عنوان سے ذکر کی گئی ہیں، اس کتاب میں علائم ظہور کے عنوان سے بیان کی گئی ہیں۔

۶ اس کتاب کے بعض مطالب مزید تحقیق اور تلاش طلب ہیں، اگرچہ کوشش کی گئی ہے کہ اس سلسلے میں توضیح دی جائے، امید ہے کہ خداوند عالم کی عنایتوں سے دوسری طباعت مزید دِقت نظر و تحقیق کے ساتھ منظر عام پر آئے۔

آخر کلام میں من لم یشکر المخلوق لم یشکر الخالق کے عنوان سے ضروری ہے کہ اپنے دوستوں اور بھائیوں خصوصاً حجۃ الاسلام محمد جواد، حجۃ الاسلام محمد جعفر طبسی کی راہنمائی اور حجۃ الاسلام رفیعی و سید محمد حسینی شاہرودی کے دوبارہ لکھنے کی وجہ سے اور کتاب کے مطالب کی تنظیم پر شکر گذار و قدرداں ہوں۔

نجم الدین طبسی

قم ۱۳۷۳ھ ش

پہلا حصہ

دنیا ظہور امام مہدیؑ سے قبل

جب تک ہم روشنی اور خوشحالی میں ہوتے ہیں، اس کی قدر و قیمت کا کم اندازہ ہوتا ہے۔ ہمیں اس وقت اس کی حقیقی قدر و قیمت معلوم ہو گی جب ہم ظلمت و تاریکی کے گھٹا ٹوپ اندھیرے میں گھر جائیں گے۔

جب سورج اُفق آسمان پر درخشاں ہوتا ہے ہم اس کی طرف کم توجہ دیتے ہیں، لیکن جب بادل میں چھپ جاتا ہے اور ایک مدت تک اپنی نورانیت و حرارت سے محروم کر دیتا ہے تو اس کی ارزش کا اندازہ ہونے لگتا ہے۔

ظہور آفتاب ولایت کے لازمی ہونے کا ہمیں اس وقت احساس ہو گا جب ظہور سے پہلے بے سرو سامانی اور ناامنی کے ماحول سے باخبر ہوں، اور اس وقت کے ناگفتہ بہ حالات کو درک کر لیں۔

اس زمانے کی کلی طور پر نقشہ کشی، جو روایات سے ماخوذ ہے، درج ذیل ہے۔

امام زمانہ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے ظہور سے قبل فتنہ و فساد، ہرج و مرج، بے سرو سامانی، ناامنی، ظلم و استبداد، عدم مساوات، غارتگری، قبل و کشتار، اور تجاوز تمام عالم کو محیط ہو گا اور زمین ظلم و ستم اور ناانصافی سے لبریز ہو گی۔

خونین جنگ کا آغاز ملتوں اور ممالک کے درمیان ہو چکا ہو گا، زمین کشتوں سے بھری ہو گی، قتل ناحق اس قدر زیادہ ہو گا کہ کوئی گھر یا خاندان ایسا نہیں ہو گا جس کے

ایک یا چند عزیز قتل نہ ہوئے ہوں گے۔ مرد و جوان جنگوں کے اثر سے ختم ہو چکے ہوں گے یہاں تک کہ ہر ۳/۳ آدمی میں ۲/۲ آدمی قتل ہو چکا ہوگا۔

قوم و ملت کے درمیان جان و مال بے وقت راستے غیر محفوظ ہوں گے، خوف و وحشت ہر انسان کے دل میں بیٹھی ہوگی، ناگہانی اور حادثاتی موتوں کی کثرت ہوگی، معصوم بچے بدترین شکنجوں کے ذریعہ ظالم و جابر حکام کے ہاتھوں قتل کیے جائیں گے، سڑکوں اور چوراہوں پر حاملہ عورتوں کے ساتھ تجاوز ہوگا، جان لیوا بیماریاں لاشوں کی بدبو یا انواع و اقسام ہتھیار کے استعمال سے عام ہو جائیں گی، کھانے پینے کی اشیاء میں کمی ہوگی، مہنگائی و قحط سے لوگوں کی زندگی مفلوج ہو جائے گی، زمین بیج قبول کرنے نیز اُسے اُگانے سے انکار کر دے گی، بارش نہیں ہوگی، یا اگر ہوگی بھی تو بے وقت اور ضرر رساں ہوگی۔ قحط ایسا پڑے گا کہ لوگوں کی زندگی اتنی دشوار و مشکل ہو جائے گی کہ بعض لوگ قوت لا یَمُوت فراہم نہ کرنے کی وجہ سے، اپنی عورتوں اور بچیوں کو معمولی غذا کے مقابل دوسرے کے حوالے کر دیں گے۔

ایسے مشکل و ناسازگار ماحول میں انسان ناامیدی و قنوطیت کا شکار ہو جائے گا اور اس وقت موت اللہ کا بہترین ہدیہ سمجھی جائے گی، اور صرف اور صرف لوگوں کی آرزو موت بن جائے گی نیز ایسے ماحول میں جب کوئی شخص لاشوں کے درمیان یا قبرستان سے گذر رہا ہوگا تو اس کی آرزو بس یہی ہوگی کہ کاوش میں بھی انہیں میں سے ایک ہوتا تا کہ ذلت کی زندگی سے آسودہ خاطر ہوتا۔

اس وقت کوئی طاقت، پارٹی، انجمن نہ ہوگی جو اس بے سروسامانی تجاوز و غارتگری کا سدِّ باب کرے اور ستمگروں و طاقتوروں کو ان کی بدکرداری کی سزا دے۔ لوگوں کے کانوں سے کوئی نجات کی آواز نہیں ٹکرائے گی، سارے جھوٹے دعویدار

انسان کی نجات کا جھوٹا نعرہ لگانے والے خائن اور جھوٹے ہوں گے اور انسان صرف ایک مصلح الٰہی، خدائی معجزہ کا انتظار کرے گا اور بس، اس وقت جب کہ یاس و نا امیدی تمام عالم کو محیط ہو گی، خداوند عالم اپنے لطف و رحمت سے مہدیؑ موعود عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کو مدتوں غیبت و انتظار کے بعد بشریت کی نجات کے لیے ظاہر کرے گا اور ہاتف غیبی کی آسمان سے ایسی ندا آئے گی جو ہر ایک انسان کے کان سے ٹکرائے گی:

''کہ اے دنیا والو! ستمگروں کی حاکمیت کا زمانہ ختم ہو گیا ہے، اور اب عدلِ الٰہی سے پُر حکومت کا دور ہے، اور مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف ظہور کر چکے ہیں۔''

یہ آسمانی آواز، انسان کے بے جان قلب میں امید کی روح پھونک دے گی اور محرومین و مظلومین کو نجات کا مژدہ سنائے گی۔

یقیناً مذکورہ بالا ماحول کا ادراک کرنے کے بعد مصلح الٰہی کے ظہور کی ضرورت کا احساس کر سکتے ہیں نیز حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کی عادلانہ حکومت کی وسعت کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔

یہاں پر امام علیہ السلام کے ظہور سے قبل ناسازگار حالات کو روایات کی نظر میں پانچ فصلوں میں ذکر کریں گے۔

پہلی فصل

حکومت

ادیان و مکاتب کے قوانین، معاشرے میں اس وقت اجرا ہو سکتے ہیں جب حکومت اس کی پشت پناہی کرے۔ اس لیے کہ ہر گروہ حکومت کا طالب ہے تا کہ اپنے مقاصد کا اجرا کر سکے، اسلام بھی جب کہ تمام آسمانی آئین میں بالاتر ہے، اسلامی حکومت کا خواہاں رہا ہے۔ حکومت حق کا وجود اور اس کی حفاظت اپنا سب سے بڑا فریضہ جانتا ہے۔ پیغمبر اسلامؐ نے اپنی تمام کوشش اسلامی حکومت کی تشکیل میں صرف کر دی اور شہر مدینہ میں اس کی بنیاد ڈالی، لیکن آنحضرتؐ کی وفات کے بعد اگرچہ معصومینؑ وعلماء، حکومت اسلامی کی آرزو رکھتے تھے معدودہ چند کے علاوہ، حکومتِ الٰہی نہیں تھی اور حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے ظہور تک اکثر باطل حکومتیں ہوں گی۔

جو روایات پیغمبرؐ اور آئمہ علیہم السلام سے ہم تک پہنچی ہیں ان میں حکومت کا عام نقشہ حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے قیام سے قبل بیان کیا گیا ہے، ہم ان چند موارد کی طرف اشارہ کریں گے۔

ا: حکومتوں کا ظلم

ظہور سے پہلے من جملہ مسائل میں ایک مسئلہ جو انسان کی اذیت کا باعث ہوگا، وہ حکومتوں کی طرف سے لوگوں پر ہونے والا ظلم وستم ہے۔

رسولِ خداؐ اس سلسلے میں فرماتے ہیں: ”زمین ظلم وستم سے بھر چکی ہوگی حد یہ ہے کہ ہر گھر میں

خوف ودہشت کی حکمرانی ہوگی۔" [1]

حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں:

"زمین ظلم واستبداد سے پُر ہوگی، یہاں تک کہ خوف واندوہ ہر گھر میں داخل ہوگا۔" [2]

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں:

"حضرت قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف خوف ودہشت کے دور میں ظہور رہوں گے۔" [3]

یہ خوف وہراس وہی ہے جو اکثر ستمگر وخودسر حاکموں سے وجود میں آتا ہے، اس لیے کہ آنحضرتؑ کے ظہور سے پہلے، ظالم دنیا کے حاکم ہوں گے۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں:

"مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف اس وقت قیام کریں گے جب معاشرے کی رہبری ستمگروں کے ہاتھوں میں ہوگی۔" [بن طاووس، ملاحم، ص۷۷]

ابنِ عمر کہتے ہیں:

"غیر تمند، ذی حیثیت اور صاحبِ ثروت انسان آ کر زمانہ میں اس شکنجے اور

---

[1] ابن ابی شیبہ، المصنف، ج۱۵، ص۸۹۔ کنزل العمال، ج۱٤، ص۵۸٤

[2] کنزل العمال، ج۱٤، ص۵۸٤۔ احقاق الحق، ج۱۳، ص۳۱۷

[3] شجری، امالی، ج۲، ص۱۵٦

ملاحظہ ہو نعمانی، غیبۃ، ص۲۵۳، ص۲۷٤۔ اعلام الوری، ص٤۲۸۔ مختصر بصائر الدرجات، ص۲۱۲۔ اثبات الهداة، ج۳، ص۵٤٠۔ حلیة الابرار، ج۳، ص٦۲٦۔ بحار الانوار، ج۵۲، ص۲۳۔ بشارة الاسلام، ص۸۲۔ عقد الدرر، ص٦٤۔ القول المختصر، ص۲٦۔ متقی هندی، برهان ص٤۷۔ سفارینی لوائح، ج۳، ص۸]

اندوہ سے جو حاکموں سے پہنچیں گے مرنے کی آرزو کرے گا۔" [عقد الدرر، ص ۳۳۲]

قابلِ توجہ بات یہ ہے کہ رسولِ خداؐ کے ماننے والے صرف اجنبی حکومتوں سے رنجور نہیں ہوں گے، بلکہ اپنی خود مختار ظالم حکومت سے بھی انھیں تکلیف ہوگی، اس درجہ کہ زمین اپنی تمام وسعت کے باوجود ان پر تنگ ہو جائے گی، اور آزادی کے احساس کے بجائے، خود کو قید خانہ میں محسوس کریں گے۔ جیسا کہ فی الحال ایران کے علاوہ دیگر اسلامی ممالک مسلمانوں کے ساتھ اچھا برتاؤ نہیں کر رہے ہیں بلکہ اجنبی بنے ہوئے ہیں۔ اس سلسلے میں روایات میں اس طرح آیا ہے:

رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

"آخر زمانہ میں شدید مصیبت، کہ اس سے سخت ترین مصیبت سنی نہ ہوگی، اسلامی حکام کی طرف سے میری امت پر آئے گی، اس طرح سے کہ زمین اپنی وسعت کے باوجود تنگ ہو جائے گی، اور ظلم و ستم سے ایسی لبریز ہوگی کہ مومن ظلم سے چھٹکارے کے لیے پناہ کا طالب ہوگا، لیکن کوئی جائے پناہ نہ ہوگی۔" [1]

بعض روایتوں میں اپنے رہبروں کے توسط سے مسلمانوں کے ابتلا کی تصریح ہوتی ہے ان ظالم حکام کے پیچھے ایک مصلح کل کے ظہور کی نوید دی گئی ہے، ان روایات میں تین قسم کی حکومت کا، جو رسولِ خداؐ کے بعد قائم ہوتی ہے ذکر آیا ہے۔ جو یہ ہیں:

تین قسم کی حکومتیں ہیں:

(۱) خلافت (۲) امارت (۳) ملوکیت

اس کے بعد جابر و حاکم ہوں گے، رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم وآلہ فرماتے ہیں:

"میرے بعد خلفاء ہوں گے۔ خلفاء کے بعد اُمرا اور اُمراء کے بعد بادشاہ ان

 [1] حاکم، مستدرک، ج ٤، ص ٤٦٥۔ عقد الدرر، ص ٤٣۔ احقاق الحق، ج ٩، ص ٢٦٤

کے بعد جابر و ستمگر حاکم ہوں گے، پھر حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف ظہور کریں گے۔"[1]

ب: حکومتوں کی تشکیل

لوگ اس وقت عیش و عشرت کی زندگی گذار سکتے ہیں جب حکومت کا کارگذار باشعور و نیک ہو۔ لیکن غیر مناسب افراد لوگوں کے حاکم ہو جائیں گے تو فطری بات ہے کہ انسان رنج والم میں مبتلا ہوگا، بالکل وہی صورتِ حال ہوگی جو حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے ظہور سے قبل کے زمانے میں حکومتیں خائن اور فاسق و فاجر ستمگر کے ہاتھ میں ہوں گی۔

رسول خداؐ فرماتے ہیں: "ایک زمانہ آئے گا کہ حکام ستم پرور، فرمانروا خائن قاضی، فاسق اور وزراء ستمگر ہوں گے۔" [شجری، امالی، ج۲، ص۲۲۸]

ج: حکومتوں میں عورتوں کا نفوذ

آخر زمانہ سے متعلق حکومتوں کے مسائل میں ایک مسئلہ، عورتوں کا تسلط اور ان کا نفوذ ہے یا وہ ڈائریکٹ لوگوں کی حاکم ہوگی (جیسا کہ بعض ممالک میں عورتیں حاکم ہیں) یا حکام ان کے ماتحت ہوں گے۔ اس مطلب میں ناگوار حالات کی عکاسی ہے۔

حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں:

"ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ فاسد و زناکار لوگ ناز و نعمت سے بہرہ مند ہوں گے اور پست و ذلیل افراد مقام حاصل کریں گے، اور انصاف پرور افراد ناتواں اور کمزور ہوں گے۔" [کافی، ج۸، ص۶۹۔ بحار الانوار، ج۵۲، ص۲۶۵]

---

[1] المعجم الکبیر، ج۲۲، ص۳۷۵۔ الاستیعاب، ج۱، ص۲۲۱۔ فردوس الاخبار، ج۵، ص۵۶۔ کشف الغمہ، ج۳، ص۲۶۴۔ اثبات الهداة، ج۳، ص۵۹۶]

اور پوچھا گیا: یہ دور کب آئے گا؟

امام نے فرمایا: ''ایسا اس وقت ہوگا جب عورتیں اور کنیزیں لوگوں کے امور پر مسلط ہوں اور بچے حاکم ہو جائیں۔''

د: بچوں کی فرمانروائی

حاکم کو تجربہ کار اور مدبر ہونا چاہئے تاکہ لوگ سکون و اطمینان سے زندگی گذار سکیں۔ اگر ان کے بجائے، بچے یا کوتاہ نظر، امور کی ذمہ داری لے لیں، تو رونما ہونے والے فتنہ سے خداوند عالم سے پناہ مانگنی چاہئے۔

اس سلسلے میں دو روایت کے ذکر پر اکتفاء کرتے ہیں۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا:

''۷۰ ویں سال کے آغاز اور بچوں کی حکومت سے خدا کی پناہ مانگنی چاہئے۔''

[احمد، مسند، ج۲، ص۳۲۶، ۳۵۵، ۴۴۸]

سعید بن مسیّب کہتے ہیں:

''ایک ایسا فتنہ رونما ہوگا۔ جس کی ابتداء بچوں کی بازی ہے۔''

[ابن طاؤس، ملاحم، ص ۶۰]

ہ: حکومت کی ناپائیداری

وہ حکومت اپنے ملک کے لوگوں کی خدمت پر قادر ہے جو سیاسی دوام رکھتی ہو، اس لیے کہ اگر تغییر پذیر ہو جائے تو بڑے کاموں کے انجام دینے پر قادر نہ ہوگی۔

آخر زمانہ میں حکومتیں پائیدار نہیں ہوں گی کبھی ایسا بھی ہوگا کہ صبح کو حکومت تشکیل پائے تو غروب کے وقت زوال پذیر ہو جائے۔

اس سلسلے میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

''تم کیسے ہو گے جب تم لوگ کسی امام ہادی اور علم و دانش کے بغیر زندگی گذار رہے ہو گے اور ایک دوسرے سے نفرت و بیزاری کے طالب ہو گے؟ اور یہ اس وقت ہو گا جب تم آزمائے جاؤ اور تمہارے اچھے بُرے لوگوں کی پہچان ہو جائے اور خوب اُبال آجائے۔ اس وقت جب تلواریں کبھی غلاف میں تو کبھی باہر ہوں گی۔ جنگ کے شعلے بھڑک رہے ہوں۔ ایک حکومت دن کی ابتداء میں تشکیل پائے گی اور آخر روز میں زوال پذیر ہو جائے گی۔'' (گر جائے گی)۔ [کمال الدین، ج۲، ص۳۴۸]

و: ملک کا ادارہ کرنے سے حکومتیں بے بس و مجبور

امام زمانہ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے ظہور سے قبل ظالم حکومتیں ناتواں ہو جائیں گی اور یہ حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کی عالمی حکومت کے قیام کا مقدر رہا ہو گا۔

حضرت امام سجاد علیہ السلام آیہ شریفہ:

حَتّٰی اِذَا رَاَوۡا مَا یُوۡعَدُوۡنَ فَسَیَعۡلَمُوۡنَ مَنۡ اَضۡعَفُ نَاصِرًا وَّ اَقَلُّ عَدَدًا [سورہ جن: ۲۴]

جب اس وقت دیکھیں گے کہ وہ کیا وعدہ ہے جو اس آیت میں کیا گیا ہے بہت جلد ہی وہ جان لیں گے کہ کس کے پاس ناصر کم اور ناتوان ہیں، حضرت قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف اصحاب و یاور اور آپ کے دشمنوں سے متعلق ہے۔ جب حضرت قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف قیام کریں گے تو آپ کے دشمن سب سے کمزور و ناتواں ہوں گے نیز سب سے کم فوج و اسلحے رکھتے ہوں گے۔''[1]

[1] کافی، ج۱، ص۴۳۱۔ نور الثقلین، ج۵، ص۴۴۱۔ احقاق الحق، ج۱۳، ص۳۲۹۔ ینابیع المودۃ، ص۴۲۹، المحجہ، ص۱۳۲

دوسری فصل

لوگوں کی دینی حالت

اس فصل میں ظہور سے قبل لوگوں کی دینی حالت کے بارے میں بحث کریں گے۔

روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ اس زمانے میں اسلام وقرآن کا صرف نام باقی رہ جائے گا، مسلمان صرف نام نہاد، مسلمان ہوں گے۔ مسجدیں اس وقت ارشاد موعظہ کی جگہ نہیں رہ جائیں گی۔ اس زمانے کے فقہاء روئے زمین کے بدترین فقہاء ہوں گے۔ دین کا معمولی اور بے ارزش چیزوں کے مقابل معاوضہ ہوگا۔

ا: اسلام اور مسلمان

اسلام دستورات الٰہی اور قانون خداوندی کے سامنے تسلیم ہونے کے معنی میں ہے۔ اسلام سب سے اچھا اور غالب دین ہے جو انسان کی دینی اور دنیاوی سعادت کا ضامن ہے، لیکن جو چیز قابل اہمیت ہے وہ اسلام وقرآن کے احکام پر عمل کرنا ہے۔

آخر زمانہ میں ہر چیز برعکس ہوگی، یعنی اسلام کا صرف نام رہ جائے گا۔ قرآن معاشرہ میں موجود ہوگا، لیکن تنہا تحریر ہوگی جو اوراق پر پائی جائے گی اور مسلمان بس نام کے مسلمان رہ جائیں گے۔ اسلام کی کوئی علامت نہیں پائی جائے گی۔

رسول خدا فرماتے ہیں:

"میری امت پر ایک ایسا وقت آنے والا ہے کہ صرف اسلام کا نام ہوگا اور قرآن کا نقش وتحریر کے علاوہ کچھ نہیں ہوگا۔ مسلمان، صرف مسلمان پکارے جائیں

گے، لیکن اسلام کی بہ نسبت دیگر ادیان والوں سے بھی زیادہ اجنبی ہوں گے۔" [1]

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

"عنقریب وہ زمانہ آئے گا کہ لوگ خدا کو نہیں پہچانیں گے اور توحید کے معنی نہیں جانیں گے پھر دجال خروج کرے گا۔" [تفسیر فرات، ص ٤٤]

ب: مساجد

مسجد خداوند عالم کی عبادت اور تبلیغ دین، لوگوں کی ہدایت وارشاد کی جگہ ہے۔ صدر اسلام، میں حکومت کے اہم کام بھی مسجد میں انجام دیئے جاتے تھے۔ جہاد کا پروگرام مسجد میں بنتا تھا اور انسان مسجد سے معراج پر گیا، لیکن آخر زمانہ میں مسجدیں اپنی اہمیت کھو بیٹھیں گی اور دینی راہنمائی، وہدایت وتعلیم کے بجائے مسجدوں کی تعداد اور خوبصورتیوں میں اضافہ ہوگا، جب کہ مساجد مومنین سے خالی ہوں گی۔

رسول خداؐ فرماتے ہیں:

"اس زمانے میں مسجدیں آباد وخوبصورت ہوں گی، لیکن ہدایت وارشاد کی کوئی خبر نہیں ہوگی۔ [بحار الانوار، ج ٢، ص ١٩٠]

ج: فقہاء

علماء، اسلامی دانشور، دین خدا کی حفاظت کرنے والے روئے زمین پر موجود ہیں اور لوگوں کی ہدایت اور راہنمائی اُن کے ہاتھ میں ہے۔ وہ زحمتیں برداشت کر کے دینی منابع سے شرعی مسائل کا استخراج کر کے، لوگوں کے حوالہ کرتے ہیں، لیکن آخر زمانہ میں حالت دگرگون ہو جائے گی اس زمانہ کے عالم بدترین عالم ہوں گے۔

[1] ثواب الاعمال، ص ٣٠١۔ جامع الاخبار، ص ١٢٩۔ بحار الانوار، ج ٥٢، ص ١٩٠

رسول خداؐ فرماتے ہیں:

"اس زمانہ کے فقہاء، بدترین فقہاء ہوں گے جو آسمان کے زیر سایہ زندگی گزار رہے ہوں گے۔ فتنہ وفساد ان سے پھیلے گا نیز اس کی بازگشت بھی انھیں کی طرف ہوگی۔"

یہ کہا جا سکتا ہے کہ اس سے مراد وہ درباری علماء ہیں جو ظالم و جابر بادشاہوں کے جرم کی توجیہ کرتے اور اسے اسلامی رنگ دیتے ہیں، ایسے لوگ ہر مجرم سے ہاتھ ملانے کے لیے آمادہ ہیں، جیسے سلاطین کے واعظ جو وہابیت سے وابستہ ہیں اور امریکہ و اسرائیل سے جنگ کرنا شرع کے خلاف سمجھتے ہیں۔

یہ وہی لوگ ہیں جنہوں نے اسرائیلی جرائم کے مقابلے میں سانس تک نہیں لی اور وہابیوں کے جرائم خانۂ خدا کے زائرین کے قتل کے بارے میں توجیہ کر دی اور اس کے لیے آیت و روایت پیش کی۔ ہاں، ایسے افراد کے لیے کہنا صحیح ہوگا یہ لوگ بدترین فقہاء ہیں۔ جن سے فتنہ وفساد کا آغاز یا فتنوں کی بازگشت ان کی طرف ہوگی۔ [1]

۵: دین سے خروج

آخر زمانہ کی علامتوں میں ایک علامت یہ بھی ہے کہ لوگ دین سے خارج ہو جائیں گے۔ ایک روز حضرت امام حسین علیہ السلام حضرت امیر المومنینؑ کے پاس آئے۔ ایک گروہ آپ کے اردگرد بیٹھا ہوا تھا۔

آپ نے کہا:

"حسینؑ تمہارے پیشوا ہیں۔ رسول خداؐ نے انہیں سید و سردار کہا ہے۔ ان کی نسل سے ایک مرد ظہور کرے گا جو اخلاق و صورت میں میری شبیہ ہوگا۔ وہ دنیا کو عدل و

[1] ثواب الاعمال، ص ۳۰۱۔ جامع الاخبار، ص ۱۲۹۔ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۱۹۰

انصاف سے بھر دے گا، جیسا کہ دنیا اس سے قبل ظلم و جور سے بھری ہوگی۔"

پوچھا گیا کہ یہ قیام کب ہوگا؟

تو آپ نے کہا:

"افسوس! جب تم لوگ دین سے خارج ہو جاؤ گے، بالکل اسی طرح جیسے عورت مرد کے لیے لباس اُتار دیتی ہے۔" [ابن طاؤس، ملاحم، ص ۱٤٤]

۹: دین فروشی

مکلّف انسان کا وظیفہ ہے کہ اگر اس کی جان کو خطرہ ہو، تو مال کی پرواہ نہ کرے تا کہ جان بچ جائے اور اگر دین خطرہ میں پڑ جائے، تو جان قربان کر کے دین پر آنے والے خطرہ کا سدِ باب کر دے۔

لیکن افسوس کہ آخر زمانہ میں دین معمولی وگھٹیا قیمت پر فروخت کیا جائے گا اور جو لوگ صبح مومن تھے تو ظہر کے بعد کافر ہو جائیں گے۔

رسول خداؐ نے اس کے متعلق فرمایا ہے:

"عرب پر وائے ہو اس شر و برائی سے جو ان کے نزدیک ہو چکی ہے فتنے تاریک راتوں کی مانند ہیں انسان صبح کو مومن تھے تو غروب کے وقت کافر۔ بعض لوگ اپنا دین معمولی قیمت پر بیچ ڈالیں گے جو اس زمانہ میں اپنے دین کو بچا لے اور اس پر عامل بھی ہو، تو وہ اس شخص کے مانند ہے جو آتشی بندوقوں کو اپنے ہاتھ میں لیے ہو یا کانٹوں کا گٹھڑا اپنے ہاتھوں سے نچوڑ رہا ہو۔" [احمد، مسند، ج۲، ص ۳۹۰]

تیسری فصل

ظہور سے قبل اخلاقی حالت

آخر زمانہ کی نشانیوں میں بارز نشانی خاندانی بنیاد کا کمزور ہونا، رشتہ داری، دوستی، انسانی عواطف کا ٹھنڈا پڑنا اور مہر و وفا کا نہ ہونا ہے۔

الف: انسانی جذبات کا سرد پڑ جانا

رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس زمانے کی عاطفی (شفقت کے) اعتبار سے حالت یوں بیان فرماتے ہیں:

''اس زمانہ میں، بزرگ اپنے چھوٹوں اور ماتحت افراد پر رحم نہیں کریں گے نیز قوی ناتواں پر رحم نہیں کرے گا۔ اس وقت خداوند عالم اسے (مہدیؑ کو) قیام وظہور کی اجازت دے گا۔'' [بحارالانوار، ج۵۲، ص۳۸۰ و ج۳۶، ص۳۳۵]

نیز آنحضرتؐ فرماتے ہیں:

''قیامت نہیں آئے گی جب وہ دور نہ آئے کہ ایک شخص فقر و فاقہ کی شدت سے اپنے رشتہ داروں اور قرابتداروں سے رجوع کرے گا اور انھیں اپنی رشتہ داری کی قسم دے گا تاکہ لوگ اس کی مدد کریں، لیکن لوگ اسے کچھ نہیں دیں گے۔ پڑوسی اپنے پڑوسی سے مدد مانگے گا اور اُسے ہمسایہ ہونے کی قسم دے گا لیکن ہمسایہ اُس کی مدد نہیں کرے گا۔'' [شجری، امالی، ج۲، ص۲۷۱]

نیز آنحضرت فرماتے ہیں:

''قیامت کی علامتوں میں ایک علامت پڑوسی سے بدرفتاری اور رشتہ داری کوختم کر دینا ہے۔'' [1]

بعض روایات میں (الســاعة) کی تاویل حضرت کے ظہور سے کی گئی ہے اور روایات (اشراط الساعة) ظہور کی علامتوں سے تفسیر کی گئی ہے۔ [2]

ب: اخلاقی فساد

جنسی فساد کے علاوہ ہر طرح کے فساد پر تحمل کیا جا سکتا ہے، اس لیے کہ جنسی فساد غیرت مند اور شرفاء کے لیے بہت ہی ناگوار اور ناقابلِ تحمل ہے۔

ظہور سے پہلے بدترین انحراف و فساد جس سے سماج دوچار ہوگا ناموس اور خانوادگی ناامنی ہے، اس وقت اخلاقی گراوٹ اور فساد وسیع پیمانہ پر پھیلا ہوا ہوگا۔ اخلاقی برائیوں کی زیادتی اور ان کی تکرار کی وجہ سے انسان نما افراد کے حیوانی کردار کی برائی ختم ہو چکی ہوگی، اور یہ عام بات ہو چکی ہوگی، فساد اس درجہ پھیلا ہوگا کہ بہت کم ہی لوگ اسے روکنے کی طاقت یا تمنا رکھیں گے۔

محمد رضا پہلوی کے دور حکومت ۱۳۵۰ شمسی میں ۲۵۰۰ سوسالہ جشن منایا گیا، جس میں حیوانی زندگی کی بدترین نمائش ہوئی، اور اسے ہنر شیراز کا نام دیا گیا تو ایران کے اسلامی سماج نے غیض وغضب کے ساتھ اعتراض بھی کیا، لیکن ظہور سے پہلے ایسے اعتراض کی کوئی خبر

---

[1] اخبار اصفهان، ج۱، ص۲۷٤۔ فردوس الاخبار، ج٤، ص٥، الدر المنثور، ج٦، ص٥٠۔ جمع الجوامع، ج۱، ص۸٤٥ کنز العمال، ج۱٤، ص۲٤٠

[2] تفسیر قمی، ج۲، ص۳٤٠۔ کمال الدین، ج۲، ص٤٦٥۔ تفسیر صافی، ج٥، ص۹۹۔ نور الثقلین، ج٥، ص۱۷٥۔ اثبات الهداة، ج۳، ص٥٥۳۔ کشف الغمه، ج۳، ص۲۸٠۔ شافعی، البیان، ص٥۲۸۔ الصواعق المحرقه، ص۱٦۲ کلمه۔ یوم الظهور، یوم الکرّه، یوم القیامة کی تحقیق کے لیے تفسیر المیزان، ج۲، ص۱٠۸ ملاحظہ ہو۔

نہیں ہے۔ فقط اعتراض یہ ہوگا کہ کیوں ایسے بُرے افعال چوراہوں پر ہو رہے ہیں۔ یہ سب سے بڑا نہی از منکر ہے جس پر عمل ہوگا۔ ایسا شخص، اپنے زمانہ کا سب سے بڑا عابد ہے۔

اب روایات پر نظر ڈالیں تا کہ اسلامی اقدار کا خاتمہ اور اس عمیق فاجعہ اور وُسعتِ فساد کو اس زمانے میں درک کریں۔

رسولِ خداؐ فرماتے ہیں:

''قیامت نہیں آئے گی مگر جب روز روشن میں عورتوں کو ان کے شوہر سے چھین کر کھلم کھلا (لوگوں کے مجمع میں) راستوں میں تعدی نہ کی جائے، لیکن کوئی اس کام کو برا نہیں کہے گا اور نہ ہی اس کی روک تھام کرے گا۔ اس وقت لوگوں میں سب سے اچھا انسان وہ ہوگا جو کہے گا کہ کاش بیچ راستے سے ہٹ کر ایسا کام کرتے۔'' [1]

اسی طرح حضرت فرماتے ہیں:

''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمدؐ کی جان ہے، یہ امت اس وقت تک ختم نہیں ہوگی جب تک مرد عورتوں کے راستے میں نہ بیٹھیں اور درندہ شیر کی طرح تجاوز نہ کریں۔ لوگوں میں سب سے اچھا انسان وہ ہوگا جو کہے کہ کاش اِسے اس دیوار کے پیچھے انجام دیتے اور ملاء عام میں ایسا نہ کرتے۔'' [2]

دوسرے بیان میں فرماتے ہیں:

''وہ لوگ جو حیوانوں کی طرح وسط راہ میں ایک دوسرے پر حملہ کریں گے، اور آپس میں جنگ کریں گے، اس وقت ان میں سے کوئی ایک ماں، بہن، بیٹی کے ساتھ بیچ راہ میں

---

[1] عقد الدرر، ص ٣٣٣، حاكم مستدرك، ج ٤، ص ٤٩٥

[2] المعجم الكبير، ج ٩، ص ١١٩، فردوس الاخبار، ج ٥، ص ٩١۔ مجمع الزوائد، ج ٧ ص ٢١٧]

سب کے سامنے تجاوز کریں گے، پھر انھیں دوسرے لوگوں کو تعدی وتجاوز کا موقع دیں گے، اور یکے بعد دیگر اس بدفعلی کا شکار ہوگا، لیکن کوئی اس بدکرداری کی ملامت نہیں کرے گا، اور اسے بدلنے کی کوشش نہیں کرے گا۔ ان میں سب سے بہتر وہی ہوگا جو کہے گا کہ اگر راستے سے ہٹ کر لوگوں کی نگاہوں سے بچ کر ایسا کرتے تو اچھا تھا۔''

[ابن طاؤس، ملاحم، ص ۱۰۱]

ج: بداعمالیوں کا رواج

محمد بن مسلم کہتے ہیں: حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے عرض کیا:

''اے فرزند رسولِ خدا! آپ کے قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کب ظہور کریں گے؟''

امامؑ نے کہا: ''اس وقت جب مرد خود کو عورتوں کے مشابہ اور عورتیں مردوں کے مشابہ بنالیں۔ اس وقت جب مرد مرد پہ اکتفاء کرے۔ (یعنی لواطہ) اور عورتیں عورتوں پہ۔'' [کمال الدین، ج ۱، ص ۳۳۱]

حضرت امام صادق علیہ السلامؑ سے اسی مضمون کی ایک دوسری روایت بھی نقل ہوئی ہے۔ [1]

اور ابوہریرہ نے بھی رسول خداؐ سے نقل کی ہے:

''اس وقت قیامت آئے گی جب مرد بداعمالی پر ایک دوسرے پر سبقت حاصل کریں، جیسا کہ عورتوں کے سلسلے میں بھی ایسا ہی کرتے ہیں۔'' [2]

---

[1] مختصر اثبات الرجعہ، ص ۲۱۶۔ اثبات الہداۃ، ج ۳، ص ۵۷۰۔ مستدرک الوسائل، ج ۱۲، ص ۳۳۵

[2] فردوس الاخبار، ج ۵، ص ۲۲۶۔ کنز العمال، ج ۱۴، ص ۲۴۹

اسی مضمون کی ایک دوسری روایت بھی ہے۔ ①

۵: ولاد کم ہونے کی آرزو

رسولِ خداؐ فرماتے ہیں:

''اس وقت قیامت آئے گی جب پانچ فرزند والے چار فرزند اور چار فرزند والے تین فرزند کی آرزو کرنے لگیں، تین والے دو کی اور دو والے، ایک کی، اور ایک فرزند والا آرزو کرنے لگے کہ کاش صاحب فرزند نہ ہوتے۔''

[فردوس الاخبار، ج۵، ص۲۲۷]

دوسری روایت میں فرماتے ہیں:

''ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ تم لوگ فرزند والے سے رشک کرو گے جس طرح

(ا)عن الصادق علیه السلام"اذارأیت الرجل یعیرعلی اتیان النساء" کافی، ج۸، ص۳۹۔ بحارالانوار، ج۵۲، ص۲۵۷۔ بشارة الاسلام، ص۱۳۳

(ب)"اذا صار الغلام یعطی کما تعطی المرأة ویعطی قفاه لمن ابتغی" کافی، ج۸، ص۳۸۔ بحارالانوار، ج۵۲، ص۲۵۷

(ج)"یزف الرجل للرجال کما تزف المرأة لزوجها" بشارة الاسلام، ص۷۶۔ الزام الناصب، ص۱۲۱

(د)قال الصادق علیه السلام: "یتمشط الرجل کما تتمشط المرأة لزوجها، ویعطی الرجال الاموال علی فروجهم ویتنافس فی الرجل ویغار علیه من الرجال، ویبذل فی سبیل النفس والمال" کافی، ج۸، ص۳۸، بحارالانوار، ج۵۲، ص۴۵۷

(ه) قال الصادق علیه السلام: "تکون معیشة الرجل من دبره، ومعیشة المرأة من فرجها" کافی، ج۸، ص۳۸

(و)قال الصادق علیه السلام: "عندما یغار علی الغلام کما یغار علی الجاریة (الشابة) فی بیت اهلها" بشارة الاسلام، ص۳۶، ۷۶، ۱۳۳۔

(ز) قال النبیؐ کانك بالدنیا تکم اذا اضیعت امتی الصلاة واتبعت الشهوات و غلت الاسعار و کثر اللواط" بشارة الاسلام، ص۲۳، الزام الناصب، ص۱۸۱۔

کہ آج اولاد و مال میں اضافہ کی آرزو کرتے ہو، حد یہ ہوگی کہ جب تم میں سے کوئی، اپنے بھائی کی قبر سے گذرے گا تو اس کی قبر پر لوٹنے لگے گا، جس طرح حیوانات اپنی چراگاہوں کی خاک پر لوٹتے ہیں۔ اور کہے گا: اے کاش اس کی جگہ میں ہوتا اور یہ بات خداوند عالم کے دیدار کے شوق میں ہوگی اور نہ ہی ان نیک اعمال کی بنیاد پر ہوگی جو اس نے انجام دیئے ہیں، بلکہ اس مصیبت و بلاء کی وجہ سے ایسا کہے گا جو اس پر نازل ہو رہی ہوں گی۔'' [المعجم الکبیر، ج ۱۰، ص ۱۲]

نیز آنحضرتؐ فرماتے ہیں:

''قیامت اس وقت آئے گی جب اولاد کم ہونے لگے گی۔'' (۱)

اس روایت میں ''الولد غیضا'' آیا ہے۔ جس کے معنی بچوں کے ساقط حمل کرنے اور حمل نہ ٹھہرنے کے معنی ہیں۔ لیکن کلمہ ''غیضا'' دوسری روایت میں ہے غم و اندوزہ، زحمت و مشقت اور غضب کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔

یعنی لوگ اس زمانے میں (Abortion) سقط اور افزائش فرزند اور ان کی زیادتی سے مانع ہوں گے یا فرزند کا وجود عالم واندوہ کا باعث ہوگا۔ شاید اس کی علت اقتصادی مشکل ہو، یا بچوں میں بیماریوں کی وسعت اور آبادی کے کنٹرول کرنے کے لیے ذرائع ابلاغ و تبلیغ اثر انداز نہ ہوں یا کوئی اور وجہ۔

بے سرپرست خانوادوں کی زیادتی

رسولِ خداؐ فرماتے ہیں:

''قیامت کی ایک علامت یہ ہے کہ مرد کم ہوں گے اور عورتیں زیادہ ہوں گی۔

(۱) الشیعہ والرجعہ، ج ۱، ص ۱۵۱۔ فردوس الاخبار، ج ۵، ص ۲۲۱۔ المعجم الکبیر، ج ۱۰، ص ۲۸۱۔ بحارالانوار، ج ۲۴، ص ۲۴۱۔

حد یہ ہے کہ ہر ۵۰ عورت پر ایک مرد سرپرست ہوگا۔"[1]

شاید یہ حالت مردوں کے جانی نقصان سے ہو جو لگاتار اور طولانی جنگوں میں ہوا ہوگا۔

نیز آنحضرتؐ فرماتے ہیں:

"اس وقت قیامت آئے گی جب ایک مرد کے پیچھے تقریباً ۳۰ / عورتیں لگ جائیں گی اور ہر ایک اس سے شادی کی درخواست کریں گی۔"

[فردوس الاخبار، ج۵، ص۵۰۹]

حضرت دوسری روایت میں فرماتے ہیں:

"خداوند عالم اپنے دوستوں اور منتخب افراد کو دوسرے لوگوں سے جدا کر دے، تاکہ زمین منافقین و گمراہوں نیز ان کے فرزندوں سے پاک ہو جائے گا۔ ایسا زمانہ آئے گا کہ پچاس پچاس عورتیں ایک مرد سے کہیں گی۔ اے بندۂ خدا یا تم مجھے خرید لو یا مجھے پناہ دو۔"[2]

انس کہتے ہیں کہ جناب رسولِ خداؐ فرماتے ہیں:

"قیامت اس وقت آئے گی جب مردوں کی کمی اور عورتوں کی زیادتی ہوگی۔ اگر کوئی عورت راستے میں کوئی جوتا، چپل دیکھے گی تو بے دریغ افسوس سے کہے گی: یہ فلاں مرد کی ہے، اس زمانہ میں، ہر ۵۰ / عورت پر، ایک مرد سرپرست ہوگا۔"[3]

---

[1] طیالسی، مسند، ج۸، ص۲٦٦۔ احمد مسند، ج۳، ص۱۲۰۔ ترمذی، سنن، ج٤، ص٤۹۱۔ ابویعلی، مسند، ج۵، ص۲۷۳۔ حلیة الاولیاء، ج٦، ص۲۸۰۔ دلائل النبوہ، ج٦، ص٥٤۳۔ الدرالمنثور، ج٦، ص٥۰

[2] مفید، امالی، ص١٤٤۔ بحارالانوار، ج٥۲، ص۲٥۰

[3] [عقد الدرر، ص۲۳۲، فردوس الاخبار، ج۵، ص۲٥۰]

انس کہتے ہیں کہ کیا تم نہیں چاہتے ہو کہ جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حدیث سنی ہے، بیان کروں؟

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''مردوں کا خاتمہ ہو جائے گا اور عورتیں باقی رہ جائیں گی۔'' [احمد، مسند، ج۳،ص ۳۷۷]

چوتھی فصل

ظہور سے پہلے امن وامان

ا: ہرج ومرج اور ناامنی

بڑی طاقتوں کی زیادتی وتجاوز کے سبب، چھوٹی چھوٹی حکومتوں اور ناتواں اقوام کے درمیان امنیت کا خاتمہ ہو جائے گا۔ اس کے علاوہ آزادی وامنیت کا کوئی مفہوم نہیں رہ جائے گا۔

(Super Power) حکومتیں، ناتواں ملتوں اور ضعیف اقوام پر اس درجہ دباؤ ڈالیں گی اور ملتوں کے حقوق سے اتنا تجاوز کریں گی کہ لوگوں کو سانس لینے کی بھی مہلت نہیں ملے گی۔

جناب رسولِ خداؐ اس زمانہ کی اس طرح تصویر کشی کرتے ہیں:

''عنقریب امتیں (دیگر آئین ومکاتب کے پیرو) تمہارے خلاف اقدام کریں گی، جس طرح بھوکے کھانے کے برتنوں پر ٹوٹ پڑتے ہیں۔''

ایک شخص نے کہا: ''کیا اس وجہ سے ایسا ہوگا کہ ہم اس وقت اقلیت میں ہوں گے، کہ ایسے حملہ کا نشانہ بنیں گے؟''

جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا:

''تمہاری تعداد اس وقت زیادہ ہوگی، لیکن خش وخاشاک کے مانند باڑھ میں سطح آب پر ہوگے۔ خداوند عالم تمہاری ہیبت وعظمت تمہارے دشمنوں کے دلوں سے

نکال دے گا، اور تمہارے دلوں پر سستی چھا جائے گی۔"

کسی نے پوچھا: "یا رسول اللہؐ! یہ سستی کس وجہ سے ہوگی؟"

آپؐ نے فرمایا: "دنیا کی محبت اور موت کو اچھا نہ سمجھنے سے۔" [1]

یہ دو بری خصلتیں جسے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یاد دلائی ہیں، ملتوں کے آزادی حاصل کرنے اور اپنے اقتدار کا دفاع کرنے سے مانع ہونے کے لیے کافی ہیں اور انہیں ذلت آمیز زندگی جو ہر شرائط کے ساتھ ہو مانوس کرے، ہر چند ایسا دین و اصول مکتب کے گنوا دینے سے ہو۔

رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

"حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کا ظہور اس وقت ہوگا جب دنیا پُر آشوب اور ہرج مرج سے بھر جائے گی۔ [2] ایک گروہ دوسرے گروہ کے خلاف یورش کرنے لگے گا، اور نہ بڑا چھوٹے پر اور نہ ہی قوی، ناتواں پر رحم کرے گا تو ایسے موقع پر خداوند عالم انھیں قیام کی اجازت دے گا۔" [وہی، ج ۵۲، ص ۱۵۴]

ب: راستوں کا غیر محفوظ ہونا

ہرج مرج اور ناامنی کا دائرہ راستوں تک ہوگا۔ بے رحمی وسیع ہو جائے گی۔ اس وقت خداوند عالم حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کو بھیجے گا اور ان کے دست زبردست سے گمراہیوں کے باب کی فتح ہوگی۔

مہدیؑ موعود عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف تنہا کشادہ استوار قلعوں کی جانب توجہ نہیں دلائیں گے، بلکہ حقائق و معنویت سے غافل دلوں کو کھول دیں گے اور حقائق کے

---

[1] طیالسی، مسند، ص ۱۳۳۔ ابی داؤد، سنن، ج ٤، ص ۱۱۱۔ المعجم الکبیر، ج ۲، ص ۱۰۱

[2] بحار الانوار، ج ۳٦، ص ۳۳۵، ج ۵۲، ص ۳۸۰

قبول کرنے کے لیے آمادہ کردیں گے۔

جنابِ رسول خداؐ اپنی بیٹی سے خطاب کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''اس خدا کی قسم جس نے مجھے مبعوث کیا ہے۔ حقیقتاً اس امت کا مہدیؑ حسینؑ کی نسل سے ہے، جب دنیا میں ہرج و مرج اور بے سروسامانی ہوگی۔ اور فتنے (یکے بعد دیگرے) آشکار ہوں گے۔ راستے، سڑکیں ناامن ہو جائیں گی اور بعض کچھ لوگوں پر حملہ کریں گے، نہ بڑا چھوٹے پر رحم کرے گا اور نہ چھوٹا بڑے کا احترام کرے گا، ایسے ہنگام میں خداوند عالم حسن و حسین علیہما السلام کی نسل سے ایک شخص کو مبعوث کرے گا۔ وہ گمراہی کے قلعوں کو درہم و برہم کردے گا اور اسے فتح کرے گا۔ اور ایسے دلوں کو جن پر جہالت و نادانی کا پردہ پڑا ہوا ہے اور حقائق کے درک سے عاجز ہیں بے نقاب کر دے گا وہ آخر زمانہ میں قیام کرے گا اسی طرح جیسے ہم نے اول میں قیام کیا ہے اور وہ دنیا کو عدل و انصاف سے بھر دے گا جس طرح وہ ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی۔'' [1]

ج: خوفناک جرائم

ستمگروں اور جلادوں کے جرائم تاریخ میں نہایت خوفناک اور ڈراؤنے رہے ہیں۔ تاریخی صفحات جرائم و ظلم استبداد سے بھرے پڑے ہیں ظالم جابر اور خون کے پیاسے حکام اقوام عالم کو محروم رکھے ہوئے ہیں، جس کے نمونے چنگیز، ہٹلر، اور آٹیلا ہیں۔

رہا سوال ان جرائم کا جو امام مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے ظہور سے قبل رونما ہوں گے، خطرناک ترین جرائم ہیں جس کا تصور کیا جا سکتا ہے لیکڑی کے دار پر چھوٹے چھوٹے بچوں کو پھانسی دینا، انہیں آگ میں جلانا، پانی میں ڈبونا، انسانوں کو

[1] عقد الدرر، ص ۱۵۲۔ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۱۵۴۔ احقائق الحق، ج ۱۳، ص ۱۱۶۔ الاربعون حدیثاً (ابونعیم) ذخائر العقبی، ص ۱۳۵۔ ینابیع المودۃ، ص ۴۲۶

فلوادی ہتھیار آرہ سے ٹکڑے ٹکڑے کرنا، چکیوں میں پیس دیناوغیرہ۔

تاریخ کے تلخ حادثات ہیں جو حکومت عدل جہانی کے قیام سے پہلے دفاع بشر کی دعویدار حکومتوں سے رونما ہوں گے۔ ایسی درندگی کے ظہور سے حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کی حکومت کی قدر و قیمت کا اندازہ ہو جائے گا جس کے بارے میں روایات کہتی ہیں کہ محرومین کی پناہ ہوگی۔

حضرت امام علی علیہ السلام ایسے تلخ ایام کی منظر کشی یوں فرماتے ہیں:

''اس وقت سفیانی ایک پارٹی کو مامور کرے گا، تا کہ وہ لوگ بچوں کو ایک جگہ جمع کریں، اس گھڑی انھیں جلانے کے لیے تیل کھولا جائے گا، بچے کہیں گے: اگر ہمارے آباؤاجداد نے تمہاری مخالفت کی ہے، تو میرا کیا گناہ ہے کہ ہم ضرور جلائے جائیں، پھر وہ ان بچوں کے درمیان حسن و حسین نامی بچوں کو باہر لا کر دار پر لٹکائے گا، اس کے بعد کوفہ کی سمت روانہ ہوگا اور وہی (پہلے کی وحشت ناک) حرکت وہاں کے بچوں کے ساتھ بھی انجام دے گا اور اسی نام کے دو بچوں کو مسجد کوفہ کے دروازہ پر دار پر لٹکائے گا اور وہاں سے باہر نکل کر پھر ظلم و جنایت کرے گا، اور ہاتھ میں نیزہ لیے ہوئے حاملہ عورتوں کو قید کرے گا، اور انہیں اپنے کسی ایک چاہنے والے کے حوالے کر دے گا، اور اسے حکم دے گا کہ بیچ راستے میں اس کے ساتھ تجاوز (عصمت دری) کرو اور تجاوز کے بعد عورت کا پیٹ چاک کر کے بچے کو باہر نکال لے گا۔ کوئی اس ہولناک حالت کو نہیں بدل سکتا۔''[1]

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام لوح کی خبر میں فرماتے ہیں:

''خداوند عالم اپنی رحمت رسول خداؐ کی بیٹی کے فرزند کے ذریعہ کامل کرے گا،

---

[1] عقد الدرر، ص ۹۴۔ الشیعہ و الرجعہ، ج ۱، ص ۱۵۵

وہی شخص جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کا کلام، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ہیبت، ایوب پیغمبر علیہ السلام کا صبر و استقامت رکھتا ہے۔ ہمارے چاہنے والے، (ظہور سے قبل) خوار و ذلیل ہوں گے اور ان کے سر ترک و دیلم کے رہنے والوں کی مانند (ظالم حکمرانوں) کے لیے ہدیہ کیے جائیں گے، وہ قتل کیے جائیں گے، جلائے جائیں گے، اور ان پر خوف و ہراس طاری ہوگا، زمین ان کے خون سے رنگین ہو جائے گی، نالہ و فریاد عورتوں کے درمیان بڑھ جائے گی۔ وہ لوگ ہمارے سچے و واقعی دوست ہیں وہ ان کے ذریعہ ہر اندھے و تاریک فتنے کا دفاع کریں گے۔ زلزلے اور بے چینی کو برطرف کریں گے اور قید و بند کی زندگی سے انہیں آزاد کر دیں گے۔ خداوند عالم کا ان پر درود ہو کہ وہ لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔'' [1]

ابنِ عباس کہتے ہیں:

''سفیانی و فلانی خروج کر کے آپس میں جنگ کریں گے۔ اس طرح سے کہ (سفیانی) عورتوں کے شکم چاک کر کے بچوں کو نکال لے گا اور بڑے دیگ میں جلا ڈالے گا۔'' [2]

ارطات کہتا ہے:

''سفیانی اپنے مخالف کو قتل کرے گا، آرہ سے اپنے مخالفین کو دو آدھا کر دے گا۔ انہیں دیگ میں ڈال کر نابود کر دے گا اور یہ ظلم و ستم ۶ رماہ تک رہے گا۔'' [3]

---

[1] کمال الدین، ج۱، ص۳۳۱۔ ابن شہر آشوب، مناقب، ج۲، ص۲۹۷۔ اعلام الوری، ص۳۷۱۔ اثبات الوصیہ۔ ص۲۲٦۔]

[2] ابن حماد، فتن، ص۸۳۔ ابن طاؤس، ملاحم، ص۵۱

[3] حاکم، مستدرك، ج٤، ص۵۲۰۔ الحاوی الکفتاوی، ج۲، ص٦۵۔ منتخب کنزل العمال، ج٦، ص۳۱۔ (حاشیہ مسند احمد)۔ احقائق الحق، ج۱۳، ص۲۹۳

۵: زندوں کو موت کی آرزو

جناب رسول خداؐ فرماتے ہیں کہ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے، دنیا ختم نہیں ہونے پائے گی کہ وہ وقت آ جائے گا کہ جب کوئی مرد قبرستان سے گذرے گا، تو خود کو قبر پر گرادے گا، اور کہے گا: کاش اس کی جگہ میں ہوتا، جب کہ اس کی مشکل قرض نہیں ہوگی، بلکہ زمانے کی مصیبت، ظلم و جور ہوگی۔" [1]

روایت کلمہ "رجل" (رد) کے ذکر سے دو بات کا استفادہ ہوتا ہے: اوّل یہ کہ یہ مصیبت و مشکلات اور اس وقت موت کی آرزو کرنا، کسی گروہ، قوم اور طائفہ سے مخصوص نہیں ہے، بلکہ سبھی اس ناگوار حادثات کا شکار ہوں گے۔

دوم یہ کہ مرد کے ذریعہ تعبیر کرنا، اس بات کا پتہ دیتا ہے کہ اس وقت دباؤ سختی زیادہ بڑھی ہوگی، اس لیے کہ مرد اکثر مشکلات و شدائد میں عورت سے زیادہ مقاومت کرتا ہے، اس بات سے کہ مردوں کو اس زمانے کی سختیاں ناقابلِ برداشت ہوں گی، استفادہ ہوتا ہے کہ مشکل بہت بڑی اور کمر شکن ہے۔

ابوحمزہ ثمالی کہتے ہیں کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا:

"اے ابوحمزہ! حضرت قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف اس وقت قیام کریں گے جب خوف وہراس، مصیبتیں، اور فتنے معاشرہ میں حاکم ہوں گے۔ گرفتاری و بلاء لوگوں کے دامن گیر ہوگی، اور اس سے پہلے طاعون کی بیماری پھیلی ہوگی۔ عرب کے مابین شدید اختلاف و نزاع واقع ہوگا، اور لوگوں کے درمیان سخت اختلاف حاکم ہوگا، اور ایسا دین اور اس کے آئین سے دوری کی بنیاد پر ہوگا۔ لوگوں کی حالت اس حد تک

---

[1] احمد، مسند، ج۲، ص۶۳۶، مسلم صحیح، ج۴، ص۲۲۳۱، المعجم الکبیر، ج۹، ص۱۴۰، مصابیح السنہ، ج۲، ص۱۳۹، عقد الدرر، ص۲۳۶

بدل جائے گی کہ ہر شخص شب و روز جو اس نے لوگوں کی درندگی اور ایک دوسرے کے حق سے تجاوز دیکھا ہے، مرنے کی آرزو کرے گا۔" [1]

حذیفہ صحابی جناب رسولِ خداؐ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا:

"یقیناً تم پر ایک ایسا وقت آئے گا کہ انسان اس وقت مرنے کی آرزو کرے گا، اور یہ آرزو فقر و تنگدستی کے سبب نہیں ہوگی۔" [2]

ابن عمر کہتے ہیں:

"یقیناً لوگوں پر ایک ایسا وقت آئے گا کہ مومن زمین کی مصیبت، اور شدتِ گرفتاری کی وجہ سے آرزو کرے گا کہ کاش میں اپنے خانوادہ (اہل و عیال) سمیت کشتی پر سوار ہوتا اور دریا میں غرق ہو جاتا۔" [عقد الدرر، ص ۳۳۴]

۵: مسلمانوں کا اسیر ہونا

حذیفہ بن یمانی کہتے ہیں:

"جناب رسولِ خداؐ نے ان مشکلات کا بیان کرتے ہوئے جن سے مسلمان دوچار ہوں گے فرمایا:

دباؤ کی وجہ سے آزاد افراد کو فروخت کریں گے اور عورتیں و مرد غلامی کا اقرار کریں گے۔ مشرکین مسلمانوں کو اپنی مزدوری و نوکری کے لیے استعمال کریں گے اور

[1] نعمانی غیبة، ص ۲۳۵۔ طوسی غیبة، ص ۲۴۷۔ اعلام الوریٰ، ص ۴۲۸۔ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۴۸۔ اثبات الهداة، ج ۳، ص ۵۴۰۔ حلیة الابرار، ج ۲، ص ۶۲۶۔ بشارة الاسلام، ص ۸۲

[2] ابن ابی شیبه، مصنف، ج ۱۵، ص ۹۱۔ مالك، موطا، ج ۱، ص ۲۴۱۔ مسلم، صحیح، ج ۸، ص ۱۸۲۔ احمد، مسند، ج ۲، ص ۲۳۶۔ بخاری، ج ۹، ص ۷۳۔ فردوس الاخبار، ج ۵، ص ۲۲۱

انہیں شہروں میں فروخت کریں گے اور کوئی ہمدرد و دلگیر نہیں ہوگا، نہ مومن اور نہ بدکار و فاجر۔

اے حذیفہ! گرفتاری اس زمانے کے لوگوں پر قائم رہے گی، اور اس درجہ مایوس ہوں گے کہ ظہور کشائش (فرج) سے بدگمان ہو جائیں گے، اس وقت خداوند عالم میری پاکیزہ عترت، نیک فرزندوں میں سے جو عادل، مبارک اور پاکیزہ ہوگا، ایک شخص کو بھیجے گا وہ ذرا بھی چشم پوشی اور جھوٹ سے کام نہیں لے گا۔ خداوند عالم دین، قرآن، اسلام اور اس کے اہل کو اس کی مدد سے عزیز اور شرک کو ذلیل کرے گا، وہ ہمیشہ خدا سے ڈرتا ہے اور کبھی مجھ سے اپنے رشتہ پر ناز نہیں کرتا، پتھر کو پتھر پر نہیں رکھے گا اور کسی کو کوڑے نہیں مارے گا، سوائے یہ کہ حق ہو یا حد کا اجراء ہو خداوند عالم اس کے ذریعہ بدعتوں کا خاتمہ اور فتنہ کو نابود کر دے گا اور حق کے دروازوں کو کھول دے گا نیز باطل کے دروازے بند کر دے گا اور مسلمان اسیروں کو جہاں کہیں بھی ہوں گے ان کے وطن لوٹا دے گا۔'' [ابن طاؤس، ملاحم، ص ۱۳۲]

و: زمین میں دھنسنا

جناب رسولِ خدا فرماتے ہیں:

''یقیناً اس امت پر وہ زمانہ آئے گا کہ دن کو رات بنا دے گا، جب کہ ہر ایک دوسرے سے سوال کرے گا، آج رات زمین کس کو کھا گئی، جس طرح لوگ ایک دوسرے سے سوال کریں گے کہ فلاں خاندان وقبیلہ سے کون زندہ ہے۔ کیا کوئی اس خاندان سے زندہ ہے؟'' [المطالب العالیه، ج ٤، ص ٣٤٨]

شاید یہ کنایہ ہو آخر زمانہ کی کشت و کشتار اور جنگ و جدال سے کہ جدید و نئے اسلحوں کے استعمال سے ہر روز لوگوں کی خاصی تعداد ماری جائے گی اور شاید زمین گناہ کی زیادتی سے اپنے رہنے والوں کو کھا جائے۔

ز: ناگہانی اموت کی زیادتی

جنابِ رسولِ خداؐ فرماتے ہیں:

''قیامت کی ایک علامت فلاج کی بیماری اور ناگہانی موت ہے۔''

[شجری، امالی، ج۲، ص۲۷۷]

نیز فرماتے ہیں: ''قیامت اس وقت آئے گی جب سفید موت ہونے لگے۔''

لوگوں نے کہا: ''یارسول اللہؐ! سفید موت کیا ہے؟''

آپؐ نے فرمایا: ''ناگہانی موت۔'' [الفائق، ج۱، ص۱۴۱]

حضرت امیرالمؤمنین علیہ السلام فرماتے ہیں:

''حضرت قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے ظہور سے پہلے سرخ و سفید موت ہوگی سفید موت طاعون ہے۔'' (1)

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں:

قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف ایسے زمانے میں قیام کریں گے کہ جب خوف و ہراس کا غلبہ ہوگا اور اس سے پہلے طاعون کا مرض عام ہوگا۔

[بحارالانوار ج۵۲، ص۳۴۸]

ح: دنیا والے نجات سے ناامید ہوں گے

رسولِ خداؐ فرماتے ہیں:

''اے علیؑ! حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف اس وقت ظہور کریں

---

(1) نعمانی غیبۃ، ص۲۷۷۔ طوسی غیبۃ، ص۲۶۷۔ اعلام الوری، ص۴۲۷۔ خرائج، ج۳، ص۱۱۵۲۔ عقدالدرر، ص۶۵۔ الفصول المھمہ، ص۳۰۱۔ الصراط المستقیم، ج۲، ص۲۴۹۔ بحارالانوار، ج۵۲، ص۲۱۱

گے، جب شہر دگرگون ہو جائیں گے، اور خدا کے بندے ضعیف اور حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے فرج وظہور سے مایوس ہو چکے ہوں گے، ایسے وقت میں مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف قائم میرے فرزندوں کی نسل سے ظاہر ہوں گے۔'' [1]

ابوحمزہ ثمالی کہتے ہیں کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا:

''حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کا قیام اس وقت ہو گا جب لوگ اپنے کاموں میں کشادگی اور حضرت کے فرج سے مایوس ہو چکے ہوں گے۔''

[بحار الانوار، ج۵۲، ص۳۴۸]

حضرت امام علی علیہ السلام اس سلسلے میں فرماتے ہیں:

''یقیناً میرے اہل بیتؑ میں سے ایک شخص میرا جانشین ہو گا، اور ایسا وقت ہو گا جب زمانہ مصیبتوں اور سختیوں کا شکار ہو گا، اس وقت جبکہ مصیبتیں سخت و دشوار اور امیدیں منقطع ہوں گی۔'' [2]

ط: مددگاروں کا فقدان

جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

''اس امت پر اس قدر بلائیں نازل ہوں گی کہ انسان کو ظلم سے بچنے کے لیے کوئی پناہ نہیں ملے گی۔'' [شافعی، بیان، ص۱۰۸]

نیز فرماتے ہیں:

---

[1] ینابیع المودۃ، ص۴۴۰۔ احقاق الحق، ج۱۳، ص۱۲۵

[2] ابن المنادی، ملاحم، ص۶۴۔ ابن ابی الحدید، شرح نہج البلاغہ، ج۱ ص۲۶۷۔ المسترشد، ص۷۵۔ مفید، ارشاد، ص۱۲۸۔ کنز العمال، ج۱۴، ص۵۹۲۔ غایۃ المرام، ص۲۰۸۔ بحار الانوار، ج۲۳، ص۹۔ احقاق الحق، ج۱۳، ص۳۱۴۔ منتخب کنز العمال، ج۶، ص۳۵

''آخر زمانہ میں ہماری امت پر ان کی حکومتوں کی جانب سے مصیبتیں نازل ہوں گی اس طرح سے کہ مومن کو ظلم سے نجات کے لیے کوئی ٹھکانہ نہ ہوگا۔''

[عقدالدرر، ص ۴۳]

دوسری روایت میں فرماتے ہیں:

''تمہیں مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف فرزند فاطمہؑ (س) کی خوشخبری ہے کہ آپؑ مغرب سے ظاہر ہوں گے اور زمین کو عدل وانصاف سے بھر دیں گے۔''

کہا گیا: یا رسول اللہؐ! یہ ظہور کس وقت ہوگا؟

حضرت نے فرمایا:

''ایسا اس وقت ہوگا جب قاضی رشوت لینے لگیں گے اور لوگ فاجر ہو جائیں گے۔''

عرض کیا گیا: ''مہدیؑ کس طرح ہوں گے؟''

آپ نے فرمایا:

''اپنے اہل وعیال اور خاندان سے علیحدگی اختیار کریں گے نیز وطن سے دور عالم مسافرت میں زندگی گذاریں گے۔'' [احقاق الحق، ج ۱۹، ص ۶۷]

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں:

تم لوگ جس کے انتظار میں ہو اسے دیکھ نہیں پاؤ گے، مگر اس وقت کہ جب تم بکری کی طرح جو درندوں کے چنگل میں پھنس گئی اور اسے کوئی چارہ جوئی کا راستہ نہ مل رہا ہو اس وقت تجاوز وتعدی سے محفوظ رہنے کا کوئی ٹھکانہ نہ پاؤ گے اور نہ ہی کوئی ایسی بلند جگہ کہ اس پر چڑھ کر اپنا بچاؤ کر سکو گے۔'' [1]

---

[1] کافی، ج ۸، ص ۲۱۳۔ بحار الانوار، ج ۵۲۔ ص ۲۴۶

ی: جنگ، قتل، اور فتنے

روایات سے استفادہ ہوتا ہے کہ حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے قیام سے پہلے سارے عالم میں قتل وخون ہوگا۔

بعض روایتیں فتنے کے بارے میں گفتگو کرتی ہیں، کچھ روایتیں پے در پے جنگ کی خبر دیتی ہیں، کچھ روایتیں انسان کے قتل اور جنگ اور طاعون، سے پیدا شدہ بیماریوں کی خبر دیتی ہیں۔

جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

''میرے بعد تمہیں چار فتنوں کا سامنا ہوگا:

۱۔ پہلے فتنے میں، خون مباح سمجھا جائے گا اور قتل کی زیادتی ہوگی۔

۲۔ دوسرے فتنے میں، خون اور مال حلال سمجھا جائے گا، اور قتل و غارت گری کا بازار گرم ہوگا۔

۳۔ تیسرے فتنے، میں لوگوں کے خون واموال اور عزتیں مباح سمجھی جائیں گی اور قتل وغارت گری کے علاوہ انسان کی ناموس بھی محفوظ نہیں رہے گی۔

۴۔ چوتھے فتنے میں، اندھیرے کا راج ہوگا، اور ایسا سخت زمانہ آئے گا جیسے دریا میں کشتی تلاطم واضطراب کا شکار ہو۔ جس کی وجہ سے کسی کو پناہ گاہ نصیب نہیں ہوگی۔ شام سے فتنے اُٹھیں گے اور عراق پر محیط ہو جائیں گے اور جزیرہ حجاز کا اس میں ہاتھ خون آلود ہوگا، مصیبتیں لوگوں کو ہلا کے رکھ دیں گی، اور ایسا ہو جائے گا کہ کسی کو چوں چرا کی گنجائش نہیں رہ جائے گی اور اگر کسی طرف سے فتنے کی آگ خاموش بھی ہوگی تو دوسری طرف سے بھڑک جائے گی۔'' [1]

---

[1] ابن طاؤس، ملاحم، ص ۲۱۔ کمال الدین، ج ۲، ص ۳۷۱

دوسری حدیث میں فرماتے ہیں: ''میرے بعد ایسے ایسے فتنے اُٹھیں گے کہ انسان کو اس سے راہ نجات ل جیں ملے گی، اس میں جنگ، فرار اور آوارگی ہوگی، اس کے بعد ایسے فتنے اُٹھیں گے کہ ہر فتنہ پہلے فتنہ سے سخت تر ہوگا، ابھی ایک فتنہ خاموش نہیں ہونے پائے گا کہ دوسرا فتنہ اُٹھ کھڑا ہوگا۔ حد یہ ہوگی کہ عرب کا کوئی گھر اس فتنے کی آگ سے محفوظ نہیں رہ پائے گا۔ اور کوئی مسلمان ایسا نہیں ہوگا جو اس فتنے سے امان میں ہو۔ اس وقت میرے خاندان سے ایک شخص ظہور کرے گا۔'' [عقدرر، ص ۵۰]

نیز فرماتے ہیں:

''عنقریب میرے بعد ایسے ایسے فتنے اُٹھیں گے کہ اگر ایک طرف سے امن ہوگا تو دوسری طرف سے ناامنی کی آواز آئے گی۔'' یہاں تک کہ آسمان سے منادی ندا کرے گا:

''تمہارا امیر و سردار مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف ہے۔'' [1]

ان روایات میں ان فتنوں سے متعلق گفتگو ہے جو حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے ظہور سے پہلے رونما ہوں گے، لیکن دوسری روایتوں میں ان خانہ سوز جنگوں کا تذکرہ ہے جسے ابھی بیان کروں گا۔

حضرت عمار یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

''تمہارے پیغمبرؐ کے اہل بیتؑ کی دعوت آخر زمانہ میں یہ ہے کہ جب تک ہمارے اہل بیتؑ سے اپنے رہبر کو نہ دیکھ لو ہر طرح کی نزاع سے پرہیز کرو۔''

اس وقت ترک رومیوں کی مخالفت کریں گے، اور زمین پر جنگ چھڑ جائے گی۔''

---

[1] احقاق الحق، ج۳، ص ۲۹۵۔ احمد، مسند، ج۲، ص ۳۷۱]

[2] طوسی غیبۃ، چاپ جدید، ص ۴۴۱۔ بحار الانوار، ج۵۲، ص ۲۱۲

کچھ روایتیں ظہور مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف سے پہلے قتل و کشتار کی خبر دیتی ہیں، ان میں سے بعض روایات میں صرف کشتار کا تذکرہ ہے، اور بعض قتل و غارت گری کے عالمگیر ہونے کی خبر دیتی ہیں۔

اس سلسلے میں امام رضا علیہ السلام فرماتے ہیں:

''امام زمانہ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے ظہور سے پہلے پے در پے اور بدون وقفہ قتل ہوں گے۔'' [1]

ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ شہر مدینہ میں اس درجہ قتل و غارت گری ہوگی کہ اس میں ''احجاز الزیت'' [2] نامی علاقہ درہم و برہم ہو جائے گا اور ''حرہ'' [3] کا حادثہ اس کے سامنے ایک تازیانہ کی چوٹ سے زیادہ نہیں سمجھا جائے گا، اس وقت کشتار کے بعد تقریباً دو فرسخ مدینہ سے دور، حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کی بیعت کی جائے گی۔ [4]

ابو قبیل کہتا ہے کہ بنی ہاشم کا ایک شخص سربراہ حکومت ہوگا، اور صرف بنی امیہ کا قتل عام کرے گا، اس طرح سے کہ معدود چند کے سوا، کوئی باقی نہیں بچے گا۔ اس کے بعد بنی امیہ کا ایک شخص خروج کرے گا اور ہر فرد کے مقابل، دو آدمی کو قتل کرے گا، اس

---

[1] [قرب الاسناد، ص ۱۷۰۔ نعمانی غیبة، ص ۲۷۱

[2] مدینہ شہر میں ایك محلہ ھے جو نماز استسقاء پڑھنے کی جگہ ھے: معجم البلدان، ج ۱، ص ۱۰۹

[3] امام حسینؑ کی شہادت اور مدینہ والوں کے یزید کے خلاف قیام کے بعد مدینے کے لوگ یزیدی حکم سے قتل عام ہوئے اور اس واقعہ میں دس ہزار سے زیادہ افراد مارے گئے یہ جگہ وہی (حرة واقم) ہے معجم البلدان، ج ۲، ص ۲۴۹]

[4] ابن طاؤس، ملاحم، ص ۵۸

طرح سے کہ عورتوں کے علاوہ کوئی باقی نہیں بچے گا۔" [وھی، ص ۵۹]۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس طرح فرماتے ہیں:

"قسم اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، دنیا کا خاتمہ اس وقت تک نہیں ہوگا جب تک وہ زمانہ نہ آجائے جس میں قاتل کو اپنے قتل کرنے کی اور مقتول کو قتل ہونے کی علت معلوم نہ ہو جائے اور ہرج و مرج (اضطراب و بے چینی) سارے عالم پر محیط ہوگا ایسے وقت میں، قاتل و مقتول دونوں ہی جہنم میں جائیں گے۔" [فردوس الاخبار، ج۵، ص ۹۱]

حضرت امیر المؤمنین علی علیہ السلام فرماتے ہیں:

"ظہور سے پہلے دنیا دو طرح کی موت سے دوچار ہوگی: سفید و سرخ۔ سرخ موت تلوار (اسلحوں) سے ہوگی اور سفید موت طاعون کے ذریعہ۔" [1]

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں:

"قائم آل محمد عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے لیے دو غیبتیں ہیں: اس میں سے ایک دوسری سے دراز مدت ہے، اس وقت لوگوں کو موت و قتل کا سامنا ہوگا۔" [2]

جابر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے سوال کیا کہ کس وقت یہ بات (قیام مہدی عج) وقوع پذیر ہوگی؟ [3]

امام علیہ السلام نے جواب میں کہا:

---

[1] نعمانی الغیبۃ، ص ۲۷۷۔ مفید ارشاد، ص ۳۵۹۔ غیبۃ، ص ۲۶۷۔ صراط المستقیم، ج۲، ص ۲۴۹۔ بحار الانوار، ج۵۲، ص ۲۱۱

[2] نعمانی غیبۃ، ص ۱۷۳۔ دلائل الامامہ، ص ۲۹۳۔ تقریب المعارف، ص ۱۸۷۔ بحار الانوار، ج ۵۲۔ ص ۱۵۶

[3] کوفہ سے ۶ کلو میٹر دور ایک شہر ہے، معجم البلدان، ج ۲، ص ۳۲۸

کیسے اس کا تحقق ہو جب کہ ابھی ''حیرہ'' اور کوفہ کے درمیان کشتیوں کی تعداد زیادہ نہیں ہوئی ہے۔ [1]

حضرت امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں: ''حضرت قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے ظہور سے پہلے دو طرح کی موت آئے گی سرخ اور سفید، اور اس درجہ انسان قتل کیے جائیں گے کہ ہر ۷/ آدمی میں دو آدمی بچیں گے۔'' [2]

حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام فرماتے ہیں:

''حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف اس وقت ظہور کریں گے جب ایک تہائی انسان قتل کر دیے جائیں گے، اور ایک تہائی مر جائیں گے اور ایک تہائی باقی بچیں گے۔'' [3]

حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام سے پوچھا گیا: ''آیا حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے ظہور کی کوئی علامت و پہچان بھی ہے؟''

آپ نے فرمایا:

''دردناک قتل، اچانک موت، اور دہشت آمیز طاعون۔''

[حضینی، ھدایہ، ص ۳۱]

کتاب ارشاد قلوب کی نقل کے مطابق۔ [ارشاد القلوب، ص ۲۸۶]

''قتل ذریع''، یعنی اچانک و عالمگیر۔

اور کتاب مدینۃ المعاجز کے مطابق۔ [مدینۃ المعاجز، ص ۱۳۳]

---

[1] طوسی غیبۃ، چاپ جدید، ص ۴۴۶۔ اثبات الھداۃ، ج ۳، ص ۷۲۸۔ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۲۰۹

[2] کمال الدین، ج ۲، ص ۶۶۵۔ العدد القویہ، ص ۶۶۔ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۲۰۷

[3] ابن طاؤس، ملاحم، ص ۵۸۔ احقاق الحق، ج ۱۳، ص ۲۹

''قتل رضیع''، یعنی لئیم و پست۔

اور حلیۃ الابرار کے مطابق۔ [حلیۃ الابرار، ص ٦٠١]

''قتل فضیع''، یعنی ناگوار۔

روایت کے معنی یہ ہیں:

''ہاں، حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے ظہور کی علامتیں ہیں، من جملہ عالمگیر، ناگوار، پست قتل، اچانک موتیں پے در پے اور طاعون کا رواج۔''

محمد بن سلیم کہتے ہیں:

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

''امام زمانہ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف اس وقت ظہور کریں گے جب دو تہائی آبادی ختم ہو جائے گی۔''

کہا گیا: ''اگر دو تہائی قتل ہو جائیں گے تو پھر کتنی تعداد باقی بچے گی؟''

آپؑ نے فرمایا:

''کیا تم راضی نہیں ہو (اور دوست نہیں رکھتے) کہ ایک تہائی باقی رہنے والوں میں تم ایک رہو۔'' [1]

امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

''ظہور اس وقت ہوگا جب (۹/۱۰) آبادی ختم ہو جائے گی۔'' [2]

---

[1] طوسی، غیبۃ، چاپ جدید، ص۳۳۹۔ کمال الدین، ج۲، ص٦٥٥۔ اثبات الهداة، ج۳، ص٥١٠۔ بحار الانوار، ج٥٢، ص٢٠١٧۔ الزام الناصب، ج٢، ص١٣٦۔ ابن حماد، فتن، ص٩١۔ کنز العمال، ج١٤۔ص٥٨٧۔ متقی هندی، برهان، ص١١١۔

[2] الزام الناصب، ج٢، ص١٣٦، ١٨٧۔ عقد الدرر، ص٥٤، ٦٥٦٣٥٩، ٢٣٧۔ نعمانی، غیبۃ، ص٢٧٤۔ بحار الانوار، ج٥٢، ص٢٤٢

حضرت امام علی علیہ السلام فرماتے ہیں: ''...اس زمانے میں ایک تہائی کے علاوہ کوئی باقی نہیں بچے گا۔'' [حصینی، هدایه، ص ۳۱۔ ارشاد القلوب، ص ۲۸۶]

رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

''ہر دس ہزار کی تعداد میں نو ہزار نو سو افراد قتل ہو جائیں گے جز معدود چند افراد کے۔'' [مجمع الزوائد، ج ۵، ص ۱۸۸]

ابن سیرین کہتے ہیں:

''حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف اس وقت ظہور کریں گے جب ہر نو آدمی پر مشتمل جماعت کے ساتھ آدمی قتل ہو جائیں۔'' [ابن طاؤس، ملاحم، ص ۷۸]

محترم قارئین! مذکورہ تمام روایات سے مندرجہ ذیل نکات نکلتے ہیں:

۱۔ حضرت مہدیؑ کے ظہور سے پہلے کشت و کشتار ہو گی، اور اکثر انسان قتل ہو جائیں گے، اور جو لوگ بچ جائیں گے ان کی تعداد مقتولین سے کم ہو گی۔

۲۔ کچھ افراد جنگ کی وجہ سے قتل ہوں گے، اور کچھ لوگ سرایت کرنے والی بیماری کی وجہ سے، (جو احتمال قوی) کی بناء پر لاشوں کی وجہ سے پیدا ہوئی ہو گی۔ اسی طرح احتمال ہے کہ کیمیائی اسلحوں، خطرناک اور مہلک ہتھیاروں کی وجہ سے بیماری وجود میں آئے گی، اور لوگ جان بحق ہوں گے۔

۳۔ اس اقلیت کے درمیان امام کے چاہنے والے شیعہ ہوں گے، اس لیے کہ وہی لوگ ہیں جو امام کی بیعت کریں گے۔

نیز امام صادق علیہ السلام کی حدیث میں آیا ہے کہ: ''کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ اس باقی رہنے والی ایک سوم آبادی میں تم رہو؟''

پانچویں فصل

دنیا کی اقتصادی حالت ظہور کے وقت

اس فصل کی روایتوں سے استفادہ ہوتا ہے کہ فساد وتباہی کے پھیلاؤ اور عطوفت وصلۂ رحمی کے ختم ہو جانے اور جنگ وغیرہ سے دنیا اقتصادی اعتبار سے انحطاطی کیفیت سے دو چار ہوگی، اس طرح سے کہ آسمان بھی ان پر رحم نہیں کرے گا، اور بارش کا نزول جو کہ رحمتِ الٰہی ہے غضب میں تبدیل ہو جائے گا، اور ایک تباہ کن حالت ہوگی۔

ہاں، آخر زمانہ میں بارش کم ہوگی، یا پھر بے موسم ہوگی جو کھیتوں کی نابودی کا سبب قرار پائے گی، چھوٹے چھوٹے دریا اور جھیلیں خشک ہو جائیں گی، اور کھیتیاں سودمند ثابت نہیں ہوں گی، اور تجارت کی آب وتاب ختم اور بھوک عام ہو جائے گی، اس درجہ کہ لوگ پیٹ بھرنے کے لیے اپنی عورتوں اور لڑکیوں کو بازار میں لے آئیں گے، اور انھیں تھوڑی سی غذا کے بدلے بدل ڈالیں گے۔

۱: بارش کی کمی اور بے موقع بارش

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: ”لوگوں پر ایک ایسا وقت آنے والا ہے کہ خداوند عالم بارش سے انھیں محروم کردے گا۔ اور بارش نہیں ہوگی اور اگر ہوگی تو بے موسم ہوگی۔“ [1]

حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام فرماتے ہیں:

---

 [1] جامع الاخبار، ص ۱۵۰۔ مستدرک الوسائل، ج ۱۱، ص ۳۷۵

''گرمی کے موسم میں بارش ہوگی۔'' (1)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

''حضرت قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے ظہور سے پہلے ایک سال ایسا ہوگا کہ خوب بارش ہوگی۔ جس سے میوہ خراب اور کھجوریں درخت پر ہی فاسد ہو جائیں گی لہٰذا اس وقت شک وشبہ میں مبتلا نہ ہونا۔'' (2)

حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام فرماتے ہیں:

''بارش اتنی کم ہوگی کہ نہ زمین پودا اُگا سکے گی اور نہ آسمان سے بارش ہوگی۔ ایسے موقع پر حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف ظہور کریں گے۔'' (3)

عطاء بن یسار کہتے ہیں:

''روزِ قیامت کی نشانیوں میں ایک یہ ہے کہ بارش تو ہوگی لیکن زراعت نہیں ہو پائے گی۔''

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

''جس وقت حضرت قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف اور ان کے اصحاب قیام کریں گے تو پانی زمین پر نایاب ہو جائے گا، مؤمنین خداوند عالم سے گریہ وزاری، نالہ وفریاد کے ذریعہ بارش کی درخواست کریں گے، تا کہ خداوند عالم پانی برسائے اور لوگ سیراب ہوں گے۔'' (4)

---

(1) دوحة الانوار، ج ۱۵۰۔ الشیعه و الرجعه، ج ۱، ص ۱۵۱۔ کنز العمال، ج ۱٤، ص ۲٤۱

(2) شیخ مفید، ارشاد، ص ۳٦۱۔ شیخ طوسی، غیبة، ص ۲۷۲۔ اعلام الوریٰ، ص ٤۲۸۔

خرائج، ج ۳، ص ۱۱٦٤۔ ابن طاؤس، ملاحم، ص ۱۲۵۔ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۲۱٤

(3) ابن طاؤس، ملاحم، ص ۱۳٤

(4) عبدالرزاق، مصنف، ج ۳، ص ۱۵۵

ب: چھوٹی چھوٹی (ندیوں، جھیلوں کا خشک ہونا)

رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

''مصر کے شہر، دریائے نیل کے خشک ہو جانے کی وجہ سے تباہ ہو جائیں گے۔''

[دلائل الامه، ص ٢٤٥]

ارطات کہتے ہیں: ''اس وقت، دریائے فرات، نہریں، اور چشمے خشک ہو جائیں گے۔'' [بشارة الاسلام، ص ٢٨]

نیز روایت میں آیا ہے:

''طبرستان کے چھوٹے چھوٹے دریا خشک ہو جائیں گے، کھجور کے درخت بار آور نہیں ہوں گے اور ''زعر'' (جو شام میں واقع ہے) چشمہ کا پانی زمین کی تہہ میں چلا جائے گا۔'' [ابن حماد، فتن،، ص ١٤٨]

اسی طرح ایک دوسری روایت میں آیا ہے:

''نہریں خشک ہو جائیں گی، اور مہنگائی اور خشک سالی تین سال تک برقرار رہے گی۔'' [بشارة الاسلام، ص ١٩١ ـ الزام الناصب، ص ١٦١]

ج: قحط، فقر و کساد بازاری

ایک شخص نے رسولِ خداؐ سے سوال کیا: ''قیامت کب آئے گی؟''

آپؐ نے کہا: ''جس سے سوال کیا گیا ہے وہ (رسولِ خداؐ) سوال کرنے والے سے زیادہ باخبر نہیں ہے، مگر قیامت کی نشانیاں ہیں: ان میں سے ایک تقارب بازاری ہے۔

سوال کیا گیا: ''تقارب بازار کیا ہے؟''

آپؐ نے جواب دیا:

''مندابازاری اور بارش کا نہ ہونا کہ جس میں گھاس ومحصول اپج نہ سکے۔''

[بشارۃ الاسلام، ص۹۸]

حضرت امیرالمؤمنین علیہ السلام نے ابن عباس سے کہا:

''تجارت و معاملات زیادہ ہوں گے، لیکن لوگوں کو اس سے فائدہ کم نصیب ہو گا۔ اس کے بعد شدید قحط پڑے گا۔'' [الترغیب و الترهیب، ج۳، ص۴۴۲]

محمد بن سلیم کہتے ہیں: میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو کہتے سنا:

''حضرت قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے ظہور سے قبل خداوند عالم کی جانب سے مؤمنین کے لیے علامتیں ہیں۔''

میں نے کہا: خدا مجھے آپ کا فدیہ قرار دے۔ ''وہ علامتیں کیا ہیں؟''

آپ نے جواب دیا: ''وہ خداوند عالم کے قول کے مطابق ہیں۔''

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْأَمْوَالِ وَالْأَنفُسِ وَالثَّمَرَاتِ وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ۔ [سورۂ بقرہ، آیت ۱۵۵]

تمہیں مومنین حضرت قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے ظہور سے قبل خوف، بھوک، جان و مال اور میوؤں کی کمی سے آزمائیں گے، لہٰذا صبر کرنے والوں کو مژدہ سناؤ۔

اس وقت فرمایا:

''خداوند عالم مؤمنین کو بنی فلاں کے بادشاہوں کے خوف سے ان کے اختتامی حکومت کے زمانے میں آزمائے گا۔''

گرسنگی سے مراد، قیمت کی گرانی ہے اور ''کمی دارایھا'' سے مراد (income) آمدنی کی کمی اور مندابازاری ہے۔ نقصانِ جان سے مراد، موتوں کی زیادتی اور اس

کے پے در پے واقع ہونا ہے اور میوؤں کی کمی سے مراد، کاشت کی منفعت میں کمی ہے۔ لہٰذا صبر کرنے والوں کو حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے ظہور کا اس وقت مژدہ سناؤ۔" [ابن طاؤس، ملاحم، ص ۱۳۵]

کتاب "اعلام الوریٰ" کی نقل کے مطابق "قلة المعاملات" سے مراد کساد بازاری، اور عدل وانصاف کی کمی کے معنی میں ہے۔ [1]

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

" جب سفیانی خروج کرے گا، تو اشیاء خوردونوش میں کمی آ چکی ہوگی، لوگوں کو قحط کا سامنا ہوگا۔ بارش کم ہوگی۔" [اعلام الوریٰ، ص ٤٥٦]

ابن مسعود کہتا ہے:

"جب تجارتیں ختم ہو جائیں گی، اور راستے خراب ہو جائیں گے، تو حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف ظہور فرمائیں گے۔

[ابن طاؤس، ملاحم، ص ۱۳۳]

شاید مندہ بازاری کی وجہ صنعتی و پیداوار مراکز کی ویرانی اور انسانی طاقتوں کی کمی، خریدنے کی طاقت کا نہ ہونا، قحط اور راستوں کا غیر محفوظ ہونا وغیرہ ہے۔

مسند احمد بن حنبل میں مذکور ہے:

"حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے ظہور سے قبل لوگ تین سال تک شدید خشک سالی میں مبتلا ہوں گے۔" [2]

ابو ہریرہ کہتے ہیں:

---

[1] کمال الدین، ج۲، ص ٦٥٠۔ نعمانی غیبة، ص ۲٥٠۔ مفید ارشاد، ص ۳٦١۔ اعلام الوری، ص ٤٦٥۔ عیاشي تفسیر، ج ۱، ص ٦٨

[2] الفتاویٰ الحدیثیه، ص ۳٠۔ متقي هندی، برهان، ص ١٤٢۔ عقدالدرر، ص ١٣٢

''اس شر سے جو اُن سے نزدیک ہو رہا ہے عرب پروائے ہو، سخت بھوک مری کا سامنا ہوگا، مائیں اپنے بچوں کی بھوک کی وجہ سے، گریہ وزاری کریں گی۔''

[ابن ماجه، سنن، ج ۲، ص ۱۳۶۳]

۵: غذا کے بدلے عورتوں کا تبادلہ

ظہور سے پہلے قحط اور بھوک مری کا حادثہ اس درجہ دردناک ہوگا کہ کچھ لوگ اپنی لڑکیوں کا معمولی غذا کے عوض معاملہ کرنے پر مجبور ہوں گے۔

ابو محمد، مغربی شخص سے روایت کرتے ہیں:

''حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف اس وقت ظہور کریں گے کہ انسان (فقر وفاقہ کی شدت اور بھوک مری سے) اپنی خوبصورت کنیزوں اور لڑکیوں کو بازار میں لائے گا، اور کہے گا: کون ہے جو مجھ سے اس لڑکی کو خرید لے اور اس کے بدلے دے دے؟ ایسے شرائط میں حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف ظہور کریں گے۔'' [کنز العمال، ج ۱۱، ص ۲۴۹]

چھٹی فصل

امید کے دریچے

گذشتہ بحثوں میں روایات کے سہارے امام عصر عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے ظہور سے قبل، دنیا کے حالات سے آگاہ ہوئے۔ اگرچہ ان روایات میں بے سروسامانی اور اس درجہ مشکلات کا تذکرہ ہے کہ انسان مایوس و نا امید ہو جائے۔ لیکن دیگر روایات میں شیعوں اور مؤمنین کے لیے امید کی جھلکیں اور روشن مستقبل کی طرف اشارہ ہے۔

بعض روایات تو بس ان مومنین کے بارے میں ہیں کہ کبھی زمین ان سے خالی نہیں رہے گی، اور وہ لوگ ظہور سے قبل کے سخت ترین شرائط کے باوجود عالم میں پائے جائیں گے۔

کچھ روایتیں دورانِ غیبت علماء اور اسلامی دانشوروں کے کردار کی جانب اشارہ کرتی ہیں خواہ کتنا ہی معاشرہ کی بدحالی کا باعث ہوں۔ انہیں محافظِ دین کے عنوان سے متعارف کراتی ہیں۔

معصومین علیہم السلام کی بعض تقریروں میں ظہور سے قبل شہر قم کے کردار کا تذکرہ موجود ہے۔

روایتیں ظہور سے قبل اور بعد ایرانیوں کی فعالیت و کارکردگی کی خبر دیتی ہیں۔

ا۔ حقیقی مؤمنین

کبھی ایسی روایتوں سے بھی سابقہ ہوتا ہے جو کسی کے جواب میں بیان کی گئی

ہیں۔ جن سے گمان ہوتا ہے کہ ایک زمانہ ایسا آئے گا جو مومن انسان کے وجود سے خالی ہوگا۔ امام عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف نے اس گمان کی نفی کی اور ہر زمانہ میں مؤمنین کے وجود کی خبر دی۔

زراد کہتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا:

''میں ڈرتا ہوں کہ مومنین میں نہ رہوں۔''

امامؑ نے کہا: ''کیوں ایسا سوچ رہے ہو؟''

میں نے کہا: ''اس لیے کہ میں دیکھ رہا ہوں کہ ہمارے درمیان میں کوئی ایسا نہیں ہے جو اپنے بھائی کو درہم و دینار پر مقدم کرے، لیکن یہ ضرور دیکھ رہا ہوں کہ درہم و دینار کو برادر دینی (جسے ولایت علی علیہ السلام نے ہم سب کو ایک جگہ جمع کیا ہے) پر ترجیح دیتا ہے۔''

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہا:

''ایسا نہیں ہے جیسا تم کہہ رہے ہو تم لوگ صاحبان ایمان ہو لیکن تمہارا ایمان حضرت قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف ظہور کے وقت کامل ہوگا، اس وقت خداوند عالم تمہاری عقلوں کو کامل کرے گا اور تم لوگ مکمل مومنین بن جاؤ گے۔''

اس خدا کی قسم! جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، سارے جہان میں، ایسے انسان پائے جاتے ہیں جن کی نگاہ میں ساری دنیا مچھر کے پر کے برابر بھی نہیں ہے۔'' [بحار الانوار، ج۶۷، ص۳۵۱]

ب: شیعہ علماء اور دانشوروں کا کردار

ہر زمانے میں جہالت وظلمت نے اپنا سایہ انسانی سماج پر ڈال رکھا ہے۔ یہ علماء و دانشور افراد ہیں جنہوں نے ہمیشہ جہل و نادانی کو دور کرنے کی ذمہ داری لے رکھی

ہے، اور اپنی سالم فکر سے انہیں دور کرتے رہتے ہیں۔ لوگوں کے درمیان فساد و تباہی کو بحسن و خوبی ختم کرتے ہیں۔ روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ آخر زمانہ میں علماء اس ذمہ داری کو بخوبی انجام دیں گے۔

حضرت امام ہادی علیہ السلام فرماتے ہیں:

"اگر قائم آلِ محمدؑ کی غیبت کے زمانے میں علماء و دانشور نہ ہوتے اور لوگوں کو ان کی طرف ہدایت و رہنمائی نہ کرتے اور حجتِ الٰہی کے ذریعہ دین کا دفاع نہ کرتے اور ضعیف شیعوں کو شیطانی جالوں اور ان کے بہی خواہوں سے نجات نہیں دیتے، اور ناصبی (دشمن اہلِ بیت) کے شر سے محفوظ نہ رکھتے تو کوئی اپنے دین پر ثابت نہ رہتا، اور سب مرتد ہو جاتے، لیکن وہ لوگ جو شیعوں کے ضعیف دلوں کی رہبری اپنے ہاتھ میں لیے ہوئے حفاظت کرتے ہیں، جس طرح کشتی کا ناخدا کشتی پر سوار افراد اور کشتی کے قانون کی حفاظت کرتا ہے لہٰذا وہ خداوند عالم کے نزدیک بلندترین انسان ہیں۔" [1]

رسول خداؐ ہر صدی میں دین کو زندہ کرنے والوں کے بارے میں فرماتے ہیں:

عن النبیؐ: "ان اللہ تعالیٰ یبعث لھذہ الامۃ علی راس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا

"خداوند بزرگ و برتر امت اسلام کے لیے ہر صدی کے آغاز میں ایک شخص کو مبعوث کرتا ہے تا کہ وہ دین کو زندہ رکھے۔" [2]

---

[1] تفسیر امام حسن علیہ السلام: ص ۳۴۴۔ احتجاج، ج ۲، ص ۲۶۰۔ منیۃ المرید، ص ۳۵۔ محجۃ البیضاء، ج ۱، ص ۳۲۔ حلیۃ الابرار، ج ۲، ص ۴۵۵۔ بحار الانوار، ج ۲، ص ۶۔ العوالم، ج ۳، ص ۲۹۵

[2] اس کا حاشیہ اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں

خصوصاً یہ روایتیں اور اس طرح کی دیگر روایات، علماء کے کردار کو غیبت کے زمانہ میں با صراحت بیان کرتی ہیں۔ اور شیطانی مکروفریب کی نابودی، اور دین کو حیات نو ملنا دانشوروں کا صدقہ سمجھتی ہیں۔

البتہ اس مطلب کا اثبات اس زمانے میں دلیل و برہان کا طالب نہیں ہے۔ اس لیے کہ امام خمینی رحمتہ اللہ علیہ کا کردار دشمنوں کی ناپاک سازشوں کے بے کار بنانے میں جنھوں نے اس دور میں اساسِ دین کو خطرہ میں ڈال رکھا تھا، کسی پر پوشیدہ نہیں ہے۔

بے شک جو آج اسلام کو عزت و سربلندی ملی ہے وہ ایران کے اسلامی انقلاب اور اس کے بانی امام خمینی رحمتہ اللہ علیہ کی برکت سے ہے۔

ج: شہر قم کا آخر زمانہ میں کردار

اس زمانے میں انسانی جب کہ سماج، انحطاط و پستی، تباہی اور بربادی کی طرف گامزن ہوگا، تو امید کی جھلک ظاہر ہوگی اور نور کے پرچم اور اس تاریکی کے دل میں جگہ بنالیں گے۔ آخر زمانہ میں شہر قم اس ذمہ داری کو نبھائے گا۔

روایات بہت ہیں جو اس مقدس شہر اور لائق افراد جو مکتب اہل بیت علیہم السلام کے صاف و شفاف چشمہ سے سیراب ہوئے اور پیام رسانی کی ذمہ داری لیے ہوئے ہیں کی ستائش کرتی ہیں۔

آئمہ معصومین علیہم السلام کی مختلف تقریریں ہیں جو قم اور ثقافتی انقلاب سے متعلق

بقیہ حاشیہ پچھلے صفحہ کا

ابی داؤد وسنن، ج ٤، ص ١٠٩۔ حاکم مستدرک، ج ٤، ص ٥٢٢۔ تاریخ بغداد، ج ٢، ص ٦١۔ جامع الاصول، ج ١٢، ص ٦٣۔ کنز العمال، ج ١٢، ص ٩٣ اور اس روایت کا مدرک جہاں تک میں نے کوشش کی شیعہ کی کسی کتاب میں نہیں پایا

عصرِ غیبت میں پائی جاتی ہیں جن میں سے آیندہ کچھ کے بارے میں گفتگو کریں گے۔

قم اہلِ بیتؑ کا حرم

بعض روایات سے استفادہ ہوتا ہے کہ قم اور اہلِ قم ولایت اور شیعت کے لیے نمونہ اور اس کا راز و رمز ہیں۔ اس لیے، جسے چاہا کہ دوستدارِ اہلِ بیتؑ اور ان کے چاہنے والے کا خطاب دیں، تو قمی سے خطاب کیا۔

ایک گروہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں مشرف ہوا اور اس نے کہا:

''ہم رَے کے رہنے والے ہیں۔''

حضرت نے فرمایا: ''ہمارے قمی بھائیوں کو مبارک ہو۔''

ان لوگوں نے چند بار تکرار کی کہ ہم اہلِ رَے ہیں اور رَے سے آئے ہیں لیکن حضرت نے اپنی پہلی ہی بات دہرائی۔

اس وقت کہا: ''خداوند عالم کا حرم مکہ ہے۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حرم مدینہ اور کوفہ امیر المومنین کا حرم ہے اور ہم اہلِ بیتؑ کا حرم شہرِ قم ہے، عنقریب میرے فرزندوں میں فاطمہؑ نامی بیٹی وہاں دفن ہوگی، جو بھی اس کی (معرفت کے ساتھ) زیارت کرے گا اس پر بہشت واجب ہوگی۔

روای کہتا ہے: ''امام جعفر صادق علیہ السلام نے یہ بات اس وقت کہی جب حضرت امام کاظم علیہ السلام ابھی پیدا نہیں ہوئے تھے۔'' [بحار الانوار، ج ۶۰، ص ۲۱۷]

صفوان کہتے ہیں: ایک دن میں ابوالحسن۔ حضرت امام کاظم علیہ السلام کے پاس تھا کہ قمیوں اور حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف سے ان کے لگاؤ کی بات نکل گئی، تو امام علیہ السلام نے فرمایا:

”خداوند سبحان ان پر رحمت نازل کرے، اور ان سے راضی رہے۔ اس کے بعد اپنی بات کو جاری رکھتے ہوئے کہا: بہشت کے آٹھ دروازے ہیں۔ اس کا ایک دروازہ قم والوں کے لیے ہے، ملکوں اور شہروں کے درمیان وہ لوگ (اہلِ قم) نیک اور برگزیدہ افراد میں ہمارے شیعہ ہیں۔ خداوند عالم نے ہماری ولایت اور دوستی ان کی طینت اور سرشت سے ملادی ہے۔“ [وھی ص۲۱٦]

اس روایت سے استفادہ ہوتا ہے کہ آئمہ معصومین علیہم السلام نے شہر قم کو اہل بیت علیہم السلام اور حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے عاشقوں کا مرکز سمجھا ہے۔ شاید وہ بہشتی دروازہ جو شہر قم سے مخصوص ہے، باب المجاہدین یا باب الاخیار (نیکوں کا دروازہ) ہو جیسا کہ روایت میں بھی اہلِ قم کو نیکوکار شیعوں سے یاد کیا گیا ہے۔

شہر قم دوسرے افراد پر حجت ہے

خداوند عالم کے ہر زمانے میں ایسے افراد پائے جاتے ہیں جو دوسروں پر حجت و دلیل ہوں، اور جب وہ لوگ راہِ خدا میں قدم اُٹھاتے ہیں، اور کلمۃ اللہ کی بلندی کے لیے مبارزہ کرتے ہیں، تو خداوند عالم ان کا ناصر و مددگار رہتا ہے اور ان کو دشمنوں کے شر سے محفوظ رکھتا ہے۔ غیبت کے زمانے میں شہر قم اور اس کے باشندے دوسروں پر حجت ہیں۔

حضرت امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

مشکلات و گرفتاریاں قم اور اس کے باشندوں سے دور ہیں، اور ایک دن آئے گا کہ قم کے باشندے تمام لوگوں پر حجت ہوں گے، اور یہ زمانہ ہمارے قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کی غیبت اور ظہور کا زمانہ ہوگا۔ اگر ایسا نہ ہو، تو زمین اپنے باشندہ کو

نگل جائے گی۔ یقیناً فرشتے بلاؤں کو قم و اہل قم سے دور رکھتے، اور کوئی ستمگر قم کا ارادہ نہیں کرتا، مگر یہ کہ خداوند عالم اس کی کمر توڑ دیتا ہے، اور اسے درد و الم یا دشمنوں سے گرفتار کر دیتا ہے، خداوند عالم قم اور اہل قم کا نام ستمگروں کے حافظہ سے اس طرح مٹا دیتا ہے جس طرح انہوں نے خدا کو فراموش کر دیا ہے۔''

قم: اسلامی تہذیب و ثقافت کے نشر کا مرکز

روایات میں گذشتہ باتوں کے علاوہ قابلِ توجہ بات یہ ہے کہ غیبت کے دوران شہر قم اسلامی پیغام رسانی کا مرکز بنے گا، اور یہاں سے زمین کے کمزور طبقوں کے کانوں تک اسلام کی بات پہنچے گی، نیز وہاں کے علماء دین اور دانشور حضرات دنیا پر حجت قرار پائیں گے۔

امام صادق علیہ السلام اس سلسلے میں فرماتے ہیں:

''عنقریب شہر کوفہ مومنین سے خالی ہو جائے گا، اور علم و دانش وہاں سے رخصت ہو جائے گا، اور سانپ کے مانند جو اپنی بل میں محدود رہتا ہے، محدود ہو جائے گا، اور شہر قم سے ظاہر ہو گا پھر وہ جگہ علم و دانش اور فضل و کمال کا مرکز بن جائے گی، اس درجہ کہ روئے زمین پر کوئی فکری اعتبار سے کمزور باقی نہیں بچے گا جو دین کے بارے میں جانتا نہ ہو، حد یہ ہے کہ پردہ نشین خواتین بھی، اور ایسا ہمارے قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے ظہور سے نزدیک زمانہ میں ہو گا۔''

خداوند عالم قم اور اہلِ قم کو حضرت حجت عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کا جانشین قرار دے گا، اگر ایسا نہ ہوا تو زمین اپنے رہنے والوں کو نگل جائے گی اور روئے زمین پر کوئی حجت نہیں رہ جائے گی۔ لہٰذا شرق و غرب عالم میں قم سے علم و دانش کی اشاعت ہو

گی، اور عالم پر حجت تمام ہوگی، اس طرح سے کہ کوئی ایسا نہیں باقی بچے گا جو علم و دانش سے محروم ہو، اور اس وقت حضرت قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف ظہور کریں گے، اور کافروں پر خدا کا عذاب ان کے ذریعہ نازل ہوگا، اس لیے کہ خداوند عالم اپنے بندوں سے اس وقت تک انتقام نہیں لیتا، جب تک کہ ان پر حجت نہ تمام ہوئی ہو۔

[وھی، ص ۲۱۳]

دوسری روایت میں اس طرح آیا ہے:

''اگر قم کے رہنے والے نہ ہوتے تو دین مٹ چکا ہوتا۔''

[وھی، ج ۶۰، ص ۲۱۳۔ سفینۃ البحار، ج ۷، ص ۳۵۶]

قم کی فکری روش کی تائید

بعض روایات سے استفادہ ہوتا ہے کہ ائمہ معصومین علیہم السلام نے علماء قم کی تائید کی ہے۔

چنانچہ امام صادق علیہ السلام اس سلسلے میں فرماتے ہیں:

''قم کی بلندی پر ایک فرشتہ ہے جو اپنے دونوں پروں کو ہلاتا رہتا ہے اور کوئی ظالم سوء ارادہ نہیں کر پاتا، مگر اسے خداوند عالم نمک کی طرح پانی میں گھلا دیتا ہے۔''

پھر اس وقت حضرت عیسیٰ بن عبداللہ قمی کی طرف اشارہ کر کے کہا:

''قم پر خداوند عالم کا درود ہو، خداوند عالم ان کی سرزمین کو بارش سے سیراب کرے گا، اور ان پر اپنی برکتیں نازل کرے گا، اور گناہوں کو نیکیوں میں تبدیل کر دے گا۔ وہ لوگ رکوع، سجود، قیام اور قعود والے ہیں، جس طرح وہ لوگ فقیہ، دانشمند، اور صاحبِ درک و فہم ہیں۔ وہ لوگ اہلِ درایت و روایت، اور نیک اور عبادت گذاروں کی بصیرت رکھنے والے ہیں۔''

اس طرح امام علیہ السلام نے اس شخص کے جواب میں جس نے کہا: ''میں چاہتا ہوں آپ سے وہ سوال کروں کہ مجھ سے پہلے کسی نے نہ پوچھا ہو، اور نہ میرے بعد پوچھے گا۔''

کہتے ہیں: ''شاید تم حشر ونشر سے متعلق سوال کرنا چاہتے ہو؟''

اس نے کہا: ''ہاں، اس ذات کی قسم جس نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بشیر و نذیر بنا کر بھیجا۔''

حضرت نے کہا: ''تمام افراد کا حشر بیت المقدس کی سمت ہے، سرزمین جبل کہ ٹکڑے کی موت جسے قم کہتے ہیں بخشش الٰہی ان کے شامل حال ہے۔''

اس شخص نے اونگھتی ہوئی حالت میں کہا: ''اے فرزندِ رسولؐ! کیا یہ قم والوں سے مخصوص ہے؟''

امام علیہ السلام نے جواب دیا

''ہاں، وہ لوگ بلکہ ہر وہ شخص جو ان کے عقیدہ پر ہو اور ان کی بات کہے۔''

[۳،۲ بحار الانوار، ج ۶۰، ص ۲۱۷]

حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے انصار

قابل غور نکتہ یہ ہے کہ روایات میں قم والوں اور ان افراد کے جو اہل بیت علیہم السلام کا حق لینے کے لیے قیام کریں گے اسماء مذکور ہیں۔

عفان بصری کہتے ہیں:

امام صادقؑ نے مجھ سے کہا: ''کیا تم جانتے ہو کہ قم کو قم کیوں کہتے ہو؟''

میں نے کہا: ''خداوند عالم اس کا رسول اور آپ بہتر جانتے ہیں۔''

آپ نے کہا:

"قم کو اس لیے اس نام سے یاد کرتے ہیں کہ اس کے رہنے والے قائم آل محمدؑ کے اردگرد جمع ہوں گے، اور حضرت کے ساتھ قیام کریں گے، اور اس راہ میں ثبات قدم اور پائیداری کا ثبوت پیش کریں گے، اور آپ کی مدد کریں گے۔" [وھی، ص۲۱۸]

صادق آلِ محمد علیہ السلام ایک دوسری روایت میں اس طرح فرماتے ہیں:

"قم کی مٹی، مقدس پاکیزہ ہے، اور قم والے ہم سے ہیں اور ہم ان سے ہیں، کوئی ظالم برائی کا ارادہ نہیں کرے گا مگر یہ کہ اس کو اس سے پہلے سزا مل جائے، البتہ یہ اس وقت تک ہے جب اپنے بھائی سے نہ کریں اور اگر ایسا کیا تو خداوند عالم بدکردار ستمگروں کو ان پر مسلط کر دے گا لیکن قم والے ہمارے قائم عجّل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف انصار اور ہمارے حق کی دعوت دینے والے ہیں۔ اس وقت امام علیہ السلام نے آسمان کی جانب سر اُٹھایا اور اس طرح دعا کی: خداوندا! انہیں ہر فتنے سے محفوظ رکھ اور ہر ہلاکت وتباہی سے نجات عطا کر۔" [وھی، ص۲۱۶]

ایران، امام زمانہ کا ملک ہے

جو روایات شہر قم کے بارے میں بیان کی گئی ہیں وہ ایک حد تک ظہور سے قبل اور ظہور کے وقت ایرانیوں کی تصویر کشی کرتی ہیں، لیکن معصومین علیہم السلام کی تقریروں میں تھوڑا غور کرنے سے اس نتیجہ تک پہنچیں گے کہ انہوں نے، ایرانیوں اور ایران کی طرف خاص توجہ رکھی ہے، اور مختلف مواقع پر دین کی مدد اور ظہور کے لیے مقدمہ چینی کے بارے میں اور بھی تقریریں کی ہیں۔ یہاں پر چند ایسی روایات پر جو ایرانیوں اور ظہور کے سلسلے میں مقدمہ بنانے والوں کی عظمت بیان کرتی ہیں اکتفاء کرتے ہیں:

ایرانیوں کی عظمت

ابن عباس کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں فارس کی بات چلی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا:

''اہلِ فارس (ایرانی) بعض ہم اہل بیتؑ سے ہیں۔'' [وھی، ص۲۱۸]

جس وقت رسولِ خداؐ کی خدمت میں غیر عرب [1] اموالی (چاہنے والوں) کی بات چلی تو آنحضرتؐ نے فرمایا:

''خدا کی قسم! میں ان پر تم سے زیادہ اعتماد واطمینان رکھتا ہوں۔'' [2]

ممکن ہے یہ چیز اہلِ فارس سے مخصوص نہ ہو بلکہ عام ہو۔

ابنِ عباس کہتے ہیں:

''جس گھڑی سیاہ پرچم تمہاری سمت بڑھ رہے ہوں فارسوں کا احترام کرو، اس لیے کہ تمہاری حکومت ان کی بدولت ہے۔'' [3]

ایک روز اشعث نے حضرت امام علی علیہ السلام سے اعتراض کرتے ہوئے کہا:

''اے امیر المومنین یہ (گونگے) کیوں تمہارے اردگرد آئے ہوئے ہیں اور ہم پر سبقت کرتے ہیں؟''

حضرت ناراض ہوئے اور جواب دیا:

[1] ذکر اصفہان، ص ۱۱

[2] موالی و مولی کا لغت میں مختلف استعمال ہے۔ علامہ امینی نے الغدیر کی پہلی جلد میں ۲۲ معنی ذکر کیا ہے لیکن حدیث و آیت کی اصطلاح میں پانچ معنی ذکر ہوئے ہیں: ولاء عشق، ولاء اسلام، ولاء خلف، ولا قبیلہ، ولاء عرب کے مقابل لیکن اس سے مراد غیر عرب ہیں اور غالباً یہی معنی علماء رجال کی مراد ہے

[3] ذکر اصفهان، ص ۱۲؛ ملاحظه هو: الجامع الصحیح، ج ۵، ص ۳۸۲

''کون مجھے معذور قرار دے گا کہ ایسے قوی ہیکل اور بے خبر کہ ان میں سے ہر ایک لمبے کان کے لیے اپنے بستر پر لوٹتا ہو، اور فخر و مباحات کرتے ہوئے ایک قوم سے روگرداں ہو، تم مجھے حکم دیتے ہو کہ میں اُن سے دور ہو جاؤں؟ کبھی میں ان سے دور نہیں ہوگا۔ [1] ب تک کہ وہ جاہل کی صف میں شامل نہ ہو جائیں، اس خدا کی قسم جس نے دانے اُگائے اور مخلوقات کو خلق کیا وہ لوگ ایسے ہیں جو تمہیں دینِ اسلام کی طرف لوٹانے کے لیے تم سے مبارزہ کریں گے؟ جس طرح تم نے اسلام لانے کے لیے ان کے درمیان تلوار چلاتے ہو۔'' [2]

ظہور کی راہ ہموار کرنے والے

قابلِ اہمیت حصہ جو روایات میں ظہور سے پہلے کے واقعات اور حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے انصار کے بارے میں آیا ہے وہ ایران اور ایرانیوں کے بارے میں مختلف تعبیر کے ساتھ جیسے اہلِ فارس، عجم، اہلِ خراسان، اہلِ قم، اہلِ طالقان، اہلِ رےو بیان کیا گیا ہے۔

تمام روایات کی تحقیق کے بعد ہم اس نتیجے پر پہنچتے ہیں کہ ملک ایران میں ظہور سے پہلے الٰہی حکومت جو آئمہ علیہم السلام کی دفاع کرنے والی اور امام زمانہ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کی عنایت کا مرکز ہوگی قائم ہوگی، نیز ایرانی، حضرت کے قیام میں بہت بڑا کردار ادا کریں گے چنانچہ قیام کی بحث میں ذکر کریں گے، یہاں پر صرف چند روایت پر اکتفاء کرتے ہیں۔

---

[1] رموز الاحادیث، ص ۳۳]

[2] مستدرك الوسائل، ج ۱۳، ص ۲۵۰۔ حدیث ٤

[3] الغارات، ج ٢٤، ص ٤٩٨۔ سفینۃ البحار، ج ۸، ص ۶۰۹۔ ابن ابی الحدید، شرح نهج البلاغه، ج ۲۰، ص ٢٨٤

رسول خدا فرماتے ہیں: ''ایک شخص سرزمین مشرق سے قیام کرے گا، اور حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے قیام کی راہ ہموار ہوگی۔''

نیز فرماتے ہیں: ایسے سیاہ پرچم مشرق کی طرف سے آئیں گے جن کے دل فولاد ہوں گے، لہٰذا جو بھی ان کی تحریک سے آگاہ ہو ان کی طرف جائے اور بیعت کرے خواہ انھیں برف پر چلنا پڑے۔'' (1)

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں:

''گویا میں ایک ایسی قوم کو دیکھ رہا ہوں جس نے مشرق میں قیام کر دیا ہے، اور حق کے طالب ہیں، لیکن انہیں حق نہیں دیا جا رہا ہے، دوبارہ طلب کرتے ہیں پھر بھی ان کے حوالے نہیں کیا جا رہا ہے، ایسی صورت میں تلواریں نیام سے باہر نکالے شانوں پر رکھے ہوئے ہیں، اس وقت دشمن ان کی مرادوں کو پورا کر رہا ہے، لیکن وہ لوگ قبول نہیں کر رہے، اور قیام کیے ہیں، اور حق صاحب حق ہی کو دیں گے، اور ان کے مقتولین شہید ہیں، اور اگر ہم نے انھیں درک کر لیا تو میں خود کو اس صاحب امر کے لیے آمادہ کروں گا۔'' (2)

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں: ''حضرت قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے انصار ۳۱۳ / اولاد عجم ہیں۔'' (3)

---

(1) ابن ماجه، سنن، ج۲، ص۱۳۶۸۔ المعجم الاوسط، ج۱، ص۲۰۰۔ مجمع الزوائد، ج۷، ص۳۱۸۔ کشف الغمه، ج۳، ص۲۶۸۔ اثبات الهداة، ج۳، ص۵۹۹۔ بحارالانوار، ج۵۱، ص۸۷

(2) عقد الدرر، ص۱۲۹۔ شافعی، بیان، ص۴۹۰۔ ینابیع المودة، ص۴۹۱۔ کشف الغمه، ج۳، ص۲۶۳۔ اثبات الهداة، ج۳، ص۵۹۶۔ بحارالانوار، ج۵۱۔ ص۸۴

(3) نعمانی غیبة، ص۳۷۳۔ بحارالانوار، ج۵۲۔ ص۲۴۳۔ ابن ماجه، سنن، ص۱۳۶۶۔ حاکم مستدرک، ج۴، ص۴۶۴

اگر چہ عجم کا اطلاق غیر عرب پر ہوتا ہے لیکن قطعی طور پر ایرانیوں کو بھی شامل ہے، اورز دیگر روایات پر توجہ کرنے سے استفادہ ہوتا ہے کہ حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کی مخصوص فوج کی تعداد زیادہ تر ایرانیوں پر مشتمل ہے۔

رسولِ خداؐ فرماتے ہیں:

''عنقریب تمہارے بعد ایک قوم آئے گی جسے طی الارض کی صلاحیت ہوگی، اور دنیاوی دروازہ ان پر کھلے ہوں گے، نیز ان کی خدمت ایرانی مرد اور عورت کریں گی، زمین ان کے قدموں میں سمٹ جائے گی، اس طرح سے کہ ان میں سے ہر ایک شرق و غرب کی فاصلہ کے باوجود ایک گھنٹہ میں مسافت طے کرلے گا، نہ انھوں نے خود کو دنیا سے فروخت کیا ہے، اور نہ ہی وہ دنیا دار ہیں۔'' [فردوس الاخبار، ج ۳، ص ۴۴۹]

حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام فرماتے ہیں:

''طالقان والوں کو مبارک ہو کہ خداوند عالم کا وہاں ایسا خزانہ ہے جو نہ سونے کا ہے اور نہ چاندی کا، بلکہ صاحبِ ایمان لوگ ہیں، جنہوں نے خدا کو حق کے ساتھ پہچانا ہے، اور وہی لوگ آخر زمانہ میں حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے انصار میں سے ہوں گے۔'' [1]

جناب رسول خداؐ بھی خراسان کے بارے میں فرماتے ہیں:

''خراسان میں خزانے ہیں لیکن نہ وہ چاندی ہے اور نہ سونا، بلکہ ایسے لوگ ہیں جنہیں خدا اور رسولؐ دوست رکھتے ہیں۔'' [2]

---

[1] شافعی، بیان، ص ۱۰۶۔ متقی ھندی، برھان، ص ۱۵۰۔ کنزل العمال، ج ۱۴، ص ۵۹۱۔ ینابیع المودۃ، ص ۴۹۱۔ کشف الغمہ، ج ۳، ص ۲۸۶

[2] کنز العمال، ج ۲۴، ص ۵۹۱

دوسرا حصہ
حضرت امام مہدیؑ کا عالمی انقلاب

پہلی فصل

امام زمانہ علیہ السلام کا قیام

حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے روزِ قیام کے سلسلے میں مختلف روایتیں پائی جاتی ہیں، بعض میں نوروز کا دن قیام کے آغاز کا دن ہے، اور بعض میں روزِ عاشورہ، اور کچھ روایتوں میں سنیچر کا دن اور کچھ میں جمعہ کا قیام کے لیے معین ہے۔

ایک ہی زمانے میں نوروز اور عاشورہ کا واقع ہونا محل اشکال نہیں ہے، اس لیے کہ نوروز شمسی اعتبار سے، اور عاشورہ قمری لحاظ سے حساب ہو جائے گا، لہٰذا دو روز کا ایک ہونا ممکن ہے۔

ان دو روز (عاشورہ و نوروز) کا ایک زمانہ میں واقع ہونا ممکن ہے البتہ جو کچھ مشکل اور مانع ہے وہ ہفتہ میں دو دن بعنوان قیام کا ذکر کرنا ہے، لیکن اس طرح کی روایت بھی قابلِ توجیہ ہے، اس طرح کہ اگر ان روایتوں کی سند صحیح ہو تو ایسی صورت میں روز جمعہ والی روایات کو قیام و ظہور کے دن پر حمل کیا جائے گا، اور وہ روایات جو شنبہ کو قیام کا دن کہتی ہیں نظامِ الٰہی کے اثبات اور مخالفین کی نابودی کا دن سمجھا جائے گا، لیکن جاننا چاہئے کہ جو روایتیں شنبہ کا دن تعیین کرتی ہیں وہ سند کے لحاظ سے موردِ تامل ہیں، لیکن روز جمعہ والی روایات اس اعتبار سے بے خدشہ ہیں۔ اس سلسلہ میں اب روایات ملاحظہ ہوں۔

حضرت امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

''ہمارا قائم جمعہ کے دن قیام کریں گے۔''[1]

---

[1] اثبات الهداة، ص ۴۹۶۔ بحارالانوار، ج ۵۲، ص ۲۷۹

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں:

''گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ حضرت قائمؑ عاشور کے دن شنبہ کو رکن و مقام کے درمیان کھڑے ہیں، اور جبرئیل علیہ السلام آنحضرتؑ کے سامنے کھڑے لوگوں کو ان کی بیعت کی دعوت دے رہے ہیں۔'' [1]

امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں:

''روزِ عاشورہ شنبہ کے دن حضرت قائم عجل اللہ فرجہ الشریف قیام کریں گے یعنی جس دن امام حسین علیہ السلام شہید ہوئے ہیں۔'' [2]

نیز آنحضرت فرماتے ہیں:

''کیا جانتے ہو کہ عاشورہ کون سا دن ہے؟ یہ وہی دن ہے جس نے خداوند عالم نے آدمؑ وحواؑ کی توبہ قبول کی، اسی دن خدا نے بنی اسرائیل کے لیے دریا شگاف کیا اور فرعون اور اس کے ماننے والوں کو غرق کیا، اور موسیٰ علیہ السلام فرعون پر غالب آئے۔ اسی دن حضرت ابراہیم علیہ السلام پیدا ہوئے۔ حضرت یونس علیہ السلام کی قوم کے توبہ اور جناب عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت اور حضرت قائم عل اللہ فرجہ الشریف کے قیام کا دن ہے۔'' [بحارالانوار، ج٥٢، ص٢٨٥]

اسی مضمون کی حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے ایک دوسری روایت بھی نقل ہوئی ہے: [3]

---

[1] طوسی غیبة، ص٢٧٤۔ کشف الغمه، ج٣، ص٢٥٢۔ بحارالانوار، ج٥٢، ص٢٩٠

[2] کمال الدین، ج٢، ص٦٥٣۔ طوسی، غیبة، ص٢٧٤۔ التهذیب، ج٤، ص٣٣٣۔ ملاذالاخیار، ج٧، ص١٧٤۔ بحارالانوار، ج٥٢۔ ص٢٨٥

[3] التهذیب، ج٤، ص٣٠٠۔ ابن طاؤس، اقبال، ص٥٥٨، خرائج، ج٣، ص١١٥٩۔ وسائل الشیعه، ج٧، ص٣٣٨۔ بحارالانوار، ج٩٨، ص٣٤۔ ملاذالاخیار، ج٧، ص١١٦

لیکن اس روایت میں ابن بطائنی کی وثاقت جو سلسلہ سند میں واقع ہوا ہے مورِدِ خدشہ ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

''تیسویں کی شب حضرت مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف نام سے آواز آئے گی اور روز عاشورہ حسین بن علیؑ کی شہادت کے دن قیام کریں گے۔'' [1]

اسی طرح آنحضرتؑ فرماتے ہیں:

''نوروز کے دن اہم اہل بیت علیہم السلام کے قائم ظہور کریں گے۔'' [2]

ا: اعلانِ ظہور

حضرت مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف کے ظہور کا اعلان سب سے پہلے آسمانی منادی کے ذریعہ ہوگا، اس وقت آنحضرت جب کہ قبلۂ کعبہ سے ٹیک لگائے ہوں گے۔حق کی دعوت کے ساتھ، اپنے ظہور کا اعلان کریں گے۔

امیر المؤمنین حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں: ''جب منادی آسمانی آواز دے گا: حق آلِ محمدؐ کی طرف ہے، اگر تم لوگ ہدایت و سعادت کے خواہاں ہو، تو آلِ محمد کے دامن سے متمسک ہو جاؤ، اور حضرت مہدیؑ ظہور کر رہے ہیں۔'' [3]

---

[1] طوسی غیبة،ص۲۷٤۔ بحارالانوار،ج۵۲،ص۲۹۰

[2] المهذب البارع،ج۱،ص۱۹٤۔ خاتون آبادی، اربعین،ص۱۸۷؛ وسائل الشیعه،ج۵،ص۲۲۸۔ اثبات الهداة،ج۳،ص۵۷۱۔ بحارالانوار،ج۵۲۔ص۲۰۸

[3] الحاوی، للفتاوی،ج۲،ص۶۸۔حقائق الحق،ج۱۳،ص۳۲٤

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام اس سلسلے میں فرماتے ہیں:

''حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف مکہ میں نمازِ عشاء کے وقت ظہور کریں گے، جبکہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پرچم، تلوار اور پیراہن ہمراہ لیے ہوں گے اور جب نمازِ عشاء پڑھ چکیں گے، تو آواز دیں گے: اے لوگو! تمہیں خدا اور خدا کے سامنے (روزِ قیامت) کھڑے ہونے کا یاد دلاتا ہوں، جب کہ تم پر دنیا میں اپنی حجت تمام کر چکا ہے۔ انبیاء بھیجے، اور قرآن نازل کیا، خدا تمہیں حکم دیتا ہے کہ اس کا کسی کو شریک قرار نہ دو اور اس کے پیغمبروں کی اطاعت کرو، جس کے زندہ کرنے کو قرآن نے کہا ہے اسے زندہ کرو، اور جس کے نابود کرنے کا حکم دیا ہے اسے نابود کرو اور راہِ ہدایت کے ساتھی بنو اور تقویٰ و پرہیزگاری اختیار کرو، اس لیے کہ دنیا کے فنا ہونے زوال اور وداع کا وقت آ چکا ہے۔

میں تمہیں اللہ، رسول، کتاب عمل اور باطل کی نابودی رسول اللہ کی سیرت کے احیاء کی دعوت دیتا ہوں، اس وقت ۳۱۳ رانصار کے درمیان ظہور کریں گے۔ (1)

ب) پرچم قیام کا نعرہ

ہر حکومت کا ایک قومی نشان ہوتا ہے، تاکہ وہ اسی کے ذریعہ پہچانی جائے، اسی طرح قیام وانقلاب بھی ایک مخصوص پرچم رکھتے ہیں، اور اس کا مونوگرام ایک حد تک اس کے رہبروں کے مقاصد کو نمایاں کرتا ہے۔ حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کا عالمی انقلاب بھی مخصوص مونوگرام رکھتا ہوگا اور اس پر شعار لکھا ہوگا، البتہ مونوگرام کے شعار کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے لیکن ایک بات سب میں مشترک ہے۔ وہ یہ کہ لوگوں کو حضرت کی اطاعت کی دعوت دے گا۔ (2)

---

(1) ابن حماد، فتن، ص ۹۵۔ عقدالدرر، ص ۱۴۵۔ سفارینی الوائح، ج ۲، ص ۱۱۔ ابن طاؤس، ملاحم، ص ٦٤۔ الصراطل امستقیم، ج ۲، ص ۲٦۲ (2) حاشیہ اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں۔

ابھی ہم اس سلسلے میں چند نمونے ذکر کرنے پر اکتفاء کرتے ہیں۔ (1)

ایک روایت میں ہے کہ حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے پرچم پر لکھا ہوگا: ''کان کھلا رکھو اور حضرت کی اطاعت کرو۔''

دوسری جگہ ملتا ہے کہ پرچم مہدی کا نعرہ اَلبَیعَةُ لِلّٰہِ ''بیعت خدا کے لیے ہے۔'' (2)

ج: قیام سے کائنات کی خوشحالی

روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کا قیام انسانوں کی خوشحالی کا باعث ہوگا، اور اس خوشحالی کا بیان مختلف طریقوں سے ہے۔ بعض روایتوں میں زبان اور آسمان والوں کی خوشی ہے، اور بعض میں مردوں کی خوشحالی مذکور ہے، ایک روایت میں قیام کے لیے لوگوں کے استقبال کا تذکرہ ہے۔ دوسری روایتوں میں مردوں کے زندہ ہونے کی آرزو کا تذکرہ ہے۔ یہاں پر اس کے چند نمونے ذکر کرتا ہوں۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

---

(1) اثبات الھداۃ، ج۲، ص ۵۸۲۔ بحار الانوار، ج۲، ص ۳۰۵

(2) ابن حماد، فتن، ص۹۸۔ ابن طاؤس، ملاحم، ص۶۷۔ القول المختصر، ص ۲۴۔ ینابیع المودۃ، ص ۴۳۵۔ الشیعه و الرجعه، ج۱، ص ۲۱۰

بقیہ حاشیہ پچھلے صفحہ کا

(2) حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے ابوحمزہ سے فرمایا: میں اہل بیت آل محمد کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ نجف میں وارد ہو رہے ہیں، اور جب نجف کے اندر پہنچیں گے تو رسول خداؐ کے پرچم کو لہرائیں گے، اور وہ پرچم جس طرح بدر میں کھلا تھا فرشتے نیچے آئے تھے اسی طرح حضرت کے لیے بھی نازل ہوں گے۔'' عیاشی، تفسیر، ج۱ ص ۱۰۳۔ نعمانی غیبۃ، ص ۳۰۸۔ کمال الدین، ج۲، ص ۶۷۲۔ تفسیر برھان، ج۱، ص ۲۰۹۔ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۲۶

''حضرت مہدیؑ کے قیام سے تمام اہل زمین و آسمان پرندے، درندے اور دریا کی مچھلیاں خوشحال و شاد ہوں گی۔'' (1)

اس سلسلے میں حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام فرماتے ہیں: ''اس وقت حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف ظہور کریں گے جب آپ کا نام مبارک خاص و عام کی زبان زد عام ہوگا اور لوگوں کے وجود حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے عشق سے سرشار ہوں گے، اس طرح سے کہ ان کے نام کے سوا کوئی اور نام نہ زبان زد ہوگا اور نہ یاد رہ جائے گا، اور ان کی دوستی سے اپنی روح کو سیراب کریں گے۔'' (2)

روایت میں یَشْرِبُوْنَ حُبَّہٗ کی تعبیر سے یعنی ''لوگ ان کی محبت سے اپنی پیاس بجھائیں گے۔''

حضرت سے ارتباط و تعلق کو خوشگوار پینے کے پانی سے تشبیہ دی گئی ہے۔ جسے لوگ الفت اور پوری رغبت سے پیتے ہیں، اور حضرت مہدیؑ کا عشق ان کے وجود میں نفوذ کر جائے گا۔

حضرت امام رضا علیہ السلام ظہور سے قبل کے تلخ حوادث اور فتنوں کو شمار کرتے ہوئے ظہور کے بعد فرج اور کشادگی کے بارے میں فرماتے ہیں:

''اس وقت لوگوں کو اس طرح فرج و سکون حاصل ہوگا کہ مُردے دوبارہ زندگی کی تمنا کریں گے۔'' (3)

---

(1) عقد الدرر، ص ۱۴۹،۸۴۔ البیان، ص ۱۱۸۔ حاکم مستدرک، ج ۴، ص ۴۳۱۔ الدر المنثور، ج ۶، ص ۵۰۔ نور الابصار، ص ۱۷۰۔ ابن طاؤس، ملاحم، ص ۱۴۲۔ احقاق الحق، ج ۱۳، ص ۱۵۰

(2) الحاوی للفتاوی، ج ۲، ص ۶۸۔ احقاق الحق، ج ۱۳ ص ۳۲۴

(3) خرائج، ج ۳، ص ۱۱۶۹۔ طوسی غیبۃ، ص ۲۶۸

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام اس سلسلے میں فرماتے ہیں:

''گویا میں منبر کوفہ کی بلندی پر قائم عجل اللہ فرجہ الشریف کو بیٹھا ہوا دیکھ رہا ہوں، اور وہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زرہ ڈالے ہوئے ہیں، اس وقت حضرت کے بعض حالات بیان فرمائے، اور اسی سلسلے کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا: کوئی مومن قبر میں نہیں بچے گا کہ اس کے دل میں خوشی و مسرت داخل نہ ہوئی ہو، اس طرح سے کہ مُردے ایک دوسرے کی زیارت کو جائیں گے، اور حضرت کے ظہور کی ایک دوسرے کو مبارکبادیں دیں گے۔''

بعض روایتوں میں تلك الفرجه الشريف کی لفظ آئی ہے یعنی برزخ کے باسیوں کے لیے حضرت کے ظہور سے کشائش پیدا ہوگی، اس نقل کے مطابق رہبری و انقلاب کی عظمت اس درجہ ہے کہ ارواح پر بھی اثر انداز ہوتی ہے۔

[اثبات الهداة، ج۳، ص ۵۳۰]

۹: محرومین کی نجات

اس میں کوئی شک نہیں کہ حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کا قیام عدالت کی برقراری اور انسانی سماج سے تمام محرومیت کی بیخ کنی ہے، اس حصے میں حضرت کے قیام وقت مظلوموں کے سلسلے میں جو آپ کا اقدام ہوگا کہ محروموں کی پناہ کا باعث ہوا اُسے بیان کریں گے۔

رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

''میری امت سے مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف ظہور کریں گے، خدا انھیں انسانوں کا ملجاء بنا کر بھیجے گا، اس زمانے میں لوگ نعمت اور آسائش میں زندگی گذاریں گے۔'' [عقد الدرر، ص ۱۶۷]

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فریادرسی کو کسی گروہ، ملت اور قوم وقبیلہ سے مخصوص نہیں کیا ہے، بلکہ کلمہ (ناس) کے ذریعہ تمام انسانوں کا نجات دہندہ جانا ہے، اس بناء پر ان کے ظہور سے پہلے شرائط کچھ ایسے ہو جائیں گے کہ دنیا کے تمام انسان ظہور کی تمنا کریں گے۔

جابر کہتے ہیں: حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا:

''حضرت مہدیؑ مکہ میں ظہور کریں گے اور خداوند عالم ان کے ہاتھوں سے سرزمین حجاز کو فرج عطا کرے گا، اور حضرت قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف بنی ہاشم کے تمام قیدیوں کو آزاد کردیں گے۔'' [1]

ابوارطات کہتا ہے:

حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف (مکہ سے) مدینہ کے لیے عازم ہوں گے، اور اسراء بنی ہاشم کو آزادی دلائیں گے، پھر کوفہ جائیں گے، اور بنی ہاشم کے اسراء کو آزاد کریں گے۔ [2]

شعرانی کہتا ہے:

''جب حضرت مہدی غرب کی سرزمین پر پہنچیں گے تو اُندلس کے لوگ ان کے پاس جا کے کہیں گے: اے حجۃ اللہ! جزیرہ اُندلس کی مدد کیجیے کہ وہاں کے لوگ اور جزیرہ تباہ ہوگیا ہے۔ [3]

---

[1] ابن حماد، فتن، ص ۹۵۔ ابن طاؤس، ملاحم، ص ٦٤۔ الفتاوی الحدیثیہ، ص ۳۱۔ القول المختصر، ص ۲۳

[2] ابن حماد، فتن، ص ۸۳۔ الحاوی للفتاوی، ج ۲، ص ٦٧۔ متقی ہندی، برہان، ص ۱۱۸۔ ابن طاؤس، ملاحم، ص ٦٤

[3] قرطبی، مختصر تذکرہ، ص ۱۲۸۔ احقاق الحق، ج ۱۳، ص ۲٦۰

۵ امامؑ کے قیام کے وقت عورتوں کا کردار

ظہور سے قبل اور بعد عورتوں کے کردار سے متعلق روایات کی چھان بین کرنے سے چند قابل توجہ باتیں سامنے آئی ہیں، اگر چہ بعض روایات کی رو سے، اکثر دجال کے پیرو یہود اور عورتیں ہوں گی۔ [1]

لیکن انھیں کے مقابل، مومنہ اور پاکدامن عورتیں بھی ہیں کہ اپنے عقیدہ کی حفاظت میں زیادہ سے زیادہ کوشاں رہیں گی، ظہور سے قبل کے حالات سے بہت متاثر ہیں، اور بعض عورتیں ثبات قدم اور مجاہدانہ قوت کی حامل ہوں گی وہ جہاں بھی جائیں گی لوگوں کو دجال کے خلاف جنگ کی تبلیغ کریں گی، اور دجال کی انسانی ہیئت کے خلاف ماہیت کو آشکار کریں گی۔

بعض روایتوں کے مطابق قیام کے وقت چار سو (۴۰۰) عورتیں امام کے ہمراہ ہوں گی، نیز ان کی اکثرت دوا دارو اور معالجہ میں مشغول ہوں گی، البتہ عورتوں کی تعداد کے بارے میں کہ قیام کے وقت کتنی ہوں گی اختلاف ہے، بعض روایتوں میں ۱۳ عورتوں کا نام ہے کہ ظہور کے وقت حضرت کے ساتھ ہوں گی، شاید یہ کہ عورتیں امام کی ابتدائی فوج میں ہوں، اور بعض روایات میں امام کی ناصر عورتوں کی تعداد سات ہزار آٹھ سو ذکر کی گئی ہے، اور وہ وہی عورتیں ہیں جو قیام کے بعد حضرت کے ہمراہ ہو کر حضرت کے کاموں میں مدد کریں گی۔

کتاب ''فتن'' میں ابنِ حماد سے نقل ہے کہ دجال کے خروج کے وقت مومنین کی تعداد ۱۲۰۰ ار ہزار مرد اور سات ہزار سات سو یا آٹھ سو عورتیں ہوں گی۔ [2]

---

[1] احمد مسند، ج ۲، ص ۷٦۔ فردوس الاخبار، ج ۵، ص ٤۲٤۔ مجمع الزوائد، ج ۷، ص ۱۵

[2] ابن حماد، فتن، ص ۱۵۱

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: ''حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام آٹھ سو مرد اور چار سو عورتوں کے درمیان نازل ہوں گے کہ وہ لوگ زمین کے رہنے والوں میں سب سے بہتر اور گذشتہ لوگوں میں صالح تر ہوں گے۔ (1)

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں:

''خدا کی قسم تین سو کچھ افراد آئیں گے جس میں ۵۰؍ عورتیں ہوں گی۔'' (2)

مفصل بن عمر کہتے ہیں کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ''حضرت قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے ہمراہ ۱۳ عورتیں ہیں۔''

میں نے عرض کیا: ''وہ کیا کریں گی اور ان کا کیا کردار ہوگا؟''

آپ نے فرمایا: ''زخمیوں کا مداوا، اور بیماروں کی تیمارداری کریں گی، جس طرح رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ تھیں۔''

میں نے کہا: ''۱۳؍ عورتوں کا نام بتایئے؟

آپ نے فرمایا: قنوا دختر رشید ہجری، ام ایمن، حبابہ والبیہ، سمیہ مادر عمار یاسر، زبیدہ، ام خالد احمسیہ، ام سعید حنفیہ، صیانۃ ماشطہ وام خالد جہنیہ (3)

کتاب ''منتخب البصائر'' میں دو عورتوں کا نام وتیرہ اور راحبشیہ بھی مذکور ہوا ہے کہ جو حضرت کے اصحاب و یاور میں ہوں گی۔ [بیان الائمہ، ج۳، ص۳۳۸]

• بعض روایتوں میں تنہا عورتوں کے ہمراہ ہونے پر اکتفاء کیا گیا ہے اور ان کی تعداد بیان نہیں کی گئی ہے۔

---

(1) فردوس الاخبار، ج۵، ص۵۱۵۔ کنز العمال، ج۱۴۔ ص۳۳۸۔ التصریح، ص۲۵۴

(2) عیاشی تفسیر، ج۱، ص۶۵۔ نعمانی غیبۃ، ص۲۷۹

(3) دلائل الامہ، ص۲۵۹۔ اثبات الهداة، ج۳، ص۷۵

تاریخی کتابوں میں عصرِ ظہور کی عورتوں کی ماضی کی تحقیق

مفصل ابن عمر کی روایت میں وضاحت کے ساتھ ان عورتوں کی تعداد جو حضرت قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف ساتھ ہوں گی، ۱۳۰/ذکر کی گئی ہے، لیکن اس تعداد میں بھی صرف ۹ عورتوں کے اسماء اور خصوصیات بیان کی گئی ہے۔

اور ان اسماء پر حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی تاکید نے مجھے مجبور کیا کہ ان کی سوانح حیات اور خصوصیات کی تحقیق کروں اور تحقیق کے بعد ایسے نکتے ملے جو امام کی تاکید کا قانع کنندہ جواب ہیں۔

ان میں سے ہر ایک لیاقت رکھتی ہیں لیکن ان میں سے اکثر نے دشمنانِ خدا سے جہاد کے موقع پر اپنی صلاحیت کو ظاہر نہیں کیا۔ ان میں سے بعض جیسے صیانہ جو چند شہیدوں کی ماں تھیں، اور خود بھی جانسوز حالت میں شہید ہوئیں، اور دوسری سمیہ ہیں، جنھوں نے اسلامی عقیدہ کی دفاعی راہ میں سخت شکنجوں کو برداشت کیا، اور آخر دم تک اپنے عقیدہ کا دفاع کرتی رہیں، انھیں میں ام خالد ہیں، جنھوں نے تندرستی کی نعمت کو قالبِ اسلام کی حفاظت میں گنوادی اور جانباز بنیں، انھیں میں زبیدہ خاتون ہیں جنھیں دنیا کی چمک دمک اور مادی زرق و برق نے اسلام سے منحرف نہیں کیا، بلکہ برعکس ہوا کہ ان امکانات سے عقیدہ کی راہ میں استفادہ کیا، اور حج برپا کرنے کے لیے جو اسلامی مظاہر اور دینی ارکان میں سے ایک ہے مدد کی، اور بعض دوسری خاتون نے

امت اسلامی کے عظیم رہبر کی خدمت اور دایہ کا افتخار حاصل کیا، اور معنویت سے خود کو اتنا آراستہ کیا کہ زبان زد خاص و عام ہو گئیں اور کچھ شہداء گھرانوں سے تعلق رکھتی ہیں جنھوں نے نیم جان جسموں کو اُٹھایا اور ان سے باتیں کی ہیں۔

ہاں، یہ وہ دل سوختہ ہیں جنھوں نے ہدایت کے فریضہ کی انجام دہی سے ثابت کیا کہ حکومت اسلامی کے وزنی بار کے ایک کونہ کا تحمل کیا جا سکتا ہے۔

اب بعض کا تعارف کراتا ہوں۔

① صیانہ

کتاب ''خصائص فاطمیہ'' میں آیا ہے:

حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کی حکومت میں ۱۳ عورتیں زخمیوں کا معالج کرنے کے لیے زندہ کی جائیں گی، اور دنیا میں دوبارہ واپس آئیں گی۔ ان میں سے ایک صیانہ ہیں جو حضرت حزقیل کی بیوی، اور فرعون کی بیٹی کی آرائش گر تھیں، آپ کے شوہر حزقیل فرعون کے چچازاد بھائی اور خزانہ کے مالک تھے اور اس کے بقول حزقیل اور خاندانِ فرعون کے مومن ہیں اور اپنے زمانے کے پیغمبر حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لائے۔ ✦

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

''شب معراج مکہ معظمہ اور مسجد اقصیٰ کی سیر کے درمیان اچانک ایک خوشبو میرے مشام سے ٹکرائی، جس کے مانند کبھی ایسی بو محسوس نہیں کی تھی، جبرئیل سے پوچھا کہ یہ خوشبو کیسی ہے؟

جبرئیل نے کہا: اے رسولِ خدا! حزقیل کی بیوی حضرت موسیٰ بن عمران پر

✦ ریاحین الشریعہ، ج۵، ص۱۵۲۔ خصائص فاطمیہ، ص۳۴۳

ایمان تو لائی تھی لیکن اسے پوشیدہ رکھے ہوئے تھی، اس کا کام فرعون کے حرم سرا میں آرائش کرنا تھا۔

ایک روز وہ فرعون کی بیٹی کو آرائش کرنے میں مشغول تھی کہ اچانک کنگھی اس کے ہاتھ سے چھوٹ گئی اور بے اختیار اس نے کہا: بسم اللہ

فرعون کی بیٹی نے کہا: کیا تم میرے باپ کی تعریف کر رہی ہو؟

اس نے کہا: نہیں بلکہ میں اس کی تعریف کر رہی ہوں جس نے تمہارے باپ کو پیدا کیا ہے، اور وہی اسے نابود کرے گا۔

فرعون کی بیٹی تیزی سے اپنے باپ کے پاس گئی اور کہنے لگی: جو عورت ہمارے گھر میں آرائش گر ہے، موسیٰ پر ایمان رکھتی ہے۔

فرعون نے اسے بلایا اور کہا: کیا تم میری خدائی کی معترف نہیں ہو؟

صیانہ نے کہا:

ہرگز نہیں، میں حقیقی خدا سے دوری اختیار کر کے تمہاری پوجا نہیں کروں گی، فرعون نے حکم دیا، کہ تنور روشن کیا جائے، جب تنور سرخ ہو گیا تو اس نے حکم دیا کہ اس کے تمام بچوں کو اس کے سامنے آگ میں ڈال دیا جائے۔

جس وقت اس کے شیر خوار بچے کو جو اس کی گود میں تھا لے کر آگ میں ڈالنے لگے، صیانہ کا حال برا ہو گیا، اور سوچا کہ زبان سے دین سے برأت و بیزاری کر لیں اچانک خدا کے حکم سے، بچہ گویا ہوا اور بولا:

اصبری یا امه انك علی الحق

"مادر گرامی! صبر کیجئے آپ حق پر ہیں۔"

فرعون نے اس عورت کو بچے سمیت آگ میں ڈال دیا اور اس کی خاک کو اس

زمین پر ڈال دیا لہٰذا قیامت تک اس زمین سے خوشبو، آتی رہے گی...''

[منہاج الدموع، ص۹۳]

وہ ان عورتوں میں سے ہے جو زندہ ہو کر دنیا میں آئے گی اور حضرت مہدیؑ کے ہم رکاب اپنا وظیفہ انجام دے گی۔

۲ ام ایمنؓ

آپ کا نام برکہ ہے آپ حضرت رسولِ خداؐ کی کنیز تھیں جو والد بزرگوار، حضرت عبداللہ سے انھیں میراث میں ملی تھیں اور رسولِ خداؐ کی خدمت گذار تھیں۔ [1]

حضرت انھیں ماں کہتے تھے کہ یہ میرے باقی اہل بیت میں ہیں۔

وہ اپنے شوہر عبید خزرجی سے ایک فرزند رکھتی تھیں، اس لیے ام ایمن نام تھا، ایمن ایک مجاہد اور مہاجر تھا جو جنگ حنین میں شہید ہوا۔

ام ایمن وہ شخصیت ہیں کہ جب مکہ و مدینہ کے راستے میں ان پر پیاس کا غلبہ ہوا، اور ہلاکت سے قریب ہوئیں تو آسمان سے پانی کا ڈول آیا، اسے پیا۔ اس کے بعد پھر کبھی پیاسی نہ لگی۔ [2]

انہوں نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحلت کے وقت بہت گریہ کیا، جب ان سے رونے کا سبب پوچھا گیا تو جواب دیا: خدا کی قسم مجھے معلوم تھا کہ رحلت کریں گے، لیکن گریہ اس بات کا ہے کہ وحی منقطع ہوگئی۔ [تنقیح المقال، ج۳، ص۷۰]

اور انھیں حضرت فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا نے فدک کے مسئلہ میں شاہد کے عنوان سے بھی پیش کیا تھا۔ آخر کار عثمان کی خلافت کے دور میں انتقال کر گئیں۔

---

[1] تاریخ طبری، ج۲، ص۷۔ حلبی سیرہ، ج۱، ص۵۹

[2] عبدالرزاق، مصنف، ج۴، ص۳۰۹۔ الاصابہ، ج۴، ص۴۳۲

۳ زبیدہ

آپ ہارون رشید کی بیوی اور شیعیان اہلِ بیتؑ میں سے تھیں۔ جب ہارون ان کے عقیدہ سے آگاہ ہوا تو قسم کھائی کہ اسے طلاق دے دے۔ آپ نیک کاموں سے معروف تھیں، وہ اس زمانے میں جب شہر مکہ میں ایک مشک پانی کی قیمت ایک دینار سونا تھی، تو انہوں نے حجاج اور شاید تمام مکہ والوں کو سیراب کیا۔ انہوں نے پہاڑ اور دروں کو کھدوا کر حرم کے باہر ۱۰ ؍میل فاصلہ سے پانی حرم میں لائیں۔ زبیدہ کی ۱۰۰ کنیزیں تھیں، اور ساری کی ساری حافظِ قرآن اور ہر ایک کا وظیفہ تھا کہ ایک دہم قرآن پڑھیں، اس طرح سے کہ رہائشی مکان تک قرآن کی آواز جائے۔

[وھی، ص ۷۸]

۴ سمیہ

اعلان بعثت کے بعد آپ ساتویں فرد ہیں جو اسلام سے متمسک ہوئیں، اسی وجہ سے ان کو بدترین شکنجہ دیا گیا، جب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گذر عمارؓ اور ان کے والدین کی طرف سے ہوتا اور دیکھتے کہ مکہ کی گرمی میں تپتی زمین پر شکنجہ دیا جارہا ہے تو فرماتے تھے:

"اے خاندانِ یاسر! صبر کرو، اور یہ جان لو کہ تمہاری منزل موعود، جنت ہے۔"

نتیجہ کے طور پر آپ ابوجہل نابکار کے خونی نیزہ سے شہید ہوگئیں۔ یہ اسلام کی پہلی شہیدہ خاتون ہیں۔ [اسد الغابہ، ج ۵، ص ۴۸۱]

۵ ام خالد

جب عراق کے حاکم یوسف بن عمر نے زید بن علی کو شہر کوفہ میں شہید کیا تو ام خالد

کا ہاتھ شیعہ ہونے اور قیام زید کی طرف مائل ہونے کے جرم میں کاٹ ڈالا گیا۔

ابوبصیر کہتے ہیں: میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں تھا کہ ام خالد کٹے ہوئے ہاتھ لیے آئیں۔

حضرت نے کہا: اے ابوبصیر! ام خالد کی بات سننے کے خواہش مند ہو؟

میں نے عرض کیا: ہاں، اور اس سے مجھے مسرت ہوگی، ام خالد حضرت کے قریب ہوگئیں۔ بات کرنے لگیں، میں نے انھیں نہایت ہی فصیح و بلیغ پایا، حضرت نے بھی ولایت کے مسئلہ اور دشمنوں سے براءت کے موضوع پر بات کی۔ (۱)

حبابۂ والبیہ

شیخ طوسی رحمۃ اللہ علیہ نے انھیں امام حسن علیہ السلام کے اصحاب میں شمار کیا ہے، اور ابن داود نے امام حسن، حسین، سجاد اور باقر علیہم السلام کے اصحاب میں شمار کیا ہے اور بعض دیگر افراد نے امام رضا علیہ السلام تک آٹھ معصوم امام اصحاب میں شمار کیا ہے۔

اسی طرح کہا گیا ہے کہ حضرت امام رضا علیہ السلام نے اپنے شخصی لباس میں انھیں کفن دیا ہے، آپ کی عمر وفات کے وقت ۲۴۰ سال تھی۔ آپ دو مرتبہ جوان ہوئی ہیں۔ ایک بار حضرت امام سجاد علیہ السلام کے معجزہ سے اور دوسری بار آٹھویں امام کے معجزہ سے وہی خاتون ہیں کہ آٹھویں معصوم امام نے ان کے ہمراہ جو پتھر تھا اس پر اپنی انگوٹھی سے نقش کیا ہے۔ [تنقیح المقال، ج۳، ص۷۵]

حبابۂ والبیہ کہتی ہیں: میں نے امیر المومنین علیہ السلام سے عرض کیا: ''خدا آپ پر رحمت نازل کرے، امامت کی دلیل کیا ہے؟''

حضرت نے جواب دیا: ''اس سنگریزہ کو میرے پاس لاؤ۔''

 معجم رجال الحدیث، ج۱۴، ص۲۳، ۱۰۸، ۱۷۶۔ ریاحین الشریعہ، ج۳، ص۳۸۱

میں اسے حضرت کی خدمت میں لائی؟

حضرت امام علی علیہ السلام نے اپنی انگوٹھی سے اس پر مہر کی اس طرح سے کہ اس پتھر پر نقش ہو گیا اور مجھ سے کہا: ''اے حبابہ! جو بھی امامت کا مدعی ہو اور اس پر میری طرح مہر کر دے تو وہ امام اور اس کی اطاعت واجب ہے۔ امام وہ شخص ہے جو کچھ جاننا چاہے وہ جان لیتا ہے۔''

پھر میں اپنے کام میں مشغول ہو گئی، اور حضرت امام علی علیہ السلام رحلت کر گئے، تو پھر حضرت امام حسن علیہ السلام کے پاس آئی، جو حضرت علیؑ کے جانشین تھے، اور لوگ ان سے سوال کر رہے ہیں۔

جب مجھے دیکھا تو کہا: ''اے حبابۂ والبیہ!''

میں نے کہا: حاضر ہوں اے میرے سید و سردار!

آپ نے کہا: ''جو تمہارے پاس ہے لے آؤ۔''

میں نے اس سنگریزہ کو حضرت کو دیا۔ آنحضرت نے حضرت امام علی علیہ السلام کے مانند اپنی انگوٹھی سے مہر کی۔ اس طرح سے کہ مہر کی جگہ نقش ہو گیا۔

پھر میں حضرت امام حسین علیہ السلام کی خدمت میں آئی، جب کہ وہ مسجد رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں تھے، مجھے اپنے پاس بلایا، اور خوش آمدید کہا، اور فرمایا: جو تم چاہتی ہو اس کی دلیل موجود ہے۔ ''کیا تم علامت امامت چاہتی ہو؟''

میں نے کہا: ہاں میرے آقا!

آپ نے کہا: ''جو تمہارے پاس ہے لے آؤ۔''

میں نے وہ سنگریزہ انھیں دیا، تو انہوں نے انگوٹھی سے اس پر نقش کر دیا۔

حضرت امام حسین علیہ السلام کے بعد حضرت امام سجاد علیہ السلام کی خدمت میں

پہنچی، جب کہ اتنی ضعیف ہوچکی تھی کہ میرے بدن میں رعشہ غالب تھا، اس وقت ۱۱۳ر سال کی تھی۔ آنحضرت رکوع و سجود میں تھے، اس لیے میری طرف توجہ نہیں کی۔ میں امامت کی نشانی دریافت کرنے سے مایوس ہوگئی۔ آنحضرت نے اپنی انگلی سے میری طرف اشارہ کیا۔ ان کے اشارہ سے میری جوانی پلٹ آئی۔

میں نے کہا: ''اے آقا! دنیا کا کتنا حصہ گذر چکا ہے اور کتنا باقی بچا ہے؟''

آپ نے کہا: گذشتہ کے متعلق، میں نے کہا: ہاں اور جو بچا ہے اس کے متعلق نہیں۔ یعنی ہمیں گذشتہ کا علم ہے آئندہ غیب ہے خدا کے علاوہ کوئی نہیں جانتا، یا یہ کہ مصلحت نہیں کہ ہم بتائیں۔

اس وقت مجھ سے کہا: ''جو تمہارے پاس ہے اسے لے آؤ۔''

میں نے حضرت کو سنگریزہ دیا۔ حضرت نے اس پر مہر کی پھر کچھ زمانے کے بعد حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں آئی۔ آنحضرت نے بھی اس پر مہر کی۔ اس کے بعد حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس آئی تو آپ نے بھی اس پر مہر کی۔ پھر سالوں گذرنے کے بعد امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی خدمت میں شرفیاب ہوئی۔ آنحضرت نے بھی اس پر مہر کیا۔ اس کے بعد حضرت امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں پہنچی تو آنحضرت نے بھی اس پر نقش کیا اس کے بعد، نو ماہ زندہ رہیں۔

[کافی، ج۱، ص۳٦٤۔ تنقیح المقال، ج۳، ص۷٥]

۴ قنوا دختر رشید ہجری

اگر چہ آپ کی خصوصیات شیعہ و سنی کتابوں میں مذکور نہیں ہیں۔ اصطلاحاً مہمل ہے۔[اعیان الشیعہ، ج۳۲، ص٦]

لیکن باپ کی اسیری ابن زیاد کے ہاتھوں ان کی شہادت کا قصہ خود ہی بیان کرتی

ہیں، عقیدہ میں پختگی، اسلام میں پائیداری وشیعت سے لگاؤ اور حضرت امام علی علیہ السلام سے محبت آشکار ہو جاتی ہے۔

ابو حیان بجلی کہتا ہے: میں نے رشید ہجری کی بیٹی قنوا سے پوچھا: تم نے اپنے باپ سے کون سی روایت یا حدیث سنی ہے؟

اس نے کہا: میرے باپ نے حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام سے نقل کیا ہے:

آنحضرت نے فرمایا: ''اے رشید! تمہارا صبر کیسا ہوگا؟''

جب بنی امیہ کا منہ بولا بیٹا (ابن زیاد) تمہیں اپنے پاس بلائے اور دونوں ہاتھ پاؤں اور زبان قطع کر ڈالے؟

میں نے کہا: آیا اس کا نتیجہ جنت ہے؟

آپ نے کہا: ''اے رشید! تم دنیا وآخرت میں ہمارے ساتھ ہو۔''

قنوا کہتی ہیں: خدا کی قسم کچھ دن بعد ابن زیاد نے میرے باپ کو بلایا اور ان سے کہا: علیؑ سے بیزاری کرو، لیکن انھوں نے کبھی ایسا نہیں کیا، ابن زیاد نے کہا: تمہارے قتل کی کیفیت علیؑ نے کیسے بیان کی؟

میرے باپ نے جواب دیا: میرے دوست علیؑ نے مجھے اس طرح بتایا ہے کہ تم مجھے علی سے بیزاری کرنے کے لیے بلاؤ گے لیکن میں تمہاری مراد پوری نہیں کروں گا۔ پھر میرے دونوں ہاتھ، پاؤں اور زبان کاٹ ڈالو گے۔

ابن زیاد نے کہا: قسم خدا کی علیؑ کی پیش گوئی کے خلاف تمہارے حق میں کروں گا۔ اس وقت حکم دیا کہ ان کے دونوں ہاتھ، پاؤں کٹ دیئے جائیں اور زبان سالم چھوڑ دی جائے۔

قنوا کہتی ہیں: میں نے اپنے باپ کو کاندھے پر اُٹھایا اور راستے میں پوچھا:
''اے بابا! آیا درد کا احساس کرتے ہیں؟''

انہوں نے کہا: نہیں صرف اتنا ہی جتنا مجھے مجمع کے دباؤ سے ہوتا ہے، جب ہم اپنے باپ کو اُٹھا کر ابن زیاد کے محل سے خارج ہوئے، تو لوگ ان کے پاس جمع ہو گئے۔ میرے باپ نے موقع سے فائدہ اُٹھایا اور کہا: قلم، دوات اور کاغذ لے آؤ تا کہ میں تمہیں حادثات کی خبر دوں، لیکن جب یہ خبر ابن زیاد کو پہنچی تو اس نے زبان قطع کرنے کا حکم دیا اور میرے باپ اسی شب شہید ہو گئے۔ ✧

✧ اختیار معرفة الرجال، ص۷۵۔ شرح حال رشید: تنقیح المقال، ج۱ ص۴۳۱ اور ج۳ ص۸۲۔ معجم رجال الحدیث، ج۷، ص۱۹۰۔ اعیان الشیعه، ج۳۲۔ ص۶۔ سفینة البحار، ج۵۲، ص۳۵۷۔ ریاحین الرشیعه، ج۵، ص۴۰

پیغمبر اسلامؐ کے زمانے میں عورتوں کا کردار

اس بات پر نظر کرتے ہوئے کہ عورتوں کا حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کی حکومت میں وہی کردار ہوگا جو صدر اسلام میں تھا، مختصر طور پر، اُس زمانہ میں عورتوں کے کردار کے بارے میں بحث کرتے ہیں۔ اگر چہ روایت میں اشارہ ہوا ہے کہ:

يُدَاوِينَ الْجَرحىٰ ويَقمَن عَلَى الْمَرضىٰ

''زخمیوں کا مداوا اور بیماروں کی تیمارداری کریں گی۔''

لیکن شاید زمانہ پیغمبرؐ میں عورتوں کی خدمات کا سب سے بہتر نمونہ ہو، اس لیے کہ وہ اس کے علاوہ بھی فعالیت کرتی تھیں۔ وہی کردار حضرت مہدیؑ کے زمانہ میں ادا کریں گی۔

عورتیں پیغمبرؐ کے ساتھ جنگوں میں دوسرے وظائف کی بھی ذمہ دار تھیں جیسے سپاہیوں کو کھانا پانی پہنچانا، ان کا کھانا پکانا، سامان کی حفاظت کرنا، دواؤں کا انتظام کرنا، اسلحوں کی تعمیر، اہم خبروں کا پہنچانا، شہداء کو منتقل کرنا، دفاعی جنگوں میں شرکت، سپاہیوں کو محاذ جنگ پر جانے کی تشویق دلانا، جنگ میں حوصلہ افزائی کرنا۔

حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے زمانے کی عورتوں کی، عصر پیغمبر کی عورتوں سے تشبیہ دینا ہمیں اس بات پر آمادہ کرتی ہے کہ صدر اسلام میں ان کی فعالیت اور کارکردگی کا بھی ذکر کریں گے۔

بعض وہ عورتیں جو اہم کردار ادا کر رہی تھیں

① ام عطیہ: انھوں نے سات غزوں میں شرکت کی اور ان کی من جملہ خدمات میں زخمیوں کا مداوا کرنا بھی ہے۔ [ابو عوانہ، مسند، ج ٤، ص ٣٣١]

ام عطیہ کہتی ہیں: میرے تمام کاموں میں ایک کام سپاہیوں کے سامان کی حفاظت کرنا تھا۔ [واقدی، مغازی، ج ١، ص ٢٧٠]

② ام عمارہ، (نسیبہ): جنگ احد میں ان کی رہنمائی اس درجہ تھی کہ پیغمبرؐ کے نزدیک تعریف اور تشکر کے قابل بنی۔ [کنز العمال، ج ٤، ص ٣٤٥]

③ ام ابیہ: یہ ان چھ عورتوں میں سے ایک تھیں جو قلعہ خیبر کی راہی ہوئیں۔

پیامبر نے ان سے کہا: کس کے حکم سے یہاں آئی ہو؟

ام ابیہ کہتی ہیں: جب ہم نے رسولؐ کو غضبناک دیکھا تو کہا: ہم کچھ دواؤں کے ساتھ زخمیوں کا مداوا کرنے یہاں آئے ہیں۔

اس وقت حضرت ہمارے وہاں رکنے پر آمادہ ہو گئے اور اس جنگ میں ہمارا کام زخمیوں کا مداوا اور ان کا کھانا پکانا تھا۔

④ ام ایمن: جنگوں میں زخمیوں کا مداوا کرتی تھیں۔ [الاصابہ، ج ٤، ص ٤٣٣]

⑤ حمنہ: انہوں نے زخمیوں تک پانی پہنچایا اور ان کا مداوا کیا یہ وہ خاتون ہیں جو کہ جنگ میں شوہر، بھائی اور ماموں سے محروم ہو گئیں۔ [ابن سعد طبقات، ج ٨، ص ٢٤١]

⑥ ربیعہ معوذ کی بیٹی: زخمیوں کا مداوا کرتی تھیں۔

[اسد الغابہ، ج ٥، ص ٤٥١۔ بخاری صحیح، ج ١٤، ص ١٦٨]

وہ کہتی ہیں ہم رسول خداؐ کے ساتھ جنگ کے لیے روانہ ہوئے اور شہداء کو مدینہ منتقل کیا۔

⑦ ام زیاد: آپ ان چھ عورتوں میں ہیں جو جنگ خیبر میں زخمیوں کے مداوا کے لیے گئیں۔ [الاصابہ، ج ٤، ص ٤٤٤]

⑧ امیہ قیس کی بیٹی: ہجرت کے بعد مسلمان ہوئی اور کہتی ہیں: بنی غفار کی عورتوں کے ہمراہ رسول خداؐ کی خدمت میں گئی اور ان سے عرض کیا: ہم چاہتے ہیں کہ آپ کی خدمت میں زخمیوں کا علاج اور سپاہیوں کی مدد کرنے کے لیے خیبر کی سمت جائیں۔

رسول خداؐ نے خوشی سے کہا: ''اللہ کی عنایتوں کے ساتھ جاؤ۔''

[اسدالغابہ، ج ٥، ص ٤٠٥]

⑨ لیلائے غفاریہ فرماتی ہیں: میں رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ زخمیوں کا مداوا کرنے جنگ میں گئی۔ [نقش زنان در جنگ، ص ٢٢]

⑩ ام سلیم: جنگ اُحد میں سپاہیوں کو پانی پہنچاتی تھیں اور حاملہ ہونے کے باوجود، جنگ حنین میں شریک ہوئیں۔ [ابن سعد، طبقات، ج ٨، ص ٤٢٥]

⑪ معاذہ غفاریہ: بیماروں کی تیمارداری اور زخمیوں کا علاج کرتی تھیں۔

[اعلام النساء، ج ٥، ص ٦١]

⑫ ام سنان اسلمیہ: آپ نے جنگ خیبر میں جاتے وقت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا: میں بھی آپ کے ساتھ چلنا چاہتی ہوں، اور جنگ کے دوران زخمیوں کا معالجہ، بیماروں کا مداوا، اور سپاہیوں کی مدد کروں گی اور ان کے سامان کی حفاظت اور سپاہیوں کو پانی پہنچاؤں گی، رسولِ خداؐ نے کہا: ''مناسب ہے کہ تم ہماری بیوی ام سلمہ کے ساتھ ہو جاؤ۔'' [ریاحین الشریعہ، ج ٣، ص ٤١٠]

⑬ فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا: محمد بن مسلمہ کہتا ہے جو عورتیں جنگ اُحد میں پانی

تلاش کر رہی تھیں اور وہ چودہ تھیں ۔[واقدی، مغازی، ج۱،ص۲۴۹]

اور ان چودہ (۱۴) خواتین میں حضرت فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا بھی تھیں، عورتیں کھانا، پانی اپنی پشت پر اُٹھا کر لاتی تھیں اور زخمیوں کا علاج کرتی تھیں اور انھیں پانی پلاتی تھیں ۔[واقدی، مغازی، ج۱،ص۲۴۹]

⑭ ام سلط : عمر ابن خطاب کہتے ہیں: ام سلط جنگ اُحد میں پانی کی مشک اُٹھا کر لاتی اور جنگی ساز وسامان کی تعمیر میں مشغول رہتی تھیں۔

[بخاری، صحیح، ج۱۲،ص۱۵۳]

⑮ نسیبہ : آپ اپنے شوہر اور دو بچوں کے ہمراہ جنگ اُحد میں شریک ہوئیں، پانی کی مشک اُٹھاتی تھیں، اور زخمیوں کو سیراب کرتی تھیں، جب جنگ اپنے شباب پر چھڑی تو یہ خود بھی جنگ میں شریک ہوگئیں، اور تلوار اور نیزوں کے بارہ زخم کی متحمل ہوئیں ۔[واقدی، مغازی، ج۱،ص۲۶۸]

⑯ انیسہ: جنگ اُحد کے موقع پر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں مشرف ہوئیں اور کہا: اے رسول خداؐ میرا بیٹا عبد اللہ بن سلمہ جنگ بدر میں شریک ہوا، اور احد میں شہید ہوگیا، میں چاہتی ہوں کہ اسے مدینہ لے جاؤں، اور وہاں اسے دفن کروں، تا کہ اس کا مزار میرے گھر سے قریب رہے، اور اس سے اُنس حاصل کروں، رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے اجازت دے دی۔ انیسہ نے اپنے بیٹے کے پاکیزہ جسم کو مجدر بن زیاد نامی دوسرے شہید کے ساتھ ایک عبا میں لپیٹا اور انھیں اونٹ پر رکھ کر مدینہ لے گئیں۔ (۱)

یہ عورتوں کی مختصر سی اسلامی محاذ پر رسول خداؐ کے ہم رکاب فعالیت ہے، اور یہ

---

(۱) [اسد الغابہ، ج۵،ص۴۰۶۔ حجۃ الاسلام محمد جواد طبسی نقش زنان۔ ملاحظہ ہو

عورتوں کی فوجی ہمراہی اور پشت پناہی اس لیے تھی کہ جنگجو سپاہیوں کا دشمن کے مقابل زیادہ سے زیادہ استفادہ ہو، حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے زمانے میں بھی وہی کردار ادا کریں گی جو رسول اللہؐ کے زمانے میں تھا، اس زمانے میں اس سے پہلے عورتیں مختلف فعالیت انجام دیتی تھیں۔ دجال کے خلاف تبلیغ، لوگوں کو اس سے محفوظ رکھنا، ان کے من جملہ وظیفوں میں ہے۔

ابو سعید خدری کہتے ہیں: دجال جہاں بھی جائے گا اس سے پہلے لـــــئیبة (طیبة) نامی خاتون وہاں پہنچ جائے گی اور لوگوں سے کہے گی: تمہاری طرف دجال آ رہا ہے، لہٰذا تم لوگ ہوشیار رہو گے اور انجام سے باخبر!

[ابن حماد، ص۱۵۱۔ کنزالعمال، ج۱۴، ص۶۰۲]

دوسری فصل

رہبر قیام

انقلاب اور حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے قیام سے متعلق ہم گفتگو کر چکے ہیں۔ اب اس فصل میں آپ کے جسمی اور اخلاقی خصوصیات و کرامات کے بارے میں گفتگو کریں گے۔

ا: جسمی خصوصیات

① عمر اور چہرہ: حصین کا بیٹا عمران کہتا ہے کہ میں نے رسول خداؐ سے کہا: اس شخص (مہدی) کا مجھے تعارف کرائیے، اور ان کے کچھ حالات بیان کیجئے۔

رسولِ خداؐ نے فرمایا:

وہ میری اولاد میں سے ہے، ان کا جسم اسرائیل کے مردوں کے مانند سخت اور سڈول ہے۔ میری امت کی مصیبت کے وقت قیام کرے گا۔ ان کے چہرے کا رنگ عربوں سے مشابہ ہے۔ اس کا قیافہ چالیس ۴۰ رمرد کے مانند ہوگا۔ صورت چاند کے ٹکڑے کے مانند چمکتی ہوگی۔ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا، جبکہ ظلم وستم سے بھری ہوگی۔ بیس سال تک حکومت کی باگ ڈور اپنے ہاتھ میں لے گا اور تمام کفار ممالک مانند قسطنطنیہ و روم و ... پر قبضہ جمائے گا۔ [ابن طاؤس، ملاحم، ص۱۴۲]

حضرت امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں:

''خداوند متعال حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کی عمر غیبت کے

زمانے میں طولانی کر دے گا۔ اس کے بعد اپنی قدرت کاملہ سے ان کے چہرے کو چالیس سال سے کم سالہ جوان کی مانند بنائے گا۔'' (1)

امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

''جب حضرت قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف ظہور کریں گے تو لوگ انکار کریں گے اور کوئی ان کا پاس ولحاظ نہیں کرے گا۔'' سوائے ان لوگوں کے جن سے خداوند عالم نے عالم ارواح میں۔'' [سورۂ اعراف: آیت ۱۷۲]

عہد وپیمان لیا ہو، وہ ایک مکمل اور کامیاب اور معتدل انداز میں آئے گا۔[احقاق الحق، ج۱۹، ص۶۵۴]

حضرت امیر المومنین علیہ السلام فرماتے ہیں:

''جب مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ قیام کریں گے تو آپ کا ۳۰ر اور ۴۰ر سال کے درمیان ہوگا۔'' (2)

مروی کہتا ہے میں نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے عرض کیا: ''ظہور وقیام کے وقت آپ کے قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ کی کیا علامت ہے؟''

امامؑ نے فرمایا: ''علامت یہ ہے کہ عمر تو زیادہ ہے لیکن چہرے سے جوان ہوں گے، اور اتنا جوان ہوں گے کہ دیکھنے والے کہیں گے کہ ۳۰ یا ۴۰ر سال کے ہیں۔ (3)

دوسری علامت یہ ہے کہ زمانے کی آمد ورفت اسے بوڑھا نہیں بنا سکے گی مگر یہ کہ ان کو موت آجائے۔

---

(1) كمال الدين، ج١، ص٣١٥۔ كفاية الأثر، ص٢٢٤۔ اعلام الورى، ص٤٠١۔ الاحتجاج، ص٢٨٩

(2) نعمانی غيبة، ص١٨٨۔ عقد الدرر، ص٤١۔ بحار الانوار، ج٥٢۔ ص٢٨٧۔ ينابيع المودة ص٤٩٢

(3) كمال الدين، ج٢، ص٦٥٢۔ اعلام الورى، ص٣٤٥۔ خرائج، ج٣، ص١١٧٠۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

''یقیناً ولی خدا ۱۲۰ ر سال جناب ابراہیم علیہ السلام کی طرح عمر کریں گے، لیکن چہرہ اور رخسار ۳۰ یا ۴۰ ر سالہ جوان کی طرح ہوگا۔''

مرحوم مجلسیؒ فرماتے ہیں: شاید اس سے مراد حکومت اور سلطنت کی مدت ہو یا یہ کہ حضرت کی عمر اتنی ہی تھی، اور لیکن اسے خداوند عالم نے طولانی کر دیا ہے۔

لفظ ''موفق'' سے مراد اعضاء کا معتدل اور متناسب ہونا ہے۔ اس سے کنایہ یہ ہے کہ (درمیانی سن کے ہوں گے) یا آخر عمر میں ایک جوان کی طرح ہیں۔

[بحار الانوار، ج۵۲۔ ص۲۸۳]

ظہور کے وقت آپ کے سن کے بارے میں دیگر اقوال بھی پائے جاتے ہیں،

ارطات کہتا ہے: حضرت مہدیؑ ۶۰ سال کے ہیں۔ [بحار الانوار، ج۵۲۔ ص۲۸۳]

ابن حماد کہتا ہے: ''حضرت مہدیؑ ۱۸ ر سالہ ہیں۔

[ملاحم، ابن طاؤس، ص۷۳۔ کنز العمال، ج۱٤، ص۵۷٦

۴ جسمی خصوصیات ابوبصیر کی زبانی

ابوبصیر کہتے ہیں: میں نے حضرت امام جعفر صادقؑ سے عرض کی کہ میں نے آپ کے والد بزرگوار سے سنا ہے کہ امام زمانہؑ کا سینہ کشادہ اور شانے چوڑے ہوں گے؟

حضرت نے کہا: اے ابومحمد! میرے والد نے رسولِ خداؐ کی زرہ پہنی تو انھیں بڑی ہو رہی تھی اور اتنی بڑی کہ زمین سے خط کھینچ رہی تھی۔ میں نے بھی اسے پہنا تو مجھے بھی بڑی ہوئی، لیکن وہی زرہ حضرت قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے جسم پر بالکل رسول خداؐ کے جسم کی طرح مناسب ہوگی، اور اس زرہ کا نچلا حصہ کوتاہ ہے اس طرح سے کہ ہر دیکھنے والا گمان کرے گا کہ اسے موڑ دیا گیا ہے۔ [ابن حماد، فتن، ص۱۰۲]

صلت کے بیٹے ریان کہتے ہیں کہ میں نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے عرض کیا: ''کیا آپ صاحب امر ہیں؟''

آپ نے کہا: میں امام اور صاحبِ امر ہوں، لیکن نہ وہ صاحب امر جو زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا، جبکہ ظلم وستم سے بھر چکی ہوگی۔ میں کس طرح وہ صاحب امر ہوں گا جب کہ میرے جسم کی ناتوانی دیکھ رہے ہو؟

حضرت قائمؑ وہ ہیں جب ظہور کریں گے تو بوڑھوں کی عمر ہوگی لیکن صورت جوانوں کی سی ہوگی۔ قوی اور تندرست جسم کے مالک ہوں گے کہ اگر کسی بڑے سے بڑے درخت پر ہاتھ مار دیں گے تو وہ جڑ سے اکھڑ جائے گا، اور اگر پہاڑوں کے درمیان آواز دیں گے تو چٹان چیخ جائیں گے، اور پہاڑ نیز اپنی جگہ چھوڑ دیں گے۔ جناب موسیٰ علیہ السلام کا عصا اور حضرت سلیمانؑ کی انگوٹھی ان کے ساتھ ہوگی۔'' (1)

ب: اخلاقی کمالات

حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ دیگر معصومین علیہم السلام کی مانند مخصوص اخلاقی کمالات کے مالک ہیں۔ یعنی حضرات معصومین علیہم السلام کامل انسان اور بشریت کے لیے نمونہ اور اعلیٰ حد تک نیک اخلاق کے مالک ہیں۔

حضرت امام رضا علیہ السلام فرماتے ہیں:

''حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ لوگوں میں سب سے زیادہ دانا، حلیم، بردبار اور پرہیزگار ہیں۔ وہ تمام انسانوں سے زیادہ بخشش کرنے والے عابد اور بہادر ہیں۔'' (2)

(1) بصائر الدرجات، ج٤، ص١٨٨۔ اثبات الھداۃ، ج٣، ص٤٤٠ و ٥٢٠۔ بحار الانوار، ج٥٢۔ ص٣١٩

(2) کمال الدین، ج٢، ص٤٨۔ اعلام الوری، ص٣٠٧۔ کشف الغمہ، ج٣، ص٤١٣۔ بحار الانوار، ج٥٢۔ ص٣٢٢۔ وافی، ج١١٣۔ اثبات الھداۃ، ج٣، ص٤٧٨

① خوفِ خدا

کعب کہتے ہیں: حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ کا خدا کے سامنے خوف و ہراس عقاب کی طرح ہے۔ [1]

یعنی جس طرح اپنے پیروں کے سامنے سر جھکائے رہتا ہے۔ شاید کعب کی مراد یہ ہو کہ اگرچہ عقاب طاقتور پرندہ ہے لیکن عقاب کی تمام قوت کا دارومدار پروں پر ہے۔ اگر کسی وقت اس کے پر اس کی مدد نہ کریں تو آسمان سے زمین پر گر پڑے گا۔ حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ بھی الٰہی قدرت مند رہبر ہیں، لیکن اس قدرت کا سرچشمہ اللہ کی ذات ہے، اگر خداوند عالم کسی وقت آپ کی مدد نہ کرے، تو کارکردگی کی قوت باقی نہیں رہے گی۔ اس وجہ سے حضرت خداوند عالم کے سامنے خاضع و خاشع ہیں۔

ابن طاؤس کی نقل کے مطابق [2] حضرت کا خشوع خداوند عالم کے سامنے نیزوں کے دو طرف سے تشبیہ دی گی ہے۔ نیزہ کی کارکردگی اور نشانہ پر اس کا لگنا دو کنارے سے تعلق رکھتا ہے، جو دو پروں کے مانند ہے کہ اگر ایک سرا ٹیڑھا ہوا تو نیزہ خطا کر جائے گا۔

شاید اس سے مراد یہ ہو کہ حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ کی قدرت خداوند عالم سے ہے اور خداوند عالم کی مدد سے تعلق رکھتی ہے۔

② زہد

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

[1] ینابیع المودة، ص۴۰۱۔ اثبات الهداة، ج۳۔ص۵۳۷۔ احقاق الحق، ج۱۳، ص۳۶۷۔

[2] ابن حماد، فتن، ص۱۰۰۔ عقد الدرر، ص۱۵۸۔ ابن طاؤس، ملاحم، ص۷۳۔ متقی هندی، برهان، ص۱۰۱۔

''حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ کے ظہور میں کیوں جلد بازی کرتے ہو؟ خدا جانتا ہے کہ آپ کا لباس معمولی، اور کھردرا، غذا نانِ جو، حکومت، تلوار کی حکومت ہے اور موت تلوار کے سایہ میں ہے۔'' [ابن طاؤس، ملاحم، ص ۷۳]

عثمان بن حماد کہتے ہیں:

ہم حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی بزم میں تھے کہ ایک شخص نے حضرت سے عرض کی: حضرت علی ابن طالب علیہ السلام ایسا معمولی لباس پہنتے تھے جس کی قیمت چار درہم تھی لیکن آپ قیمتی لباس پہنتے ہیں!

حضرت نے جواب دیا:

حضرت امام علی علیہ السلام نے ایسا لباس اس زمانے میں زیب تن کیا کہ کوئی اعتراض کرنے والا نہیں تھا۔ ہر زمانے کا عمدہ لباس اس زمانے کے لوگوں کا ہے۔ جب ہمارے قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ قیام کریں گے تو حضرت علی علیہ السلام کا لباس پہنیں گے اور انھیں کی سیاست اور ڈگر پر چلیں گے۔ (۱)

۳ لباس

روایات میں حضرت مہدیؑ کا مخصوص لباس مذکور ہے کبھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لباس کی بات آتی ہے تو کبھی جناب یوسفؑ کے لباس کی گفتگو ہوتی ہے۔

شعیبؑ کے بیٹے یعقوبؑ کہتے ہیں: حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا: ''کیا تم نہیں چاہتے کہ میں تمہیں وہ لباس دیکھاؤں جو حضرت قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ ظہور کے وقت زیب تن کریں گے۔''

میں نے کہا: کیوں نہیں دیکھنا چاہتا ہوں، حضرت نے صندوقچہ منگوایا اور اسے

(۱) نعمانی، غیبۃ، ص ۲۳۳ و ۲۳٤۔ تھوڑے سے فرق کے ساتھ، بحار الانوار، ج ۵۲۔ ص ۳۵٤

کھولا، اور کرباسی (روئی کے دھاگے سے بنا ہوا) لباس نکالا اور اسے کھولا تو اس کے بائیں طرف ایک خون کا دھبہ تھا۔

امام علیہ السلام نے کہا: ''یہ رسول خداؐ کا لباس ہے، جس دن حضرت کے اگلے چار دانت (جنگِ احد) میں شہید ہوئے تھے حضرت نے اسے پہنا تھا، اور حضرت قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف یہی لباس پہنے ہوئے قیام کریں گے، میں نے اس خون کو چوما اور آنکھوں سے لگایا، پھر حضرت نے لباس تہہ کر کے اُٹھا لیا۔'' [1]

مفصل بن عمر کہتے ہیں کہ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: جناب یوسف کے لباس کے بارے میں جانتے ہو؟

میں نے کہا: نہیں۔

حضرت نے کہا: ''جب حضرت ابراہیمؑ کے لیے آگ روشن کی گئی، تو جبرائیلؑ نے ایک لباس لا کر اُنھیں پہنایا جو سردی و گرمی سے حفاظت کرتا ہو، اور جب ان کی وفات نزدیک ہوئی تو انہوں نے دعا کی اور جلد میں رکھ کر حضرت اسحاقؑ کے بازو پر باندھ دیا، انہوں نے یعقوبؑ کو دیا اور جب جناب یوسفؑ پیدا ہو گئے تو حضرت یعقوبؑ نے یوسفؑ کے بازو پر باندھ دیا۔ یوسفؑ بھی حادثات سے گذرنے کے بعد مصر کے بادشاہ ہوئے، جب جناب یوسفؑ نے اسے وہاں کھولا تو حضرت یعقوبؑ نے اس کی خوشبو محسوس کی، یہ خداوند کی گفتگو قرآن میں ہے کہ یوسفؑ کی یعقوبؑ کے قول کے مطابق حکایت کرتا ہے، کہ میں یوسفؑ کی خوشبو محسوس کر رہا ہوں۔ میری طرف خطا کی نسبت نہ دو۔'' [2]

---

[1] کافی، ج۲، ص ٤٤٤۔ بحار الانوار، ج ٤١، ص ١٥٩۔ و ج ٤٧، ص ٥٥

[2] نعمانی غیبة، ص ٢٤٣۔ اثبات الهداة، ج٣، ص ٥٤٢۔ حلیة الابرار، ج٢، ص ٥٧٥۔ بحار الانوار، ج ٥٢۔ ص ٣٥٥۔

میں نے عرض کیا: ''میں قربان جاؤں، وہ لباس کس کے ذریعہ آیا ہے؟''

کہا: ''اس کے اہل ہاتھ، لباس ہمارے قائم کے ہمراہ ہے۔ جب وہ ظہور کریں گے۔ پھر کہا: ''ہر نبی جسے علم ودانش یا کوئی اور چیز بعنوان ارث ملی ہے وہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک پہنچی ہے۔ [سورئہ یوسف: ۹۴]

۷ اسلحہ

رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت امام علی علیہ السلام سے کہا:

''جب ہمارے قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ ظہور کریں گے اور ان کی ماموریت کا وقت آ جائے گا تو ان کے ساتھ ایک تلوار ہوگی جو انھیں آواز دے گی: اے خدا کے والی! قیام کیجئے اور اپنے دشمنوں کو قتل کیجئے۔'' [1]

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

''حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ ظہور کے وقت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وہی لباس زیب تن کریں گے جو انہوں نے جنگِ احد میں زیب تن کیا تھا اور وہی زرہ وعمامہ بھی ہوگا جو آنحضرت نے پہنا تھا اور ذوالفقار جو رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تلوار ہے ہاتھ میں لیں گے۔ آٹھ ماہ تک بے دینوں کے کشتوں کے پشتے لگائیں گے۔'' [2]

جابر جعفیؒ کہتے ہیں: حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا:

''امام مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ مکہ سے رکن ومقام کے درمیان اپنے وزیر اور

---

[1] کافی، ج۱، ص۲۳۲۔ کمال الدین، ج۲، ص۶۷۴۔ بحار الانوار، ۵۲۔ ص۳۲۷۔

[2] کفایۃ الاثر، ص۲۶۳۔ بحار الانوار، ج۳۶۔ ص۴۰۹۔ عوالم، ج۱۵۔ بخشش۳، ص۲۶۹۔ اثبات الھداۃ، ج۳، ص۵۶۳۔

۳۱۳ر اصحاب کے ساتھ ظہور کریں گے، اور رسولِ خداؐ کا دستور العمل، پرچم اور اسلحہ ان کے ہاتھ میں ہوگا، اس وقت منادی آسمان مکہ سے حضرت کے نام اور آپ کی ولایت کے ساتھ آواز دے گا، اس طرح سے کہ تمام اہلِ زمین اس نام کو سنیں گے، آپ کا نام حضرت محمدؐ کا نام ہے۔" [1]

۵ امام اور صورت کی شناخت

حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ کی ایک خصوصیت یہ ہوگی کہ انسان کی اندرونی حالت چہروں سے پہچان لیں گے، اور نیک افراد کو بدکردار سے جدا کردیں گے، اور فساد کرنے والوں کو اسی شناخت کے مطابق کیفر کردار تک پہنچائیں گے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

"جب حضرت قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ ظہور کریں گے، تو کوئی ایسا نہیں بچے گا جسے حضرت پہچانتے نہ ہوں کہ یہ نیک انسان ہے یا فاسد و بدکردار۔" [2]

نیز فرماتے ہیں:

"جب قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ قیام کریں گے تو ہمارے دشمنوں کو ان کے چہروں سے پہچان لیں گے، اور اس وقت ان کے سر و پیر کو پکڑیں گے اور اپنے ساتھیوں کے ساتھ انھیں قتل کردیں گے؟" [3]

---

[1] نعمانی غیبة، ص۳۰۸۔ بحار الانوار، ج۵۲۔ ص۲۳۳۔ ارشاد، ص۲۷۵

[2] الاصول الستة عشر، ص۷۹۔ اثبات الهداة، ج۳، ص۵۸۸۔ بحار الانوار، ج۲۶، ص۲۰۹۔ مستدرك الوسائل، ج۱۱، ص۳۸

[3] کمال الدین، ج۲، ص۶۷۱۔ خرائج، ج۲، ص۹۳۰۔ اثبات الهداة، ج۳، ص۴۹۳۔ بحار الانوار، ج۵۱۔ ص۵۸ و ج۵۲، ص۳۸۹۔

اسی طرح فرماتے ہیں:

''جب قیام کریں گے تو دوست و دشمن کو اپنی قوت شناخت سے الگ کر دیں گے۔''

معاویہ دھنی کہتے ہیں: حضرت امام جعفر صادقؑ نے آیۂ مجرمین جس میں ہے کہ اپنے چہروں سے پہچان لیے جائیں گے تو پھر ان کے سر اور پیر پکڑے جائیں گے۔'' [3]

حضرت امام علیہ السلام نے کہا:

''اے معاویہ! اس سلسلے میں دوسرے لوگ کیا کہتے ہیں؟''

میں نے کہا: ان کا خیال ہے کہ خداوند عالم قیامت کے دن گناہگاروں کو ان کے قیافے سے پہچان لے گا، اور سر کے بال و پاؤں پکڑ کر جہنم میں ڈال دے گا۔

حضرت امام علیہ السلام نے کہا:

''خداوند عالم کو کیا ضرورت ہے کہ انہیں ان کے چہروں سے پہچانے جب کہ اسی نے انھیں پیدا کیا۔''

میں نے کہا: ''پھر آیت کے کیا معنی ہیں؟''

آپ نے کہا: جب قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ ظہور کریں گے تو خداوند عالم انہیں چہرہ شناسی کا علم عطا کرے گا، اور حضرت حکم دیں گے کہ کافروں کو سر اور پیر پکڑ کر ان پر سخت ضرب لگائی جائے۔'' [2]

---

[1] احقاق الحق، ج ۱۳، ص ۳۵۷۔ ملاحظہ ہو: نعمانی غیبة، ص ۲۴۲۔ کمال الدین، ج ۲، ص ۳۶۶۔ ارشاد، ج ۶، ص ۳۶۔ اعلام الوری، ص ۴۳۳۔ کشف الغمہ، ج ۳، ص ۲۵۶

[2] اس وقت) گناہ گار افراد اپنی علامتوں سے پہچان لیے جائیں گے تو پیشانی کے پٹے اور پاؤں پکڑے (جہنم میں ڈال دیئے جائیں گے۔ (سورۂ رحمٰن ۵۵، آیت ۴۱)

۶ کرامات

اگرچہ آخر زمانہ میں لوگ قوی حکومت کے بروئے کار آنے سے جبکہ وہ مظلوموں کے حامی کے انتظار میں وقت شماری کریں گے، لیکن بہت ساری حکومتوں سے خوشحال نہیں ہوں گے، اور ہر گروہ اور پارٹی کی بات نہیں مانیں گے۔ سچی بات یہ ہے کہ وہ کسی کو قادر نہیں سمجھتے جو دنیا کے نظام کو درست کر سکے اور پُر آشوب دنیا کو ٹھکانے لگا سکے۔

اس لحاظ سے جو سماج کے نظم برقرار ہونے اور دنیا میں امنیت کی وسعت کے دعویدار ہیں، انھیں مافوق قوت کا مالک ہونا چاہیے۔ اس بات کا اثبات کرامتوں کے ظاہر کرنے اور خارق العادۃ کاموں کے انجام دینے پر ہے، شاید اس لیے ہے کہ حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ ابتدائے ظہور میں معجزات و کرامات سے کام لیں گے، اگر اُڑتے پرندوں کو آواز دیں گے تو وہ فوراً نیچے آ کر حضرت کے اختیار میں آ جائیں گے۔ خشک لکڑی کو اگر بنجر اور سخت زمین میں گاڑیں گے تو بلا فاصلہ وہ ہری بھری ہو جائے گی اور اس میں شاخ و پتے نکل آئیں گے۔

ان کاموں سے لوگوں پر ثابت ہو جائے گا کہ میرا ایسی شخصیت سے سامنا ہے جس کے اختیار میں زمین و آسمان ہیں، یہ کرامتیں درحقیقت ان لوگوں کے لیے ایک نوید اور مژدہ ہوں گی جو سالہا سال اور صدیوں سے آسمان و زمین کے نیچے مظلوم و مغلوب اور دبے ہوں گے اور لاکھوں قربانی دینے کے باوجود قادر نہ ہو سکے ہوں گے جو ایسے حملوں کے لیے رکاوٹ بن سکے، لیکن اس وقت خود کو ایک ایسی شخصیت کے سامنے پائیں گے جس کے اختیار میں زمین و آسمان و مافیھا ہوں گے۔

جو لوگ کل تک قحط کی زندگی گذار رہے تھے حد تو یہ تھی کہ ابتدائی ضرورتوں کو بھی

پورا نہ کر سکتے ہوں گے، اور خشک سالی اور زراعت نہ ہونے کی وجہ سے اقتصادی بحران کا شکار ہوں گے، آج وہ لوگ ایسی شخصیت کے سامنے ہوں گے جس کے ادنیٰ اشارہ سے زمین سرسبز و شاداب ہو جائے گی اور پانی و بارش کا ذخیرہ ہو جائے گا۔

جو لوگ لا علاج بیماریوں سے دوچار ہوں گے، آج اس شخصیت کا سامنا کریں گے جو لا علاج بیماریوں کا علاج کرے گی اور مردوں کو حیات دے گا۔ یہ سارے معجزات و کرامات ہیں جو اس ذات کی قوت و صداقت گفتار کو ثابت کریں گی۔

خلاصہ یہ کہ دنیا والے یقین کریں گے کہ یہ نوید دینے والا گذشتہ دعویداروں سے کسی طرح مشابہ نہیں ہے، بلکہ یہ وہی نجات دینے والا، اللہ کا واقعی ذخیرہ مہدیؑ موعود ہے۔

کبھی حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ کی کرامتیں سپاہیوں کے لیے ظاہر ہوں گی جو ان کے ایمان کو محکم اور اعتقاد کو راسخ کریں گے، اور کبھی دشمنوں اور شک کرنے والوں کے لیے ہوں گی جو آنحضرت پر ان کے ایمان و اعتقاد کا سبب ہوگا۔

یہاں پر بعض معجزات و کرامات کو بیان کر رہا ہوں۔

⓵ پرندوں کا بات کرنا

امیر المومنین حضرت علیہ السلام فرماتے ہیں:

''حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف اپنی راہ میں ایک سادات حسنی سے ملاقات کریں گے جس کے پاس بارہ ۱۲ ہزار سپاہی ہوں گے۔ حسنیٰ احتجاج کرے گا اور خود کو رہبری کا زیادہ حق دار سمجھے گا۔

حضرت اس کے جواب میں کہیں گے: ''میں مہدیؑ ہوں۔''

حسنی ان سے کہے گا: ''کیا تمہارے پاس کوئی علامت اور نشانی ہے کہ میں بھی بیعت کروں۔ حضرت آسمان پر اڑتے پرندے کی طرف اشارہ کریں گے تو پرندہ نیچے آ

جائے گا، اور حضرت کے ہاتھوں پر بیٹھے گا پھر اس وقت قدرتِ خدا سے گویا ہو گا اور حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ کی امامت کی گواہی دے گا۔

سید حسنی کے مزید اطمینان کے لیے حضرت سوکھی لکڑی زمین میں گاڑیں گے تو وہ سر سبز ہو جائے گی اور شاخ و پتے نکل آئیں گے، دوبارہ پتھر کے ٹکڑے کو زمین سے اُٹھائیں گے اور ہلکے سے دباؤ سے اسے ریزہ ریزہ کر کے خمیر کی طرح نرم کر دیں گے۔

سید یہ ساری کرامتیں دیکھنے کے بعد حضرت پر ایمان لائے گا، اور خود اپنی تمام فوج کے ساتھ حضرت کے سامنے سر تسلیم خم کر دے گا۔ حضرت اسے فوج کے پہلے دستہ کا کمانڈر بنا دیں گے۔'' (۱)

(۲) پانی کا اُبلنا اور زمین سے غذا کا حاصل کرنا

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

''جب امام عجل اللہ تعالیٰ فرجہ شہر مکہ میں ظہور کریں گے اور وہاں سے کوفہ کا قصد کریں گے، تو اپنی فوج میں اعلان کریں گے کہ کوئی اپنے ہمراہ کھانا پانی نہیں لے گا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا پتھر جو اپنے ہمراہ صاف و شفاف پانی کا بارہ چشمے رکھتا ہے، لیے ہوں گے، راستے میں جہاں بھی رکھیں گے اس کو نصب کر دیں گے۔ زمین سے پانی کے چشمے اُبل پڑیں گے اور سارے بھوکے اور پیاسے افراد اس سے شکم سیر ہو جائیں گے۔

راستے میں سپاہیوں کی خوراک کا بندوبست اسی طرح سے ہے، پھر جب نجف پہنچ جائیں گے وہاں اس پتھر کے نصب کرنے سے ہمیشہ کے لیے پانی اور دودھ اُبلتا

(۱) اختصاص، ص ۳۰٤۔ نعمانی غیبۃ، ص ۱۲۸۔ بصائر الدرجات، ص ۳۵٦۔ بحار الانوار، ج ۵۲۔ ص ۳۲۱۔ الشیعہ والرجعہ، ج ۱، ص ٤۳۱۔ المحجۃ، ص ۲۱۷۔ ینابیع المودۃ، ص ۲٤۹

رہے گا جو بھوکے پیاسوں کو سیراب کرے گا۔ [1]

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں:

''جب حضرت قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ، ظہور کریں گے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پرچم، سلیمانؑ کی انگوٹھی، عصا اور سنگِ موسیٰ علیہ السلام ان کے ہمراہ ہوگا۔ پھر حضرت کے حکم سے سپاہیوں کے درمیان اعلان ہوگا کہ کوئی اپنے کھانے پینے نیز جانوروں کے چارے کا انتظام نہ کرے۔ بعض لوگ اپنے ساتھیوں سے کہیں گے: کیا وہ ہمیں ہلاک کرنا اور ہماری سواریوں کو بھوکا پیاسا مارنا چاہتے ہیں۔ پہلی جگہ پہنچتے ہی حضرت پتھر زمین میں نصب کریں گے اور فوج کے کھانے پینے نیز چوپایوں کے چارے کا انتظام ہو جائے گا۔ شہرِ نجف پہنچنے تک اس سے استفادہ کرتے رہیں گے۔'' [2]

۳ طی الارض اور سایہ کا فقدان

حضرت امام رضا علیہ السلام فرماتے ہیں:

جب حضرت مہدیؑ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ ظہور کریں گے تو زمین نورِ الٰہی سے روشن ہو جائے گی اور حضرت مہدیؑ کے قدموں کے نیچے تیزی سے آگے بڑھے گی۔ آپ تیزی سے راستہ طے کریں گے اور آپ وہ ہیں کہ جس کا سایہ نہ ہوگا۔

---

[1] عقدالدرر، ص ۹۷، ۱۳۸، ۱۳۹۔ القول المختصر، ص ۱۹۔ الشیعه والرجعه، ج ۱، ص ۱۵۸

[2] بصائر الدرجات، ص ۱۸۸۔ کافی، ج ۱، ص ۲۳۱۔ نعمانی غیبة، ص ۲۳۸۔ خرائج، ج ۲، ص ۶۹۰۔ نورالثقلین، ج ۱، ص ۸۴۔ بحارالانوار، ج ۱۳، ص ۱۵۸ او ج ۵۲، ص ۳۲۴۔

۷ انتقال کا ذریعہ

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے سورہ نامی شخص سے کہا:

''ذوالقرنین کو اختیار دیا گیا کہ نرم وسخت دو بادلوں میں کسی ایک کا انتخاب کرلیں۔ انہوں نے نرم بادل کا انتخاب کیا۔ سخت حضرت صاحب الامر کے لیے ذخیرہ رہ گیا۔

سورہ نے پوچھا: ''سخت بادل کس لیے ہے؟''

حضرت نے کہا: ''جن بادلوں میں چمک، گرج، کڑک اور بجلی ہو گی جب ایسا ابر ہو گا تو تمہارے صاحب الامر اس پر سوار ہیں۔ بے شک آپ بادل پر سوار ہوں گے اور اس کے ذریعہ آسمان کی بلندی کی طرف جائیں گے اور سات آسمان وزمین کی مسافت طے کریں گے۔ وہی پانچ زمینیں جو قابلِ سکونت ہیں اور ۲ رویران ہیں۔ [1]

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

''جب خداوند عالم نے ذوالقرنینؑ کو سخت ونرم بادلوں کے درمیان ایک کا اختیار دیا تو انہوں نے نرم کو اختیار کیا۔ یہ وہی ابر ہے جس میں بجلی اور کڑک نہیں پائی جاتی اور اگر سخت بادل کا انتخاب کرتے تو انھیں اس سے استفادہ کی اجازت نہیں ملتی، اس لیے کہ خداوند عالم نے سخت بادل کو حضرت قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ کے لیے ذخیرہ کیا ہے۔'' [2]

---

[1] کمال الدین، ص۳۷۲۔ کفایة الاثر،ص۳۲۳۔ اعلام الوری، ص۴۰۸۔ کشف الغمه، ج۳،ص۳۱۴۔ فرائد السمطین، ج۲،ص۳۳۶۔ ینابیع المودة،ص۴۸۹۔ نورالثقلین، ج۴،ص۴۷۔ بحارالانوار،ج۵۱۔ ص۱۵۷۔ ملاحظه هو: کفایة الاثر، ص۳۲۴۔ احتجاج، ج۲،ص۴۴۹۔ اعلام الوریٰ،ص۴۰۹۔ خرائج، ج۳،ص۱۱۷۱۔ مستدرك الوسائل،ج۲،ص۳۳

[2] مفید اختصاص، ص۱۹۹۔ بصائر الدرجات، ص۴۰۹۔ بحارالانوار،ج۵۲،ص۳۲۱۔

۵ زمانے کی چال میں سستی

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں:

''جب حضرت امام عجل اللہ تعالیٰ فرجہ ظہور کریں گے تو کوفہ کی سمت حرکت کریں گے۔ پھر وہاں سات سال حکومت کریں گے جس کا ہر سال ۱۰ر سال کے برابر ہوگا۔ پھر اس کے بعد جو اللہ کا ارادہ ہوگا انجام دیں گے۔ کہا گیا۔ سال کس طرح طولانی ہوگا؟

امامؑ نے کہا: ''خداوند عالم شمسی اور اس کے فرشتوں کو حکم دے گا کہ اپنی رفتار کم کرو اس طرح سے ایام وسال طولانی ہو جائیں گے۔''

کہتے ہیں کہ اگر ان کی رفتاریں معمولی سے بھی تبدیلی ہوئی تو آپس میں ٹکرا کر تباہ ہو جائیں گے امام نے جواب دیا: یہ قول مادہ پرستوں اور منکرینِ خدا کا ہے، لیکن مسلمان (جو خداوند عالم کو اس کا گردش دینے والا جانتے ہیں) ایسی بات نہیں کہتے۔'' [1]

۶ قدرت تکبیر

کعب حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ کے ذریعہ شہر قسطنطنیہ کی فتح کے بارے میں کہتا ہے: حضرت، اپنا پرچم زمین میں رکھ کر پانی کی طرف وضو کرنے نماز صبح کے لیے جائیں گے۔ پانی حضرت سے دور ہو جائے گا۔ امام پرچم اُٹھا کر پانی کی طرف دوڑیں گے، تاکہ حضرت کا اس گوشہ سے گذر ہو جائے، پھر اس وقت پرچم زمین میں رکھ دیں گے اور سپاہیوں کو آواز دیں گے اور کہیں گے:

''اے لوگو! خداوند عالم نے دریا تمہارے لیے بنائے ہیں، جس طرح بنی اسرائیل کے لیے شگاف کیا تھا، پھر فوجی دریا سے پار ہو کر شہر قسطنطنیہ کے مقابل کھڑے

[1] اختصاص، ص ۳۲۶۔ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۱۲۔ غایۃ المرام، ص ۷۷۔

ہو جائیں گے۔ سپاہی تکبیر آواز بلند کریں، اور شہر کی دیواریں ہلنے لگیں گی۔ دوبارہ تکبیر کہیں گے پھر دیوار ہلنے لگے گی۔ جب تیسری بار تکبیر کی آواز بلند ہو گی تو بارہ برجی محفوظ دیواریں زمین بوس ہو جائیں گی۔ [1]

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

''حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ قسطنطنیہ کے سامنے اُتریں گے۔ اس وقت اس قلعہ میں ۷/ دیواریں ہوں گی۔ حضرت سات تکبیر کہیں گے تو دیواریں زمین بوس ہو جائیں گی اور بہت سارے رومی سپاہی کے قتل کے بعد وہ جگہ حضرت کے تصرف میں آ جائے گی اور کچھ گروہ اسلام لے آئیں گے۔'' [2]

حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام فرماتے ہیں:

''پھر حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ اور ان کے اصحاب تحریک جاری رکھیں گے۔ رومی کسی قلعہ سے نہیں گزریں گے، مگر وہ ایک (لا الہ الا اللہ) سے ڈھ (مسمار) جائے گا۔ اس کے بعد شہر قسطنطنیہ سے قریب ہو جائیں گے۔ وہاں پر چند تکبیریں کہیں گے، پھر اس کے پڑوس میں واقع دریا خشک ہو جائے گا اور پانی زمین کی تہہ میں چلا جائے گا اور شہر کی دیواریں بھی گر جائیں گی۔ وہاں سے رومیوں کے شہر کی جانب چل پڑیں گے اور جب وہاں پہنچ جائیں گے تو مسلمان تین تکبیر کہیں گے تو شہر دھول اور ریت کی طرح نرم ہو کر اڑنے لگے گا۔ [3]

نیز آنحضرت فرماتے ہیں:

---

[1] عقد الدرر، ص ۱۳۸۔

[2] العلل المناھیہ، ج ۲، ص ۸۵۵۔ عقد الدرر، ص ۱۸۰۔

[3] عقد الدرر، ص ۱۳۹۔

''حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف اپنی تحریک جاری رکھیں گے، یہاں تک کہ شہروں کو عبور کرتے ہوئے دریا تک پہنچ جائیں گے۔ حضرت کا لشکر تکبیر کہے گا۔ اس کے کہتے ہی دیواریں آپس میں ٹکرا کر گر جائیں گی۔'' [1]

۷ پانی سے گذر

حضرت امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں: میرے باپ نے کہا:

''حضرت قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف قیام کریں گے تو افواج کو شہر قسطنطنیہ تک روانہ کریں گے۔ اس وقت وہ خلیج تک پہنچ جائیں گے۔ اپنے قدموں پر ایک جملہ لکھیں گے اور پانی سے گذر جائیں گے اور جب رومی اس عظمت اور معجزہ کو دیکھیں گے تو ایک دوسرے سے کہیں گے کہ جب امام زمانہؑ کے سپاہی ایسے ہیں تو خود حضرت کیسے ہوں گے! اس طرح وہ دروازے کھول دیں گے اور لشکر شہر میں داخل ہو جائے گا اور وہاں حکومت کرے گا۔'' [2]

۸ بیماروں کو شفا

امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں:

''حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف پرچموں کو ہلا کر معجزات ظاہر کریں گے اور خداوند عالم کے اذن سے ناپید اشیاء کو وجود میں لائیں گے، سفید داغ اور کوڑھ کے مریضوں کو شفا دیں گے۔ مردوں کو زندہ اور زندوں کو مردہ کریں گے۔ [3]

---

[3] الشیعہ والرجعہ، ج۱، ص۱٦۱۔

[1] نعمانی غیبة، ص۱۵۹۔ دلائل الامامہ، ص۲٤۹۔ اثبات الهداة، ج۳، ص۵۷۳۔ بحار الانوار، ج۵۲، ص۳٦۵۔

[2] الشیعہ والرجعہ، ج۱، ص۱٦۹۔

⑨ ہاتھ میں موسیٰ کا عصا

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں:

حضرت موسیٰؑ کا عصا جناب آدمؑ سے متعلق تھا جو شعیبؑ (پیغمبر) تک پہنچا۔ اس کے بعد موسیٰؑ ابن عمران کو دیا گیا۔ وہی عصا اب میرے پاس ہے، ابھی جلدی ہی اسے دیکھا ہے تو وہ سبز تھا ویسے ہی جیسے ابھی درخت سے الگ کیا گیا ہو۔ جب اس عصا سے سوال کیا جائے گا تو جواب دے گا اور وہ ہمارے قائمؑ کے لیے آمادہ ہے اور جو کچھ موسیٰؑ نے اس سے انجام دیا ہے، وہی حضرت قائمؑ انجام دیں گے اور اس عصا کو جو بھی حکم ہوگا انجام دے گا اور جہاں ڈال دیا جائے گا جادو کو نگل جائے گا۔'' [1]

⑩ بادل کی آواز

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

آخر زمانہ میں حضرت مہدیؑ ظہور کریں گے تو بادل آپ کے سر پر سایہ فگن ہو کر جہاں آپ جائیں گے آپ کے ہمراہ وہ بھی جائے گا، تا کہ حضرت کی سورج کی تمازت سے حفاظت کرے، اور بہانگ دھل آواز دے گا کہ یہ مہدیؑ ہیں۔'' [2]

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے قول کا نتیجہ یہ ہوگا کہ کسی نبی اور وصی کا معجزہ باقی نہیں بچے گا مگر یہ کہ خداوند عالم اسے حضرت قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ کے ہاتھوں ظاہر کر دے گا، تا کہ دشمنوں پر حجت تمام ہو جائے۔'' [3]

---

[1] کمال الدین، ج۲، ص۶۷۳۔ بحار الانوار، ج۵۲، ص۳۱۸، ۳۵۱۔ کافی، ج۱، ص۲۳۲۔

[2] تاریخ موالید الائمہ، ص۲۰۰۔ کشف الغمہ، ج۳، ص۲۶۵۔ الصراط المستقیم، ج۲، ص۲۶۰۔ بحار الانوار، ج۵۱، ص۲۴۰۔ اثبات الهداة، ج۳، ص۶۱۵۔ نوری، کشف الاستار، ص۶۹۔

[3] خاتون آبادی، اربعین، ص۶۷۔ اثبات الهداة، ج۳، ص۷۰۰

تیسری فصل

امام کے سپاہی

حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ کے سپاہی مختلف قوم وملت پر مشتمل ہوں گے، اور قیام کے وقت ایک خاص انداز میں بلائے جائیں گے، جو لوگ پہلے سے کمانڈر معین کیے جا چکے ہوں گے، لشکر کی رہنمائی اور جنگی طریقوں کے بتانے کی ذمہ داری لے لیں گے جو سپاہی حضرت کے لشکر میں خاص شرائط سے قبول کیے گئے ہوں گے وہ خود بخود خصوصیت کے مالک ہوں گے۔

اس فصل میں اس موضوع سے متعلق روایات ملاحظہ ہوں۔

ا: لشکر کے کمانڈر

روایات میں ایسے لوگوں کا نام ہے جو یا تو اس عنوان سے نام ہے جو خاص فوجی مشق کریں گے، یا کچھ لشکر کی کمانڈری کریں گے، چنانچہ اس حصے میں ان کے اسماء کارکردگی بیان کریں گے۔

۱ حضرت عیسیٰؑ

امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام ایک خطبہ میں فرماتے ہیں:

اس وقت حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف جناب عیسیٰ علیہ السلام کو دجّال کے خلاف حملے میں اپنا جانشین بنائیں گے۔ جناب عیسیٰ علیہ السلام دجال کو شکست دینے کے لیے روانہ ہوں گے۔ دجال وہ ہے جو پوری دنیا پر اپنا تسلط جما کے

کھیتوں کو اور انسانی نسل کو جمع کر کے لوگوں کو اپنی طرف دعوت دے گا، جو قبول کر لے گا وہ اس کی عنایتوں کا مرکز ہو گا اور جو انکار کر دے گا، اسے وہ قتل کر دے گا اور مکہ، مدینہ اور بیت المقدس کے علاوہ پوری کائنات کو درہم و برہم کر دے گا اور جتنی ناجائز اولادیں ہیں اس کے لشکر سے ملحق ہو جائیں گی۔

دجال حجاز کی سمت حرکت کرے گا، اور عیسیٰ علیہ السلام سے ''ہرشا'' میں اس سے ملاقات ہو گی تو دردناک صدا بلند کریں گے اور ایک کاری ضرب اسے لگائیں گے اور اسے آگ کے شعلوں میں پگھلا دیں گے، جس طرح موم آگ میں پگھلتی ہے۔'' (1)

ایسی ضرب جس سے دجال پگھل جائے یہ اس زمانے کے جدید ترین اسلحوں کے استعمال سے ہو گا۔ ممکن ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اعجاز کی حکایت کرے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خصوصیت میں بیان ہوا ہے: آپ ایسی ہیبت رکھتے ہوں گے کہ دشمن دیکھتے ہی موت کو یاد کرنے لگے گا، یا یہ کہوں کہ عیسیٰ علیہ السلام نے اس کی جان کا قصبہ

(2) شعیب بن صالح

حضرت امیر المومنین علیہ السلام فرماتے ہیں:

''سفیانی اور کالے پرچم والے ایک دوسرے کے روبرو ہوں گے، جبکہ ان کے درمیان ایک بنی ہاشم کا جوان ہو گا جس کے بائیں ہاتھ کی ہتھیلی پر سیاہ نشان ہو گا، اور لشکر کے آگے آگے قبیلہ بنی تمیم سے شعیب بن صالح ہوں گے۔'' ممکن ہے کہا جائے کہ ضروری نہیں ہے کہ شعیب بن صالح امام کے اصحاب ہی میں ہوں، لیکن ہم اس کا

(1) الشیعہ والرجعہ، ج ۱، ص ۱۶۷

(2) ابن حماد، فتن، ص ۱۶۱

جواب اس طرح دیں گے کہ دوسری روایت اس بات پر قرینہ ہے کہ وہ امام کے اصحاب میں ہیں۔ [1]

حسن بصری کہتے ہیں:

سرزمین رے میں شعیب بن صالح نامی شخص جس کے چار سبز شانے ہوں گے اور داڑھی نہ ہوگی خروج کرے گا، اور چار ہزار کا لشکر اس کے ماتحت ہوگا۔ ان کے لباس سفید اور پرچم سیاہ ہوں وہ لوگ حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ کے مقدمۃ الجیش میں سے ہوں گے۔ [2]

حضرت عمار یاسرؓ فرماتے ہیں:

شعیب بن صالح علیہ السلام حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کا علمدار ہے۔

شبلنجی کہتے ہیں:

حضرت مہدیؑ کے لشکر کا پیشرو کمانڈر شعیب بن صالحؑ ہے، جو قبیلۂ بنی تمیم سے ہو گا اور جس کی داڑھی کم ہوگی۔ [4]

محمد بن حنفیہ کہتے ہیں:

خراسان سے سفید پوش، اور سیاہ کمر بند والے سپاہی چلیں گے، مقدمۃ الجیش کے علاوہ ایک کمانڈر شعیب بن صالح یا صالح بن شعیب کے نام سے ہوگا جو قبیلۂ بنی تمیم

---

[1] ابن حماد، فتن، ص٨٦۔ عقدالدرر، ص١٢٧۔ کنز العمال، ج١٤، ص٥٨٨

[2] ابن طاؤس، ملاحم، ص٥٣۔ الشیعه والرجعه، ج١، ص٢١٠

[3] ابن طاؤس، ملاحم، ص٥٣۔ الشیعه والرجعه، ج١، ص٢١١

[4] نور الابصار، ص١٣٨۔ الشیعه والرجعه، ج١، ص٢١١

سے ہے۔ یہ لوگ سفیانی لشکر کو شکست دے کر، بھاگنے پر مجبور کریں گے، اس کے بعد بیت المقدس میں پڑاوَ ڈالیں گے، اور حضرت مہدیؑ کی حکومت کی بنیاد ڈالیں گے۔ (1)

(۳) امام جعفر صادقؑ کے فرزند اسمٰعیلؑ اور عبدابنِ شریک

ابوخدیجہ کہتا ہے: حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

''میں نے خدا سے چاہا کہ میری جگہ میرے بیٹے اسماعیل علیہ السلام کو قرار دے لیکن خدا نے نہیں چاہا، اور اس کے بارے میں ایک دوسرا مقام عطا کیا، وہ پہلا شخص ہے جو دس لوگوں میں حضرت کے اصحاب کے ساتھ ظہور کرے گا اور عبداللہ بن شریک ان دس میں سے ایک ہے جو اس کا پرچم دار ہوگا۔ (2)

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں:

''گویا میں عبداللہ بن شریک کو دیکھ رہا ہوں جو سیاہ عمامہ پہنے ہوئے ہے، اور عمامہ کا دونوں سرا شانوں پر لٹک رہا ہے، اور چار ہزار سپاہیوں کے ہمراہ حضرت قائمؑ کے آگے آگے پہاڑ کے دامن سے اوپر چڑھ رہا ہے، اور مسلسل تکبیر کہہ رہا ہے۔'' (3)

عبداللہ بن شریک امام باقر اور امام صادق علیہما السلام کے حواریوں میں سے ہیں نیز حضرت امام سجاد اور امام باقر علیہما السلام سے روایت بھی کی ہے کہ یہ ان دونوں کے نزدیک مورد توجہ بھی تھے۔ (4)

---

(1) ابن حماد، فتن، ص ٨٤، ابن المنادی، ص ٤٧۔ دارمی، سنن، ص ٩٨۔ عقد الدرر، ١٢٦۔ ابن طاؤس، فتن، ص ٤٩

(2) الایقاظ من الهجعه، ص ٢٦٦۔ کشی اختیار معرفة الرجال، ص ٢١٧۔ ابن داود، رجال، ص ٢٠٦۔

(3) الایقاظ من الهجعه، ص ٢٦٦۔ ملاحظه هو: بحار الانوار، ج ٥٣، ص ٦٧۔ اثبات الهداة، ج ٣، ص ٥٦١۔

(4) مستدرك علم الرجال، ج ٥، ص ٣٤۔ تنقیح المقال، ج ٢، ص ١٨٩

۴ عقیل وحارث

حضرت امام علی علیہ السلام فرماتے ہیں:

''حضرت مہدیؑ لشکر کو تحریک کریں گے، تاکہ عراق میں داخل ہو جائیں، جب کہ سپاہی آگے آگے اور آپ پیچھے پیچھے حرکت کر رہے ہوں گے، لشکر طلیعہ کا کمانڈر عقیل نامی شخص ہوگا اور پچھلے لشکر کی کمانڈری حارث نامی شخص کے ذمہ ہوگی۔ [1]

۵ جبیر بن خابور

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں؟

آپ نے فرمایا: یہ شخص (جبیر) جبل الاھواز پر چار ہزار اسلحوں سے لیس لشکر کے ساتھ ہم اہل بیت علیہم السلام کے قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ کے ظہور کا انتظار کر رہے ہیں، پھر یہ شخص حضرت کے ہمراہ اور آپ کے ہمراہ دشمنوں سے جنگ کرے گا۔ [2]

---

[1] الشیعہ و الرجعہ، ج ۱، ص ۱۵۸

[2] خرائج، ج ۱، ص ۱۸۵، بحار الانوار، ج ۴۱، ص ۲۶۹۔ مستدرکات، علم رجال الحدیث، ۲:۱۱۸

جبیر بن خابور کے بارے میں کافی تلاش و تحقیق کے باوجود شیعہ و سنی کتابوں میں درج ذیل مطلب کے علاوہ کچھ نہیں ملا۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں: جبیر بن خابور معاویہ کا خزانہ دار تھا، اس کی ایک ضعیف ماں تھی جو کوفے میں رہتی تھی۔ ایک روز جبیر نے معاویہ سے کہا: میرا دل ماں کے لیے تنگ ہو رہا ہے۔ اجازت دو، تاکہ اس کی زیارت کروں اور جو میری گردن پر حق ہے ادا کروں۔

معاویہ نے کہا: کوفہ شہر میں کیا کام ہے؟ وہاں ایک علی ابن ابی طالب نامی جادوگر ہے مجھے اطمینان نہیں ہے کہ تم اس کے فریب میں نہ آؤ۔ جبیر نے کہا مجھے علیؑ سے کوئی سروکار نہیں ہے۔ میں صرف اپنی ماں سے ملاقات اور اس کا کچھ حق ادا کرنے جا رہا ہوں۔

(بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں)

۶ مفضل بن عمر

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے مفضل سے کہا: ''تم دیگر ۴۴ر آدمیوں کے ساتھ حضرت قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ کے ہمراہ ہو گے، تم حضرت کے داہنے طرف امرونہی کرو گے، اوراس زمانے کے لوگ آج کے لوگوں سے زیادہ تمہاری اطاعت کریں گے۔ [1]

۷ اَصحابِ کہف

حضرت امیر المومنین فرماتے ہیں: اصحابِ کہف حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کی مدد کو آئیں گے۔ [2]

بقیہ حاشیہ پچھلے صفحہ کا، نمبر [2]

جبیر اجازت لینے کے بعد عازم سفر ہوا۔ اس وقت کوفہ پہنچا جب حضرت علیؑ جنگ صفین کے بعد شہر کوفہ میں گماشتے چھوڑے ہوئے تھے اور رفت وآمد کو کنٹرول کر رہے تھے، گماشتوں نے اسے پکڑ لیا، اور شہر لے آئے علیؑ نے اس سے کہا: ''خداوند عالم کے خزانوں میں تو ایک ہے، معاویہ نے تم سے کہا ہے کہ میں جادوگر ہوں۔'' جبیر نے کہا: خدا کی قسم معاویہ نے ایسا ہی کہا ہے، حضرت نے کہا: تمہارے ہمراہ کچھ رقم تھی جسے عین التمر نامی علاقہ میں دفن کردی ہے، جبیر نے اس بات کی بھی تصدیق کی، پھر امیر المومنین نے امام حسنؑ کو حکم دیا کہ اس کی مہمان نوازی کریں۔ دوسرے دن حضرت علیؑ نے اپنے اصحاب سے کہا: ''یہ شخص جبل الاھواز میں '' (باقی اصل متن میں موجود ہے)

[1] دلائل الامامہ، ص ۲۴۸۔ اثبات الهداة، ج ۳، ص ۵۷۳

[2] حضینی، الہدایہ، ص ۳۱، ارشاد القلوب، ص ۲۸۶۔ حلیۃ الابرار، ج ۵، ص ۳۰۳ بانفسیر عیاشی، ج ۱، ص ۳۲۔ داود رقی، نجم بن اعین، حمران بن اعین اور میسر بن عبدالعزیز جیسے ہیں جن کا روایات میں مزید زندہ ہونے اور امام زمانؑ کی خدمت میں حاضر ہونے کی طرف اشارہ ہے لہٰذا ہم آیندہ اس کی طرف اشارہ کریں گے۔

ب: سپاہیوں کی قومیت

حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کی فوج مختلف قوم وملت سے تعلق رکھتی ہوگی اس سلسلے میں روایات مختلف ہیں۔ کبھی عجم کا ان کے سپاہی میں نام آتا ہے، تو کبھی غیر عرب کا بعض روایتیں ملک اور شہر کا بھی نام بتاتی ہیں۔ کبھی خاص قوم کا جیسے بنی اسرائیل کے تائب لوگ، مسیحی، مومنین، اور رجعت یافتہ لائق افراد ۔

اس فصل میں اس سلسلے میں بعض روایات ذکر کریں گے۔

(۱) ایرانی

روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ ایرانیوں کی معتد بہ تعداد حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے لشکر میں ہوگی، کیونکہ روایات میں اہل رے، خراسان اور گنج ھای طالقان (طالقان کے خزانے) قمی اور اہلِ فارس و کے ذریعہ تعبیر ہوئی۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں:

"پرچم والی فوج جو خراسان سے قیام کرے گی کوفہ آجائے گی، اور جب حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ شہر مکہ میں ظہور کریں گے تو ان کی بیعت کرے گی۔ [1]

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں:

"غیر عرب اولاد میں امام قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ کے چاہنے والے ۳۱۳/ افراد ہوں گے۔" [2]

عبداللہ بن عمر کہتے ہیں: رسول خداؐ نے فرمایا:

[1] ابن حماد، فتن، ص ۸۵۔ عقدالدرر، ص ۱۲۹۔ الحاوی للفتاوی، ج ۲، ص ۶۹

[2] نعمانی غیبة، ص ۳۲۵۔ اثبات الهداة، ۳، ص ۵٤۷۔ بحارالانوار، ج ۵۲، ص ۳٦۹

''تمہاری طاقت (مسلمانوں کی) عجم کے ذریعہ ہوگی، وہ لوگ ایسے شیر ہیں جو کبھی جنگ سے فرار نہیں کریں گے، تمہیں (عربوں کو) قتل کریں گے اور لوٹ لیں گے۔'' [1]

حذیفہ بھی رسولِ خداؐ سے اسی مضمون کی روایت نقل کرتے ہیں۔ [2] لیکن اس روایت کی دلالت میں شک واشکال ہے، روایت کے مطابق ایک دن ایسا آئے گا کہ ایرانی اسلام کی وسعت اور تم عربوں سے اسلام لانے کے لیے تلوار چلائیں گے، اور گردنیں اُڑا دیں گے۔ اس وقت عربوں کی حالت ناگفتہ بہ ہوگی اور سخت و دشوار حالات کا انھیں سامنا ہوگا۔

اگر چہ عجم غیر عرب کو کہا جاتا ہے لیکن قطعی طور پر ایرانیوں کو بھی شامل ہے۔ دوسری روایات کے مطابق ظہور سے قبل اور قیام کے وقت مقدمہ سازی اور راہِ ہموار کرنے میں ایرانیوں کا بہت بڑا ہاتھ ہوگا، اور زیادہ تعداد میں جنگ کے لیے آمادہ ہوں گے۔

حضرت علی علیہ السلام کے ایک خطبہ میں حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ کے ناصروں کے اسماء شہر کے ساتھ بیان ہوئے ہیں۔

اصبغ بن نباتہ کہتے ہیں:

حضرت امام علی علیہ السلام نے ایک خطبہ کے ضمن میں حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے ان ساتھیوں کا جو حضرت کے ساتھ قیام کریں گے شمار کیا، اور

---

[1] فردوس الاخبار، ج۵، ص۳٦٦

[2] عبد الرزاق، مصنف، ج١١، ص٣٨٤۔ المعجم الکبیر، ج٧، ص٢٦٨۔ حلیة الاولیاء، ج٣، ص٢٤۔ فردوس الاخبار، ج٥، ص٤٤٥

کہا: اھواز سے ایک آدمی شوشتر سے ایک، شیراز سے ۳/آدمی، حفص، یعقوب، علی نامی، اصفہان سے ۴/موسیٰ، علی، عبداللہ وغلفان نامی، بروجرد سے ایک قدیم نامی، نہاوند سے ایک عبدالرزاق نامی، ہمدان سے تین (1) جعفر، اسحاق، موسیٰ، نامی، اور قم سے دس آدمی جو اہل بیت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمنام ہوں گے، ایک دوسری حدیث میں ۱۸/آدمی مذکور ہیں۔ شیروان سے (۱)، خراٰن سے (۱) زید نامی اور پانچ زید جو اصحاب کہف کے ہمنام ہوں گے۔ آمل سے (۱)، جرجان سے (۱)، دامغان سے (۱)، سرخس سے (۱)، ساوہ سے (۱) طالقان سے ۲۴ آدمی، قزوین سے (۲)، فارس سے (۱)، ابھر سے (۱)، اردبیل سے (۱)، مراغہ سے (۳) خوئی سے (۱)، سلماس سے (۱)، آبادان سے (۳)، کازرون سے (۱)، آدمی ہوگا۔

پھر حضرت امیرالمومنین علی علیہ السلام نے فرمایا:

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ کے ناصروں کی تعداد ۳۱۳ بیان کی ہے مانند یاران بدر اور فرمایا: خداوند عالم انھیں مشرق و مغرب سے پلک جھپکنے سے پہلے کعبہ کے کنارے جمع کر دے گا۔ (2)

حضرت قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ کے قیام کے آغاز میں آپ کے مخصوص سپاہیوں کی تعداد ۳۱۳ ہے جیسا کہ مشاہدہ کر رہے ہیں۔

۲۷/افراد داخل ایران کے شہر سے ہوں گے اور اگر دلائل الامامۃ (3) طبری کی نقل کے مطابق حساب کیا جائے یا ان شہروں کے نام سے اعتبار سے جو اس زمانے

(1) احتمال ہے کہ قبیلہ ہمدان عرب کے قبیلوں میں سے ہے۔

(2) ابن طاؤس، ملاحم، ص ۱٤٦۔

(3) دلائل الامہ، ج ۳۱٦

میں ایران میں شمار ہوتے تھے ایرانی سپاہیوں کی تعداد اس سے زیادہ ہو جائے گی۔

اس روایت میں کبھی ایک شہر کا دو بار نام آیا ہے یا یہ کہ ایک ملک سے چند شہر کا نام ہے۔ اس وقت ملک کا نام بھی مذکور ہے۔

روایت کے صحیح ہونے کی صورت میں اس وقت کی تقسیم اور نامگذاری کا پتہ دیتی ہے۔ آج کی جغرافیائی تقسیم معیار نہیں بن سکتی، اس لیے کہ نام بدل گئے ہیں۔ کبھی ایک شہر کا نام اس وقت ملک کا نام تھا۔ موجودہ جغرافیائی نقشہ پر ان شہروں کے نام کی مطابقت کرنے سے نتیجہ نکالا جا سکتا ہے کہ حضرت کے ناصر و یاور دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں اور ممکن ہے کہ خصوصیت کے ساتھ لفظ ''افرنجہ'' کا روایت میں ذکر یورپ زمین کی طرف اشارہ ہو، اگر یہ بات اور مطابقت صحیح ہو تو روایت کا جملہ ''لو خليت قلبت '' با معنی ہو جائے گا، اس لیے کہ زمین کسی وقت نیک افراد سے خالی نہیں رہے گی، ورنہ نابود و فنا ہو جائے۔

دوسری روایت میں خصوصاً شہروں کے نام مذکور ہیں کہ یہاں پر چند شہروں کے نام مانند قم، خراسان اور طالقان پر اکتفاء کرتے ہیں۔

قم

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام ''قم'' کے بارے میں فرماتے ہیں:

شہر قم پاکیزہ و مقدس ہے۔ کیا تمہیں نہیں معلوم کہ وہ لوگ ہمارے قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ کے ناصر و مددگار اور حق کی دعوت دینے والے ہیں؟'' (1)

عفان بصری کہتے ہیں کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام مجھ سے فرماتے

(1) عن ابی عبدالله الصادق علیه السلام "تربة قم مقدسه... اما وانهم انصار قائمنا و دعاة حقنا"، بحار الانوار، ج ٦٠، ص ٢١٨

تھے: ''کیا تم جانتے ہو کہ شہر قم کو ''قم'' کیوں کہتے ہیں؟

میں نے عرض کیا: خدا اور رسولؐ اور آپ بہتر جانتے ہیں۔

آپ نے کہا: ''اس لیے کہ قم کے لوگ قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ کے ساتھ رہیں گے اور ان کی ثبات قدمی کے ساتھ مدد کریں گے۔'' [1]

خراسان

امیر المومنین علی علیہ السلام فرماتے ہیں:

رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خراسان میں ایسے خزانے ہیں جو سونے چاندی کے نہیں ہیں، بلکہ ایسے ہیں جن کا عقیدہ خدا اور رسولؐ پر ان کو ایک جگہ جمع کر دے گا۔ [2] شاید ان کی مراد یہ ہو کہ ان کا خدا اور رسولؐ پر اعتقاد اشتراکی ہو یا یہ کہ سب کو خداوند عالم مکہ میں یکجا کر دے گا۔

طالقان

حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام فرماتے ہیں:

''طالقان والوں کے لیے مژدہ و خوشخبری ہے! اس لیے کہ خداوند عالم کا وہاں سونے اور چاندی کے علاوہ خزانہ ہے، یعنی وہاں مومنین ہیں جو خدا کو حق کے ساتھ پہچانتے اور وہی لوگ آخر زمانہ میں حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ کے یار و مددگار ہوں گے۔'' [3]

---

[1] بحارالانوار، ج۶۰، ص۲۱۶

[2] ابن طاؤس، ملاحم، ص۱۴۷۔ روضۃ الواعظین، ص۳۱۰۔ بحارالانوار، ج۵۲۔ ص۳۰۴

[3] کشف الغمہ، ج۳، ص۲۶۸۔ کنز العمال، ج۱۴، ص۵۹۱۔ شافعی، بیان، ص۱۰۶۔ ینابیع المودۃ، ص۹۱۔

۲ عرب

حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ کے ساتھ قیام کے بارے میں عربوں سے متعلق دو طرح کی روایتیں ہیں۔ بعض حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ کے انقلاب میں ان کی عدم شرکت پر دلالت کرتی ہیں، اور کچھ روایتیں عرب ممالک کے کچھ شہروں کا نام بتاتی ہیں کہ وہاں سے کچھ لوگ حضرت کی پشت پناہی میں قیام کریں گے۔

جو روایات عربوں کے شرکت نہ کرنے پر دلالت کرتی ہیں، اگر سند صحیح ہو تو بھی قابلِ توجہ ہیں، اس لیے کہ ممکن ہے کہ حضرت کے آغاز قیام میں مخصوص سپاہیوں میں عرب شامل نہ ہوں، جیسا کہ شیخ حر عاملیؒ اپنی کتاب اثبات الہداۃ میں ایسی ہی تشریح کرتے ہیں، اور جو عربی شہروں کے روایت میں نام بتائے گئے ہیں ممکن ہے وہاں سے غیر عرب سپاہی حضرت کی مدد کے لیے آئیں۔ نہ وہ لوگ جو اصل عرب ہوں یا یہ کہ اس سے مراد عربی حکومتیں ہیں۔ اس طرح کی روایات پر توجہ کیجئے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

''عربوں سے بچو اس لیے کہ ان کا مستقبل خراب و خطرناک ہے۔ کیا ایسا نہیں ہے کہ ان میں سے کوئی حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ کے ساتھ قیام نہیں کرے گا۔'' (۱)

شیخ حر عاملی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

شاید حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی گفتگو کا مطلب یہ ہو کہ آغاز قیام میں وہ شرکت نہیں کریں گے، یا کنایہ ہو کہ اگر شرکت کریں گے تو ان کی تعداد کم ہوگی۔

رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

سرزمین شام سے شریف و بزرگ لوگ حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ سے

(۱) طوسی غیبۃ، ص ۲۸۴۔ اثبات الهداة، ج ۳، ص ۵۱۷۔ بحار الانوار، ج ۵۲۔ ص ۳۳۳

متمسک ہوں گے، نیز شام کے اطراف سے مختلف قبیلے کے لوگوں کے دل فولاد کے مانند ہیں، وہ لوگ شب کے پاکیزہ سیرت اور دن کے شیر ہیں۔" [1]

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں:

۳۱۳/افراد جنگ بدر والوں کی تعداد میں رکن و مقام (کعبہ) کے درمیان حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ کی بیعت کریں گے۔ ان لوگوں میں بعض بزرگ مصر اور بعض نیک خو شام سے اور بعض پاکیزہ و سیرت عراق سے ہوں گے۔ حضرت جب تک خدا کی مرضی ہوگی حکومت کریں گے۔" [2]

نیز حضرت امام محمد باقرؑ شہر کوفہ کے بارے میں فرماتے ہیں: "جب حضرت قائمؑ ظہور کریں گے تو خداوند عالم ۷۰/افراد کو کوفہ کی پشت سے (نجف) جو سچے اور صادق ہوں گے مبعوث کرے گا۔ وہ لوگ حضرت کے اصحاب و انصار میں سے ہوں گے۔ [3]

مختلف ادیان کے پیروکار

مفضل کہتے ہیں: حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

"جب قائم آل محمد عجل اللہ تعالیٰ فرجہ قیام کریں گے تو کچھ لوگ کعبے کی پشت سے ظاہر ہوں گے، جو درج ذیل ہیں: موسیٰ علیہ السلام کی قوم سے ۲۸ آدمی جو حق کا فیصلہ کریں گے۔ ۷ آدمی کہف سے، یوشع جناب موسیٰ کے وصی مومن آلِ فرعون۔ [4]

[1] ابن طاؤس، ملاحم، ص۱۴۲۔ بحار الانوار، ج۵۲، ص۳۰۴

[2] طوسی غیبۃ، چھاپ جدید، ص۴۷۷۔ بحار الانوار، ج۵۲۔ ص۳۳۴۔ اثبات الھداۃ، ج۳، ص۵۱۸۔

[3] ابن طاؤس، ملاحم، ۴۳۔ ینابیع المودۃ، ج۲، ص۴۳۵۔ الشیعہ و الرجعہ، ج۱، ص۴۵۶

[4] روضۃ الواعظین، ج۲ ص۲۶۶

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

''ارواحِ مومنینِ آلِ محمد کو ''رَضویٰ'' نامی پہاڑ میں مشاہدہ کریں گی اور اُنہی کے کھانے اور پانی سے شکم سیر ہوں گی۔ ان کی مجلسوں میں شرکت کریں گی اور ان سے ہم کلام ہوں گی، جب تک کہ ہمارے قائم آلِ محمد عجل اللہ تعالیٰ فرجہ قیام نہ کریں گے۔ جب خداوند عالم ان کو مبعوث کرے گا تو گروہ در گروہ آ کر حضرت کی دعوت قبول کریں گی اور حضرت کے ساتھ آئیں گی۔ اس وقت باطل عقیدے والے شک و تردید میں پڑ جائیں گے اور پارٹیاں، احزاب، حمایت، طرفداری اور پیروی کے دعویدار ایک دوسرے سے الگ ہو جائیں گے اور مقربِ الٰہی (مومنین) نجات پائیں گے۔'' (1)

ابن جریج کہتے ہیں: میں نے سنا ہے کہ جب بنی اسرائیل کے بارہ (۱۲) قبیلوں نے اپنے نبی کو قتل کر ڈالا، اور کافر ہو گئے تو ایک قبیلہ اس رفتار سے پشیمان ہوا، اور اپنے گروہ سے بیزار ہو کر خداوند عالم سے خود کو دیگر قبیلوں سے جدا ہونے کی درخواست کی۔ خداوند عالم نے زمین کے نیچے ایک سرنگ بنا دی اور وہ لوگ ڈیڑھ سال تک اس میں چلتے رہے، یہاں تک کہ سرزمین چین کی پشت سے باہر آئے اور ابھی وہیں زندگی گذار رہے ہیں۔ وہ لوگ مسلمان ہیں اور قبلہ کی طرف رُخ کرتے ہیں۔ (2)

بعض لوگ کہتے ہیں: جبرئیل شبِ معراج، رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ان کے پاس لے گئے، تو حضرت نے قرآن کے مکی سوروں میں سے دس سورہ کی تلاوت کی تو وہ لوگ ایمان لے آئے اور آپ کی رسالت کی تصدیق کی۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انھیں حکم دیا کہ یہیں پر قیام کریں اور سنیچر کو (یہودیوں کی تعطیل کے روز)

(1) کافی، ج۳، ص۱۳۱۔ الایقاظ، ص۲۹۰۔ بحار الانوار، ج۲۷، ص۳۰۸

(2) بحار الانوار، ج۲، ص۵۴، ص۳۱۶

اپنے کاموں کو ترک کر دیں۔ نماز برپا کریں اور زکوٰۃ دیں۔ ان لوگوں نے بھی قبول کیا اور اس وظیفے کو انجام دیا [1] اور ابھی کوئی دوسرا فریضہ واجب نہیں ہوا تھا۔

ابنِ عباس کہتے ہیں: آیہ مبارکہ

وَقُلْنَا مِنْ بَعْدِهٖ لِبَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ اسْكُنُوا الْاَرْضَ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ الْاٰخِرَةِ جِئْنَا بِكُمْ لَفِيْفًا [2]

اس کے بعد بنی اسرائیل کو حکم دیا کہ اس زمین پر سکونت اختیار کریں اور جب وعدہ آخرت پہنچے گا تو وہاں سے تمہیں بلا لیں گے۔

لوگوں نے کہا ہے کہ آخری وعدہ سے مراد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ظہور ہے کہ جب آنحضرت کے ساتھ بنی اسرائیل قیام کریں گے، لیکن ہمارے اصحاب روایت کرتے ہیں کہ وہ لوگ حضرت قائم آلِ محمد عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے ہمراہ قیام کریں گے۔ [3]

آیہ شریفہ:

وَمِنْ قَوْمِ مُوْسٰى اُمَّةٌ يَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَبِهٖ يَعْدِلُوْنَ [4]

''حضرت موسیٰؑ کی قوم سے ایک ایک گروہ ہدایت پائے گا اور اس دین کی طرف لوٹ آئے گا (لوگوں کو دین اسلام اور قرآن کی دعوت دیں گے۔''

ملا مجلسیؒ فرماتے ہیں:

''وہ امت کون ہے؟ اس میں اختلافِ نظر ہے۔''

---

[1] بحار الانوار، ج ٥٤، ص ٣١٦

[2] سورۂ اسراء (بنی اسرائیل) آیت ١٠٤

[3] بحار الانوار، ج ٥٤، ص ٣١٦

[4] سورۂ اعراف، آیت ١٥٩

بعض جیسے ابن عباس کہتے ہیں کہ وہ وہی قوم ہے جو چین کی طرف زندگی گذارتی ہے، نیز ان کے اور چین کے درمیان ریتیلے بیابان کا فاصلہ ہے۔ وہ لوگ کبھی حکم الٰہی میں تبدیلی نہیں لائیں گے۔ [1]

حضرت امام محمد باقرؑ ان کی وصف میں فرماتے ہیں: ''وہ لوگ کسی مال کو اپنے سے مخصوص نہیں سمجھتے، مگر یہ کہ اپنے دینی بھائی کو اس میں شریک کریں، وہ رات کو آرام اور دن کو کھیتی باڑی میں مشغول رہتے ہیں۔ لیکن ہم میں سے کوئی ان کی سرزمین تک اور ان میں سے کوئی ہماری سرزمین تک نہیں آئے گا، وہ لوگ حق پر ہیں۔ [2]

آیہ شریفہ:

وَمِنَ الَّذِيْنَ قَالُوْآ اِنَّا نَصٰرٰٓى اَخَذْنَا مِيْثَاقَهُمْ فَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ [3]

ان میں سے بعض نے کہا: ہم عیسائی ہیں، تو ہم نے ان سے عہد و پیمان لیا کہ وہ کتابِ الٰہی اور رسولِ خداؐ کے پیرو رہیں گے، ان لوگوں نے انجیل میں مذکور پند و نصیحت کو بھلا دیا اور حق کے مخالف ہو گئے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

''نصاریٰ اس راہ و روش کو یاد کریں گے اور حضرت قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ کے ہمراہ ہو جائیں گے۔'' [4]

---

[1] بحارالانوار، ج٥٤، ص٣١٦

[2] بحارالانوار، ج٥٤، ص٣١٦

[3] سورۂ مائدہ، آیت ١٤

[4] کافی، ج٥، ص٣٥٢۔ التهذیب، ج٦، ص٤٠٥۔ الوسائل الشیعه، ج١٤، ص٥٦۔ نور الثقلین، ج١، ص٦٠١۔ تفسیر برهان، ج١، ص٤٥٤۔ ینابیع المودة، ص٤٢٢۔

۵ جابلقا و جابرسا

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

''خداوند عالم کا مشرق میں جابلقا نامی شہر ہے۔ اس میں بارہ ہزار سونے کے دروازے ہیں۔ ایک دوسرے در کا فاصلہ ایک فرسخ ہے۔ ہر در پر ایک برجی ہے جس میں ۱۲ ہزار پر مشتمل لشکر رہتا ہے۔ وہ اپنے تمام جنگی سامان وہتھیار اور تلوار سے آمادہ حضرت قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ کے ظہور کے منتظر ہیں۔ نیز خداوند عالم کا ایک شہر جابرسا نامی مغرب میں ہے (انھیں تمام خصوصیات کے ساتھ) اور میں ان پر خدا کی طرف سے حجت ہوں۔'' (1)

اس کے علاوہ متعدد روایات پائی جاتی ہیں کہ ان شہروں اور زمینوں کے علاوہ بھی شہروں کا وجود ہے کہ جہاں کے لوگ بھی خدا کی نافرمانی نہیں کرتے۔ مزید معلومات کے لیے بحارالانوار کی ۵۴ ویں جلد کا مطالعہ کیجئے۔ تمام روایات سے استفادہ ہوتا ہے کہ حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ پوری دنیا میں آمادہ لشکر اور چھاؤنی رکھتے ہیں، جو ظہور کے وقت جنگ کریں گے، لیکن بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ برسوں پہلے مر چکے ہیں۔ خداوند عالم انھیں حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ کی مدد کے لیے دوبارہ زندہ کرے گا اور وہ دوبارہ دنیا میں آئیں گے اور رجعت کریں گے۔ (2) اور مشغولِ جہاد ہو جائیں گے۔ (3)

---

(1) بحارالانوار، ج٥٤، ص٣٣٤ و ج٢٦، ص٤٧

(2) شیعوں کا عقیدہ ہے کہ اسی دنیا میں حضرت مہدیؑ کے ظہور کے بعد کچھ مومنین اور کچھ کفار دوبارہ زندہ کیے جائیں گے اور دنیا میں واپس آئیں گے۔ اس سلسلے میں دسیوں روایتیں موجود ہیں۔ مرحوم آیۃ اللہ والد محترم نے شیعہ و رجعت کی دوسری جلد میں بسط و تفصیل سے گفتگو کی ہے۔ (بقیہ اگلے صفحہ پر)

نمبر (3) کا حاشیہ اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں

نیز حمران اور میسر کے بارے میں فرماتے ہیں:

گویا حمران بن اعین اور میسر بن عبدالعزیز کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ لوگ تلوار ہاتھوں میں لیے صفا و مروہ کے درمیان لوگوں کو خطبہ دے رہے ہیں۔" (1)

آیت اللہ خوئی معجم الرجال الحدیث میں یخبطان الناس شمشیر سے مارنے کی تفسیر کرتے ہیں۔ (2)

اسی طرح حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے داود رقی کی طرف نگاہ کر کے کہا: "جو حضرت قائم کے انصار کو دیکھنا چاہتا ہے وہ اس شخص کو دیکھے۔ (یعنی حضرت کے ناصروں میں سے ہے) اور دوبارہ زندہ کیا جائے گا۔" (3)

بقیہ حاشیہ نمبر (2)

آخر میں اس کتاب کو حجۃ الاسلام میر شاہ ولد نے ستارۂ درخشاں کے نام سے ترجمہ کر کے شائع کیا ہے اور ۱۵/سال قبل اس ناچیز کی طرف سے رجعت اور نظر شیعہ کے عنوان سے ایک جزوہ شائع ہوا ہے جو والد مرحوم کی تقریروں اور نوشتوں سے مستفاد ہے۔

بقیہ حاشیہ نمبر (3)

(2) الایقاظ من الھجعہ، ص ۲۶۹

حاشیہ صفحہ ھذا

(1) کشی، رجال، ص ۴۰۲۔ الخلاصہ، ص ۹۸۔ قہپائی، رجال، ج ۲، ص ۲۸۹۔ الایقاظ، ص ۲۸۴۔ بحار الانوار، ج ۵۴، ص ۴۔ معجم رجال الحدیث، ج ۶، ص ۲۰۹

(2) داؤد کے ثقہ ہونے کے سلسلے میں علماء رجال نے شرح وبسط سے گفتگو کی۔ بعض نے اس روایت کو ضعیف اور بعض نے اسے موثق جانا ہے، دوسری روایت حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا: "داؤد کا میرے نزدیک وہی مقام ہے جو مقداد کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک تھا۔ (تنقیح المقال، ج ۲، ص ۴۱۴)

(3) الایقاظ، ص ۲۶۴

ج: سپاہیوں کی تعداد

حضرت امام زمانہ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ کے لشکر اور ان کے ساتھیوں کے سلسلے میں مختلف روایتیں پائی جاتی ہیں۔ بعض روایتیں ۳۱۳ر کی تعداد بتاتی ہیں۔ بعض دس ہزار او اس سے زیادہ بتاتی ہیں۔ یہاں پر دو نکتے قابلِ ذکر ہیں:

ا: روایت میں ۳۱۳ر کی تعداد حضرت کے خاص الخاص جو آغاز قیام میں حضرت کے ہمراہ ہوں گے اور وہی لوگ امام زمانہؑ کی عالمی حکومت میں کارگزاروں میں ہوں گے، (یعنی وزراء سفراء)

جیسا کہ مرحوم اردبلی رحمتہ اللہ علیہ کشف الغمہ میں فرماتے ہیں دس ہزار والی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت کے سپاہیوں کی تعداد ۳۱۳ر میں محدود نہیں ہے، بلکہ یہ تعداد ان لوگوں کی ہے جو حضرت کے قیام کے آغاز میں ان کے ہمراہ ہوں گے۔

ب: چار ہزار، دس ہزار سپاہیوں کی تعداد و جیسا کہ بعض روایات میں بیان کیا گیا ہے حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ کی پوری فوج کی تعداد نہیں ہے، بلکہ جس طرح روایات سے استفادہ ہوتا ہے کہ ان میں سے ہر ایک شمارہ ان افواج کی نشاندہی کرتا ہے جو ظہور کے وقت یا جنگ کے کسی خاص موقع پر دنیا کے گوشہ سے شریک ہوں گے۔ شاید اس کے علاوہ کوئی اور بات ہو جسے ہم نہیں جانتے اور وہ حضرت کے ظہور کے وقت روشن۔

❶ مخصوص افواج

ظبیان کے بیٹے یونس کہتے ہیں: میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں تھا کہ حضرت قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے انصار کی بات چلنے لگی تو

آپ نے کہا: ''ان کی تعداد ۳۱۳ ہے۔ ان میں سے ہر ایک خود کو ۳۰۰ میں سے سمجھتا ہے۔'' [1]

دو احتمال پائے جاتے ہیں:

1. ہر ایک کی جسمی توانائی ۳۰۰ سو کے برابر ہے جیسا کہ اُس وقت ہر مومن کی توانائی ۴۰ مرد کے برابر ہوگی۔
2. ہر ایک ۳۰۰ سو فوج رکھتے ہیں کہ خود کو ۳۰۰ کی تعداد کے درمیان دیکھتے ہیں جو ان کے ماتحت ہیں۔

اس احتمال کی بناء پر وہ لوگ ۳۰۰ پر الگ الگ مشتمل فوج کی کمانڈری کریں گے، اور احتمال ہے کہ وہی ظاہر لفظ مراد ہو یعنی ہر ایک خود کو ۳۰۰ میں ایک سمجھتا ہے جیسا کہ بعض نے کہا ہے۔

حضرت امام زین العابدین علیہ السلام فرماتے ہیں:

جو لوگ حضرت کی مدد کے لیے اپنے بستر سے غائب ہو جائیں گے ان کی تعداد ۳۱۳ کی تعداد اہلِ بدر کی تعداد ہے، اور اس شب کی صبح یعنی دوسرے دن وہ مکہ میں اکٹھا ہوں گے۔ [2]

امام جواد علیہ السلام فرماتے ہیں: کہ رسول خداؐ نے فرمایا:

امام زمانہ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ سرزمین ''تھامہ'' سے ظہور کریں گے۔ اس میں سونے اور چاندی کے علاوہ خزانہ ہے۔ وہ لوگ اصحابِ بدر کی تعداد میں قوی گھوڑے اور نامی گرامی مرد ہیں۔ وہ ۳۱۳ میں جو دنیا سے ان کے اردگرد آئیں گے مہر کردہ

---

[1] دلائل الامامہ، ص ۳۲۰۔ المحجہ، ص ٤٦

[2] کمال الدین، ج ۲، ص ٦٥٤۔ عیاشی تفسیر، ج ۲، ص ٥٦۔ نور الثقلین، ج ۱، ص ۱۳۹ و ج ٤، ص ٥٩۔ بحار الانوار، ج ٥٢، ص ۳۳۰۔

کتاب حضرت کے ساتھ ہے، جس پر ساتھیوں کی تعداد نام اور شہر، قبیلہ، کنیت نیز تمام پہچان کے ساتھ اس پر لکھی ہوئی ہے۔ وہ سب کے سب حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ کی اطاعت کے لیے کوشش کریں گے۔" (1)

جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

"لوگ پرندوں کی مانند ان کے گرد جمع ہو جائیں گے، تا کہ ۳۱۴ مرد جس میں عورتیں بھی ہوں گی ان کے پاس آئیں گے اور آنحضرت ہر ظالم اور اولاد ظالم پر کامیاب ہوں گے اور ایسی عدالت قائم ہوگی کہ لوگ آرزو کریں گے کہ کاش مردے زندوں کے درمیان ہوتے، اور عدالت سے فیضاب ہوتے۔" (2)

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں:

حضرت مہدیؑ اپنے ۳۱۳ ساتھی جو اہل بدر کی تعداد میں ہیں کے ہمراہ کسی آگاہی اور پہلے سے کوئی وعدہ کیے بغیر ظاہر ہو جائیں گے جبکہ وہ بہار کے بادل کی طرح پراگندہ ہیں۔ وہ لوگ دن کے شیر اور رات کے راز و نیاز کرنے والے ہیں۔" (3)

ابان بن تغلب کہتے ہیں کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

"عنقریب ۳۱۳ آدمی تمہاری مسجد (مکہ) میں آئیں گے۔ مکہ والے جانتے ہیں کہ یہ اپنے آباؤ اجداد کی طرف منسوب نہیں ہیں (اور مکہ والوں میں سے بھی نہیں ہیں) ان میں سے ہر ایک کے پاس ایک تلوار ہوگی اور تلوار پر لکھا ہوگا کہ اس کلمہ سے ہزار کلمے (مشکل) حل ہوں گے۔" (4)

---

(1) عیون اخبار رضا، ج ۱، ص ۵۹۔ بحار الانوار، ص ۳۱۰

(2) مجمع الزوائد، ج ۷، ص ۳۱۵ (3) ابن طاؤس، ملاحم، ص ٦٤۔ الفتاوی الحدیثیہ، ج ۳۱

(4) کمال الدین، ج ۲، ص ٦٧١۔ بصائر الدرجات، ص ۳۱۱۔ بحار الانوار، ج ۵۲۔ ص ۲۸٦

بعض روایات میں ان بعض کا نام بھی درج ہے کہ اس سلسلے میں دو روایات پر اکتفاء کر رہا ہوں۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام مفضل بن عمر سے فرماتے ہیں:

تم اور ۴۴/آدمی اور حضرت قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے دوستوں اور چاہنے والوں میں سے ہوں گے۔ شاید ۴۴ کی تعداد سے مراد حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے اصحاب ہوں۔ [1]

نیز آنحضرت فرماتے ہیں:

''جب حضرت قائم آل محمد عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف ظہور کریں گے تو ۲۷/آدمی کعبہ کی پشت سے ظاہر ہوں گے اور ۲۵/آدمی موسیٰ کی قوم سے، جو سارے کے سارے حق کے ساتھ قاضی اور عادل ہوں گے۔ زندہ ہوں گے اور ۷/آدمی اصحاب کہف سے، یوشع وصی موسیٰ، مومن آلِ فرعون، سلمان فارسیؓ، ابو دجانہ انصاریؓ، مالک اشترؓ دنیا میں لوٹائے جائیں گے [2] اور بعض روایات میں مقداد بن اسود کا بھی نام ہے، روایات کے مطابق فرشتے نیک لوگوں کو مقامات مقدسہ (کعبہ) میں منتقل کریں گے۔'' [3]

اس بناء پر شاید ان کے جسم کعبہ کے کنارے منتقل کیے جا چکے ہیں، اور ان کا دوبارہ زندہ ہونا اور رجعت بھی وہیں سے ہوگی۔ ایک دوسری روایت کے مطابق، شاید یہ جگہ کوفہ شہر کی پشت (نجف) ہو، تو پھر روایت کے معنیٰ صحیح ہو جائیں گے۔ اس

[1] دلائل الامامہ، ص ۲۴۸۔ اثبات الھداۃ، ج ۳، ص ۵۷۳

[2] روضۃ الواعظین، ص ۲۶۶۔ اثبات الھداۃ، ج ۳، ص ۵۵

[3] درر الاخبار، ج ۱، ص ۲۵۸

لیے کہ ان کے جسم وہاں یعنی نجف اشرف منتقل ہو چکے ہیں۔ شایان ذکر یہ ہے کہ لوگ زمانے کے طاغوت کے خلاف سیاسی اور فوجی سابقہ رکھتے ہیں، خصوصاً! سلمان فارسی، ابودجانہ، مالک اشتر، مقداد رضی اللہ تعالیٰ عنہم جنھوں نے صدرِ اسلام کی جنگوں میں شرکت کی ہے اور اپنی ہدایت وراہنمائی کا اظہار کیا ہے۔ بعض لوگ تو کمانڈری کا بھی سابقہ رکھتے ہیں۔

۱ حضرت مہدیؑ کی فوج

ابوبصیر کہتے ہیں: ایک کوفے کے رہنے والے نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا: ''حضرت قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ کے ساتھ کتنے لوگ قیام کریں گے؟ ''لوگ کہتے ہیں کہ ان کے ہمراہ اہلِ بدر کی تعداد کے بقدر سپاہی ہوں گے یعنی ۳۱۳/آدمی۔

امام علیہ السلام نے کہا: ''حضرت مہدیؑ توانا اور قوی فوج کے ساتھ ظہور کریں گے، اور یہ قوی فوج دس ہزار سے کم نہ ہوگی۔'' [1]

نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

جب خداوند عالم حضرت قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ کو قیام کی اجازت دے گا تو ۳۱۳/افراد ان کی بیعت کریں گے۔ آنحضرت مکہ میں اس وقت تک توقف کریں گے جب تک کہ ان کے اصحاب کی تعداد دس ہزار ہو جائے، پھر اس وقت مدینہ کی سمت حرکت کریں گے۔ [2]

---

[1] کمال الدین، ج۲، ص۶۵۴۔ عیاشی، تفسیر، ج۱، ص۱۳۴۔ نور الثقلین، ج۴، ص۹۸، ج۱، ص۲۴۰۔ العدد القویہ، ص۶۵۔ اثبات الهداة، ج۳، ص۵۴۸۔

[2] المحتاد، ص۴۱۱۔

حضرت امیر المؤمنین علی علیہ السلام فرماتے ہیں:

حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ کم سے کم بارہ ہزار اور زیادہ سے زیادہ ۱۵ ہزار لشکر کے ساتھ ظہور کریں گے۔ آپ کی فوجی طاقت کا رعب و دبدبہ سپاہیوں کے آگے آگے ہوگا۔ کوئی دشمن ان کے سامنے نہیں آئے گا مگر شکست کھا جائے گا۔ آنحضرت اور آپ کے سپاہی راہِ خدا میں کسی کی ملامت کی پرواہ نہیں کریں گے۔ آپ کے لشکر کا نعرہ ہوگا (مار ڈالو، مار ڈالو)۔ [1]

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں: ''حضرت اس وقت ظہور کریں گے جب ان کی تعداد پوری ہو جائے گی۔''

راوی نے پوچھا: ''ان کی تعداد کتنی ہے؟''

حضرت نے کہا: ''دس ہزار۔ [2]

شیخ حر عاملیؒ کہتے ہیں: ''روایت میں مکمل فوج کی تعداد ایک لاکھ ہے۔'' [3]

حفاظتی گارڈ

کعب کہتے ہیں:

ایک ہاشمی مرد بیت المقدس میں ساکن ہوگا۔ اس کی محافظ فوج کی تعداد ۱۲ ہزار ہے اور ایک دوسری روایت میں محافظوں کی تعداد ۳۶ ہزار ہے اور بیت المقدس تک منتہی ہونے والے ہر بڑے راستوں پر ۱۲ ہزار فوج لگی ہوگی۔ [4]

---

[1] ابن طاؤس، ملاحم، ص ٦٥

[2] نعمانی، غیبة، ص ٣٠٧۔ اثبات الهداة، ج ٣، ص ٥٤٥۔

[3] اثبات الهداة، ج ٣، ص ٥٧٨۔ بحار الانوار، ج ٥٢، ص ٣٠٧، ٣٦٧۔ بشارة الاسلام، ص ١٩٠

[4] ابن حماد، فتن، ص ١٠٦۔ عقد الدرر، ص ١٤٣

البتہ کلمہ حرس جو روایت میں آیا ہے اعوان و انصار کے معنی بھی ہے۔ اگر چہ یہ معنی حدیث کے عنوان سے مناسب نہیں ہے۔ اس لیے کہ ممکن ہے کہ حضرت کے اعوان و انصار مراد ہوں۔

۵: سپاہیوں کا اجتماع

جیسا کہ پہلے کہا جا چکا ہے، حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ کے لشکر والے دنیا کے گوشہ و کنار سے ان کے پاس اکٹھا ہو جائیں گے۔ حضرت کے سپاہی کس طرح قیام کریں گے اور مکہ میں کیسے جمع ہو جائیں گے؟ مختلف روایتیں پائی جاتی ہیں: بعض لوگ رات کو بستر پر سوئیں گے اور امام کے حضور حاضر ہوں گے۔ بعض طی الارض (کم مدت میں طولانی سفر کا ہونا) کے ذریعہ حضرت سے جاملیں گے اور بعض افراد قیام سے آگاہ ہونے کے بعد بادلوں کے ذریعہ حضرت کے پاس آئیں گے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

جب حضرت مہدیؑ کو خروج اور قیام کی اجازت دی جائے گی تو عبری زبان میں خدا کو پکاریں گے۔ اس وقت ان کے اصحاب، جن کی تعداد ۳۱۳ ہے اور بادلوں کے مانند پراگندہ ہیں آمادہ ہو جائیں گے، یہی لوگ پرچم دار اور کمانڈر ہیں۔ بعض لوگ رات کو بستر سے غائب ہو جائیں گے اور صبح کو مکہ میں پائیں گے اور بعض لوگ دن میں بادل پر سوار دیکھائی دیں گے۔ یہ اپنے نام و نسب اور شہرت سے پہچانے جائیں گے۔ (۱)

مفضل بن عمر کہتے ہیں: میں نے عرض کیا: میں آپ پر فدا ہو جاؤں، کون گروہ ایمان کے لحاظ سے بلند مرتبہ پر فائز ہوگا؟

(۱) کمال الدین، ج۲، ص ۶۷۲۔ عیاشی، تفسیر، ج۱، ص ۶۷۔ نعمانی غیبۃ، ص ۳۱۵۔ بحار الانوار، ج۲، ص ۳۶۸۔ کافی، ج۸، ص ۳۱۳۔ المحجۃ، ص ۱۹۔

آپ نے فرمایا: جو اَبر کی بلندی پر سوار ہوں گے وہی لوگ غائب ہونے والوں میں ہیں، جن کی شان میں یہ آیہ کریمہ ہے:

اَیۡنَ مَا تَکُوۡنُوۡا یَاۡتِ بِکُمُ اللّٰہُ جَمِیۡعًا (1)

''تم لوگ جہاں بھی ہو گے خداوند عالم یکجا کر دے گا۔''

رسولؐ خدا فرماتے ہیں:

تمہارے بعد ایسا گروہ آئے گا کہ زمین ان کے قدموں تلے سمٹے گی اور دنیا ان کا استقبال کرے گی۔ فارس کے مرد وزن ان کی خدمت کریں گے۔ زمین پلک جھپکنے سے پہلے سمٹ جائے گی۔ اس طرح سے کہ ان میں سے ہر ایک شرق وغرب کی ایک آن میں سیر کرلے گا۔ وہ لوگ اس دنیا کے نہیں ہیں اور نہ ہی اس میں ان کا کوئی حصہ ہے۔'' (2)

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں:

''حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ کے شیعہ اور ناصر دنیا کے گوشے سے ان کی طرف آئیں گے۔ زمین ان کے قدموں میں سمٹ جائے گی اور طی الارض کے ذریعہ امام تک پہنچ جائیں گے اور آپ کی بیعت کریں گے۔'' (3)

عجلان کے بیٹے عبداللہ کہتے ہیں: حضرت امام صادق علیہ السلام کی خدمت میں حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ کے قیام کی بات چلی تو میں نے حضرت سے کہا:

''حضرت کے ظہور سے ہم کیسے باخبر ہوں گے؟''

آپ نے کہا: ''صبح کو اپنے تکیہ کے نیچے ایک خط پاؤ گے جس میں تحریر ہوگا کہ

(1) سورۂ بقرہ، آیت: ۱۴۸

(2) فردوس الاخبار، ج۲، ص۴۴۹

(3) روضة الواعظین، ج۲، ص۲۶۳۔ متقی هندی، برهان، ص۱۴۵ عقدالدرر، ص۶۵

حضرت مہدی کی اطاعت اچھا اور نیک کام ہے۔" [1]

حضرت امام رضا علیہ السلام فرماتے ہیں: خدا کی قسم اگر ہمارے قائم قیام کریں گے تو خداوند عالم، شیعوں کو تمام شہروں سے ان کے قریب کردے گا۔ [2]

نیز حضرت امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

جب ہمارے شیعہ، چھتوں پر سوئے ہوں گے تو اچانک ایک شب بغیر کسی وعدے کے، حضرت کے پاس لائے جائیں گے۔ اس وقت سبھی صبح کے وقت حضرت کے پاس ہوں گے۔ [3]

۶: سپاہیوں کی قبولیت کے شرائط اور امتحان

حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام فرماتے ہیں: "حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ کے انصار = جن کی تعداد ۳۱۳ ہے = ان (حضرت) کی سمت جائیں گے اور اپنی گمشدہ چیز لیں گے اور سوال کریں گے: "کیا تم ہی مہدی موعود ہو؟"

آپ فرمائیں گے: "ہاں، میرے ساتھیو!"

اس کے بعد دوبارہ غائب ہو کر مدینہ چلے جائیں گے، جب حضرت کے انصار کو خبر ہوگی۔ راہی مدینہ ہو جائیں گے اور جب وہ لوگ مدینہ پہنچیں گے تو امام پوشیدہ طور پر مکہ واپس آجائیں گے اور جب چاہنے والے مدینہ پہنچیں گے تو حضرت مکہ کا قصد کر

[1] بحار الانوار، ج۵۲۔ ص۳۲۴۔ اثبات الهداة، ج۳، ص۵۸۲۔ ترجمۂ جلد ۱۳۔ بحار الانوار، ج۶ ۹۱۶

[2] مجمع البيان، ج۱، ص۲۲۱۔ اثبات الهداة، ج۳، ص۵۲۴۔ نور الثقلين، ج۱، ص۱۴۰۔ بحار الانوار، ج۵۲، ص۲۹۱

[3] نعمانی غیبة، ص۳۱۶۔ بحار الانوار، ج۵۲، ص۱۹۸۔ بشارة الاسلام، ص۱۹۸

لیں گے۔اسی طرح تین بار تکرار ہوگی۔

امام علیہ السلام اس طرح چاہنے والوں کو آزمائیں گے، تا کہ ان کی پیروی واطاعت کا معیار معلوم ہو جائے۔ اس کے بعد صفا ومروہ کے درمیان، کعبہ میں ظاہر ہوں گے اور اپنے چاہنے والوں سے مخاطب ہو کر کہیں گے کہ میں اس وقت تک کوئی کام نہیں کروں گا جب تک تم لوگ شرائط کے ساتھ میری بیعت نہ کرو، اور اس پر پابند نہ رہو اور ذرا بھی کوئی تبدیلی نہ ہو۔ میں بھی آٹھ چیزوں کا وعدہ کرتا ہوں۔ سارے اصحاب جواب دیں گے: ہم مکمل تسلیم ہیں، اور آپ کی پیروی کریں گے جو شرائط رکھنا چاہئیں رکھ دیں۔ بتایئے وہ شرائط کیا ہیں؟

حضرت مکہ میں صفا پہاڑی کی طرف جائیں گے تو ان کے انصار بھی پیچھے پیچھے جائیں گے۔ وہاں سے مخاطب ہو کر کہیں گے: تم سے ان شرائط کے ساتھ عہد و پیمان کرتا ہوں:

① میدانِ جنگ سے فرار نہیں کرو گے۔
② چوری نہیں کرو گے۔
③ ناجائز کام نہیں کرو گے۔
④ حرام کام نہیں کرو گے۔
⑤ منکر و بُرے کام انجام نہیں دو گے۔
⑥ کسی کو ناحق نہیں مارو گے۔
⑦ سونا چاندی ذخیرہ نہیں کرو گے۔
⑧ جَو، گیہوں ذخیرہ نہیں کرو گے۔
⑨ کسی مسجد کو خراب نہیں کرو گے۔
⑩ ناحق گواہی نہیں دو گے۔
⑪ کسی مومن کو ذلیل وخوار نہیں کرو گے۔

(۱۲) سود نہیں کھاؤ گے۔
(۱۳) سختی و مشکلات میں ثابت قدم رہو گے۔
(۱۴) خدا پرست و یکتا پرست انسان پر لعنت نہیں کرو گے۔
(۱۵) شراب نہیں پیو گے۔
(۱۶) سونے سے بنا لباس نہیں پہنو گے۔
(۱۷) حریر و ریشم کا لباس نہیں پہنو گے۔
(۱۸) بھاگنے والے کا پیچھا نہیں کرو گے۔
(۱۹) خون حرام نہیں بہاؤ گے۔
(۲۰) کافر و منافق سے اتحاد نہیں کرو گے۔
(۲۱) خز کا لباس نہیں پہنو گے۔
(۲۲) مٹی کو اپنا تکیہ نہیں بناؤ گے۔ (شاید اس معنی میں ہو کہ فروتن و خاکسار رہو گے)
(۲۳) ناپسندیدہ کاموں سے پرہیز کرو گے۔
(۲۴) نیکی کا حکم دو گے اور بُرائی سے روکو گے۔

اگر ان شرائط کے پابند ہو، اور ایسی رفتار رکھو گے تو مجھ پر واجب ہو گا کہ تمہارے علاوہ کسی کو اپنا ناصر نہ بناؤں اور میں وہی پہنوں گا جو تم پہنو گے اور جو تم کھاؤ گے وہی کھاؤں گا اور جو سواری تم استعمال کرو گے وہی میں استعمال کروں گا۔ جہاں تم رہو گے وہیں میں بھی رہوں گا، جہاں تم جاؤ گے وہاں میں بھی جاؤں گا اور کم فوج پر راضی و خوشحال رہوں گا۔ نیز زمین کو عدل و انصاف سے بھر دوں گا، جس طرح ظلم و ستم سے بھری ہو گی اور خدا کی ویسی ہی عبادت کروں گا جس کا وہ حقدار ہے جو میں نے کہا اسے پورا کروں گا۔ تم بھی اپنے عہد و پیمان کو پورا کرنا۔

اصحاب کہیں گے جو آپ نے فرمایا ہم اس پر راضی اور آپ کی بیعت کرتے

ہیں۔ اس وقت امام علیہ السلام ایک ایک چاہنے والوں سے (بیعت کی علامت کے ساتھ) مصافحہ کریں گے۔ [1]

لیکن یہ خیال رکھنا چاہئے کہ حضرت امام علیہ السلام نے یہ شرائط و امتحان اپنی خاص فوج کے لیے رکھی ہیں۔

اس لیے کہ امام علیہ السلام کی حکومت کے کارگزاروں میں وہ لوگ ہیں جو اپنے نیک کردار سے دنیا میں عدالت برقرار کرنے لیے ایک موثر اقدام کریں گے۔

لیکن اس روایت کی سند قابل تامل ہے، اس لیے کہ یہ ''خطبۃ البیان'' سے ماخوذ ہے۔ جس کو بعض لوگوں نے ضعیف سمجھا ہے اگرچہ بعض بزرگوں نے اس کا دفاع کر کے قوی بنانے کی کوشش کی ہے۔ [2]

---

[1] الشیعہ والرجعہ، ج ۱، ص ۱۵۷۔ عقد الدرر، ص ۹۶

[2] والد مرحوم نے الشیعہ والرجعہ کی پہلی جلد کے حاشیہ پر، خطبۂ بیان کے بارے میں اس طرح فرمایا ہے: ہم نے یہ خطبہ شیخ محمد یزدی کی کتاب دوحۃ الانوار سے نقل کیا ہے: لیکن اس کتاب میں منحصر نہیں ہے بلکہ دیگر کتابوں میں بھی درج ہے جیسا کہ آقا بزرگ تہرانی الذریعہ کی ساتویں جلد میں چند کتابوں کا تذکرہ کرتے ہیں:

۱۔ قاضی سعید قمی در شرح حدیث غمامہ م ۱۱۰۳ھ ق ۲۔ محقق قمی در جامع الشتات، ص ۷۷۲

۳۔ ایک نسخہ کتاب خانہ حضرت امام رضاؑ تاریخ ۹۷۹ھ ق ۴۔ ایک نسخہ خط علی بن کمال الدین تاریخ ۹۲۳ھ ق ۵۔ خلاصۃ الترجمان ۶۔ معالم التنزیل

اس خطبے میں ایسی عبارتیں ہیں جو توحید سے ہم آہنگ نہیں ہیں لیکن تمام نسخوں میں یہ عبارتیں نہیں ہیں۔ بلا تردید یہ غالیوں کی گڑھی باتیں ہیں ''انا مورق الاشجار و مثمر الثمار'' اس طرح کی روایت کثرت سے ہے: ''بنا اثمرت الاشجار و اینعت الثمار'' اور زیارت مطلقہ میں اس طرح آیا ہے: ''وبکم تنبت الارض اشجارھا وبکم تخرج الاشجار و الثمارھا'' اور زیارت رجبیہ میں ''انا سائلکم واملکم فیما الیکم التفویض وعلیکم التعویض، فیکم یجبر المھیض ویشفی المریض و'' اس لحاظ سے جو بات بھی قرآن کے خلاف ہو اور اس کی صحیح تاویل بھی نہ ہو تو بھی معصومین علیہم السلام اس سے بری ہیں لیکن اس خطبہ کی عبارت کا جعلی ہونا تمام خطبہ کی صحت کو مخدوش نہیں کر سکتا۔

و: سپاہیوں کی خصوصیت

روایات میں حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ کے اصحاب وانصار کی بہت زیادہ ہی خصوصیات بیان کی گئی ہیں، مگر ہم کچھ کے بیان پر اکتفاء کرتے ہیں:

① عبادت و پرہیز گاری

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام حضرت کے اصحاب کی توصیف فرماتے ہیں:

وہ لوگ شب زندہ دار انسان ہیں جو راتوں کو قیام کی حالت میں عبادت کرتے ہیں اور نماز کے وقت شہد کی مکھی کی طرح بھنبھناتے ہیں اور صبح کے وقت گھوڑوں پر سوار اپنی (وظیفوں کو) ماٗموریت انجام دینے جاتے ہیں۔ وہ لوگ رات کے عبادت گزار، پاکیزہ نفس اور دن کے دلاور وشیر ہیں اور خوفِ الٰہی سے ایک خاص کیفیت پیدا کر چکے ہیں۔ خداوند عالم ان کے ذریعہ امام برحق کی مدد کرے گا۔ [1]

نیز آنحضرت فرماتے ہیں:

''گویا قائم آل محمد علیہ السلام اور ان کے چاہنے والوں کو شہر کوفہ کی پشت پر دیکھ رہا ہوں، یوں کہیئے کہ فرشتے ان کے سروں پر اپنے پروں کا سایہ کیے ہوئے ہیں اور ان کی پیشانی پر سجدہ کا اثر ہے، راہ توشہ تمام ہو چکا ہے، اور ان کے لباس بوسیدہ و پرانے ہو چکے ہیں۔ ہاں وہ لوگ شب کے پارسا اور دن کے شیر ہیں۔ ان کے دل آہنی ٹکڑوں کے مانند محکم و مضبوط ہیں۔ ان میں سے ہر ایک چالیس آدمی کی قوت کا مالک ہوگا اور کافر و منافق کے علاوہ کسی کو قتل نہیں کریں گے۔ خداوند عالم قرآن میں ان کے بارے میں اس طرح فرماتا ہے:

---

[1] بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۰۸

إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّلْمُتَوَسِّمِينَ (1)

''اس میں ہوشمند افراد کے لیے نشانی اور عبرت ہے۔'' (2)

۲ امامؑ سے عشق اور آپ کی اطاعت

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں:

صاحب امر کے لیے درّوں میں غیبت ہے ظہور سے دو شب قبل آپ کا نزدیک ترین خادم حضرت کے دیدار کو جائے گا اور آپ سے پوچھے گا کہ آپ یہاں کتنے لوگ ہیں؟

کہیں گے: چالیس آدمی۔

وہ کہے گا: تمہارا کیا حال ہوگا، جب تم اپنے پیشوا کو دیکھو گے۔

جواب دیں گے: اگر وہ پہاڑوں پر زندگی کریں گے تو ہم ان کے ساتھ ہوں گے اور اُسی طرح گذاریں گے۔ (3)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

حضرت کے انصار اپنے ہاتھوں کو حضرت امامؑ کی سواری کے زین میں ڈال کر برکت کے لیے کھینچیں گے، اور حضرت کے حلقہ بگوش ہوں گے، اور اپنے جسم و جان کو ان کی سپر بنالیں گے، اور آپ جو اُن سے چاہیں گے وہ کریں گے۔ (4)

نیز آنحضرت حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ کے انصار و مددگاروں کی توصیف

(1) سورۂ حجر، آیت ۷۵

(2) بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۸۶

(3) عیاشی تفسیر، ج ۲، ص ۵٦۔ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۱

(4) عیاشی تفسیر، ج ۲، ص ۵٦، ص ۳۱

میں فرماتے ہیں: ان کے پاس ایسے ایسے لوگ ہیں جن کے دل فولاد کے ٹکڑے ہیں وہ لوگ حضرت کے سامنے کنیز کی طرح جو اپنے مولا و آقا کے سامنے مطیع و فرمانبردار ہوتی ہے تسلیم ہوں گے۔ (1)

رسول خداؐ فرماتے ہیں:

خداوند عالم حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ کے لیے دنیا کے گوشہ و کنار سے اہلِ بدر کی تعداد میں لوگوں کو ان کے اردگرد جمع کر دے گا، وہ لوگ حضرت کی فرمانبرداری کرنے میں حد سے زیادہ کوشاں ہوں گے۔ (2)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ حضرت قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ اور ان کے ناصر و مددگار نجف (کوفہ) میں مستقر ہیں اور اس طرح ثابت قدم ہیں کہ گویا پرندہ ان کے سر پر سایہ فگن ہے۔ (3)

یعنی جنگجو، منظم اور تسلیم محض ہو کر حضرت کے سامنے کھڑے ہیں۔ گویا پرندہ ان کے سروں پر سایہ کیے ہوئے ہے۔ اگر معمولی حرکت کریں تو پرندے اُڑ جائیں گے۔ (4)

سپاہی قوی ہیکل اور جوان ہوں گے

حضرت امیر المومنین علیہ السلام فرماتے ہیں:

حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے ناصر سارے کے سارے جوان

(1) بحارالانوار، ج۵۲، ص۳۰۸
(2) اسی جگہ
(3) وھی، ص۲۱۰
(4) اثبات الھداۃ، ج۳، ص۵۸۵

ہیں، کوئی ان میں ضعیف وسن رسیدہ نہیں ہے۔ جز تھوڑے افراد کے جو آنکھ میں سرمہ یا غذا میں نمک کے مانند ہیں لیکن سب سے کم قیمت زیادہ ضرورت کی چیز نمک ہی ہے۔ (1)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

لوطؑ پیامبر کی مراد اپنی اس بات سے جو انہوں نے دشمنوں سے کہی ہے: اے کاش! تمہارے مقابل قوی اور توانا ہوتا یا کسی مضبوط ومحکم پایۂ کی سمت پناہ لیتا۔ کوئی طاقت مہدیؑ موعود عجل اللہ تعالیٰ فرجہ اور ان کے ناصروں کی قدرت کے برابر نہیں ہوگی، اور ہر ایک آدمی کی قوت چالیس آدمی کے برابر ہوگی۔ ان کے پاس لوہے سے زیادہ ہموار دل ہے، اور جب پہاڑوں سے گذریں گے تو چٹان لرزہ اُٹھیں گے اور خداوند عالم کی رضا وخوشنودی کے حصول تک وہ تلوار چلاتے رہیں گے۔ (2)

حضرت امام سجاد علیہ السلام اس سلسلے میں فرماتے ہیں:

"جب ہمارے قائم قیام کریں گے تو خداوند عالم ہمارے شیعوں سے ضعف و سستی کو دور کردے گا اور ان کے دلوں کو آہنی ٹکڑوں کی طرح محکم واستوار کردے گا۔ نیز ان میں سے ہر ایک کو چالیس آدمی کی قوت عطا کرے گا۔ یہی لوگ زمین کے حاکم اور رئیس ہوں گے۔" (3)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

"حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ کی حکومت میں ہمارے شیعہ کے حاکم اور

---

(1) طوسی غیبة، ص ۲۸٤۔ نعمانی غیبة، ص ۳۱۵۔ ابن طاؤس ملاحم، ص ۱٤۵۔ کنز العمال، ج ۱٤، ص ۵۹۲۔ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۳٤۔ اثبات الهداة، ج ۳، ص ۵۱۷

(2) کمال الدین، ج ۲، ص ٦۷۳۔ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۱۷ و ۳۲۷

(3) کمال الدین، ج ۲، ص ٦۷۳۔ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۱۷، ۳۲۷، ۳۷۲۔ ینابیع المودة، ص ٤۲٤۔ احقاق الحق، ج ۱۳، ص ۳٤٦۔

رئیس ہوں گے، اوران میں سے ہر ایک کو ۴۰ مرد کی قوت دی جائے گی۔ (1)

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں:

آج ہمارے شیعوں کے دلوں میں دشمنوں کا خوف بیٹھا ہوا ہے، لیکن جب ہماری حکومت آئے گی اور امام مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ ظہور کریں گے، تو ہمارے ہر ایک شیعہ شیر کی طرح نڈر اور تلوار سے زیادہ تیز ہو جائے گا اور ہمارے دشمنوں کو پاؤں سے کچل ڈالیں گے اور ہاتھ سے کھینچیں گے۔ (2)

عبد المالک بن اعین کہتا ہے:

ایک روز حضرت امام علیہ السلام کی خدمت سے جب ہم اُٹھے، تو ہاتھوں کا سہارا لیا اور کہا: کاش! حضرت قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے ظہور کو جوانی میں درک کرتا، (یعنی جسمی توانائی کے ساتھ)۔

امام نے کہا: کیا تمہاری خوشی کے لیے اتنا کافی نہیں ہے کہ تمہارے دشمن آپس ہی میں ایک دوسرے کو مار ڈالیں گے، لیکن تم لوگ اپنے گھروں میں محفوظ رہو گے؟ اگر امام ظہور کر جائیں گے تو تم میں سے ہر ایک کو ۴۰ مرد کی قوت دی جائے گی اور تمہارے دل آہنی ٹکڑوں کی طرح ہوں گے۔ اس طرح سے کہ تم لوگ زمین کے رہبر اور امین رہو گے۔ (3)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

ہمارا حکم (حضرت مہدی کی حکومت) آتے ہی خداوند عالم ہمارے شیعوں کے

---

(1) مفید اختصاص، ص ٢٤ ۔ بحار الانوار، ج ٥٢، ص ٣٧٢

(2) مفید اختصاص، ص ٢٤ ۔ بصائر الدرجات، ج ١، ص ١٢٤ ۔ ینابیع المودة، ص ٤٤٨، ٤٨٩ ۔ اثبات الهداة، ج ٣، ص ٥٥٧ ۔ بحار الانوار، ج ٥٢، ص ٣١٨، ٣٧٢

(3) کافی، ج ٨، ص ٢٨٢، بحار الانوار، ج ٥٢، ص ٣٣٥

دلوں سے خوف مٹادے کر ان کے دشمنوں کے دلوں میں ڈال دے گا۔ اس وقت ہمارا ہر ایک شیعہ نیزہ سے زیادہ تیز اور شیر سے زیادہ دلیر ہو جائے گا۔ ایک شیعہ اپنے نیزہ اور تلوار سے دشمن کا نشانہ لے کر اسے کچل ڈالے گا۔ [1]

اسی طرح حضرت فرماتے ہیں:

حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ کے چاہنے والے وہ لوگ ہیں جن کے دل فولاد کے مانند سخت و مضبوط ہیں اور کبھی ان دلوں پر ذات الٰہی کی راہ میں شک و شبہ نہیں آئے گا۔ وہ لوگ پتھر سے زیادہ سخت اور محکم ہیں۔ اگر انھیں حکم دیا جائے کہ پہاڑوں کو ان کی جگہ سے ہٹا دیں اور جابجا کر دیں تو وہ بہت آسانی اور تیزی سے ایسا کر دیں گے۔ اسی طرح شہروں کی تباہی کا حکم دیا جائے گا تو وہ فوراً ویران کر دیں گے۔ ان کے عمل میں اتنی قاطعیت ہوگی جیسے عقاب گھوڑوں پر سوار ہو۔ [2]

۷ پسندیدہ سپاہی

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں:

حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ کے ناصروں کو دیکھ رہا ہوں کہ پوری کائنات کا احاطہ کیے ہوئے ہیں، اور دنیا کی کوئی ایسی چیز نہیں ہے جو ان کی مطیع و فرمانبردار نہ ہو۔ زمین کے درندے اور شکاری پرندے بھی ان کی خوشنودی کے خواہاں ہوں گے۔ وہ لوگ اتنی محبوبیت رکھتے ہوں گے کہ ایک زمین دوسری زمین پر فخر و مباحات کرے گی اور وہ

---

[1] خرائج، ج۲، ص۸۴۰۔ بحار الانوار، ج۵۲، ص۳۳۶۔ ملاحظہ ہو: حلیة الاولیاء، ج۳، ص۱۸۴۔ کشف الغمہ، ج، ص۳۴۵۔ ینابیع المودة، ص۴۴۸۔ اس طرح کی روایت حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے بھی منقول ہے: بصائر الدرجات، ص۴۔ بحار الانوار، ج۲، ص۱۸۹

[2] بحار الانوار، ج۵۲، ص۳۰۸

جگہ کہے گی کہ آج حضرت مہدیؑ کے چاہنے والے نے مجھ پر قدم رکھا ہے۔ (1)

شہادت کے متوالے

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ کے ناصروں کی خصوصیات کے بارے میں فرماتے ہیں:

کہ وہ لوگ خدا کا خوف اور شہادت کی تمنا رکھتے ہیں ان کی خواہش یہ ہے کہ راہِ خدا میں قتل ہو جائیں ان کا نعرہ حسین کے خون کا بدلہ لینا ہے جب وہ چلیں گے تو ایک ماہ کے فاصلہ سے دشمنوں کے دل میں خوف بیٹھ جائے گا۔" (2)

---

(1) کمال الدین، ج۲، ص۶۷۳۔ اثبات الهداة، ج۳، ص۴۹۳۔ بحار الانوار، ج۵۲، ص۳۲۸

(2) مستدرك الوسائل، ج۱۱، ص۱۱٤

چوتھی فصل
حضرت کی جنگیں

جب حضرتؑ کا ہدف پوری دنیا میں حکومت برپا کرنا اور ظلم وستم کو فنا کرنا ہے تو یقیناً اس ہدف کی تکمیل میں انواع واقسام کی دشواریوں اور رکاوٹوں کا سامنا ہوگا؟ لہٰذا ضروری ہے کہ فوجی مشق اور ٹریننگ کے ذریعہ ان رکاوٹوں کو ختم کریں اور یکے بعد دیگرے ممالک کو فتح کر کے شرق وغرب عالم میں تسلط کریں اور عادلانہ خدائی حکومت قائم کریں۔ اس فصل میں اس سلسلے میں روایات نقل کرتے ہیں ملاحظہ ہوں۔

ا۔ شہیدوں اور مجاہدوں کی جزا

حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے زمانے میں جنگ کا مقصد مفسدین زمانہ اور ستمگار وقت کی نابودی اور خاتمہ ہے، لہٰذا حضرت کے ہمرکاب جنگ میں شرکت بھی، کئی گناہ جزا کی حامل ہوگی۔ اس طرح سے ہے کہ اگر کوئی سپاہی کسی ایک دشمن کو نابود کرے تو ۲۰/۲۵ شہیدوں کا اجر پائے گا، [1] اور اگر خود شہید ہو جائے تو اس کی جزا دو شہیدوں کے برابر ہوگی۔ اسی طرح جانباز وزخمی افراد معنوی مقام کے علاوہ حکومت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف میں خصوصی امتیاز کے حامل ہوں گے۔ نیز شہداء کے گھرانے خصوصی امتیاز اور اہمیت کے حامل ہوں گے۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام اپنے شیعوں سے مخاطب ہو کر فرماتے ہیں:

 کافی، ج۲، ص۲۲۲

اگر تمہاری رفتار ہمارے فرمان کے مطابق رہی، اور سرکشی دیکھنے میں نہ آئی اور کوئی اس حال میں ظہور سے پہلے مر جائے تو شہید ہوگا اور اگر حضرت کو درک کر کے درجہ شہادت پر فائز ہو جائے تو دو شہیدوں کے برابر اجر پائے گا اور اگر ہمارے کسی ایک دشمن کو قتل کر دے تو پھر ۲۰ شہیدوں کا اجر پائے گا۔ (1)

اس روایت میں، دشمنوں کی نابودی ایک شہید کے اجر سے زیادہ اہمیت رکھتی ہے۔ اس لیے کہ دشمن کو قتل کرنا خدا کی خوشنودی، لوگوں کے سکون و آرام اور اسلام کی عزت و شوکت کا باعث ہوگا۔ اگرچہ شہادت کے درجہ پر فائز ہونا شہید کو کمال تک پہنچاتا ہے۔ اس لحاظ سے سپاہیوں کو چاہیے کہ محاذ جنگ پر دشمنوں کی فکر میں رہیں، نہ شہادت کی۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں:

''امام عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے ہمرکاب شہید ہونا دو شہیدوں کا اجر رکھتا ہے۔'' (2)

''کافی'' میں اس طرح آیا ہے: ''اگر امام کے سپاہی دشمن کو قتل کر دیں تو ان کا اجر ۲۰ شہیدوں کے برابر ہے اور اگر کوئی حضرت قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے ہمراہ شہید ہو جائے تو پھر ۲۵ شہیدوں کا اجر پائے گا۔ (3)

حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام امام زمانہ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے شہداء

(1) طوسی امالی، ج ۱، ص ۲۳۶۔ بشارۃ المصطفی، ص ۱۱۳۔ اثبات الھداۃ، ج ۳، ص ۵۲۹۔ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۱۲۳، ۳۱۷۔

(2) اثبات الھداۃ، ج ۳، ص ۴۹۰ ملاحظہ ہو: طوسی امالی، ج ۱، ص ۲۳۶۔ برقی، محاسن، ص ۱۷۳۔ نور الثقلین، ۱ ج ۵، ص ۳۵۶

(3) کافی، ج ۲، ص ۲۲۲

کے گھرانوں اور شہیدوں کے ساتھ طرز سلوک کے سلسلے میں فرماتے ہیں: حضرت قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف فوجی تشکیل کے بعد کوفہ روانہ ہو جائیں گے، اور وہاں قیام کریں گے اور کوئی شہید ایسا نہیں ہوگا، جس کا قرضہ امام ادا نہ کریں اور اس کے خاندان کو دائمی وظیفہ و تنخواہ عنایت کریں گے۔''[4]

یہ روایت حضرت کی خاندان شہداء کی دیکھ ریکھ کا پتہ دیتی ہے۔

ب: جنگی اسلحے اور ساز و سامان

قطعی و یقینی طور پر جو اسلحے حضرت قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف جنگوں میں استعمال کریں گے، دیگر اسلحوں سے بنیادی طور پر جدا ہوں گے اور روایت میں لفظ سیف کا استعمال، شاید اسلحہ سے کنایہ ہو نہ یہ کہ مراد خاص کر تلوار ہو۔ اس لیے کہ امام کا اسلحہ اس طرح ہے جس کے استعمال سے کوفہ کی دیوار گر پڑیں گے، اور دھوؤں میں تبدیلی ہو جائیں گی اور دشمن ایک وار میں پانی میں نمک کی طرح پگھل جائے گا اس لیے کہ دل ہل جائیں گے۔

روایت کے مطابق، حضرت کے سپاہیوں کا اسلحہ آھنی ہے، لیکن ایسا ہے کہ اگر پہاڑ پر گرے تو دو ٹکڑے ہو جائے گا۔ شاید دشمن بھی آتشی اسلحہ استعمال کرے۔ اس لیے کہ امام وہ لباس پہنیں گے جو گرمی سے محفوظ ہوگا اور یہ وہی لباس ہے جو جبرائیل علیہ السلام آسمان سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لیے آتش نمرود سے نجات کے لیے لائے تھے۔ وہی لباس حضرت بقیۃ اللہ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے اختیار میں ہے۔ اگر ایسا نہ ہوتا یعنی ترقی یافتہ اسلحہ دشمن کے پاس نہ ہوتا تو پھر اس لباس کی ضرورت نہ ہوتی، ہر چند اس میں اعجازی جنبہ ہو۔

---

[4] عیاشی تفسیر، ج ۲، ص ۲٦١؛ بحار الانوار، ج ٥٢، ص ٢٢٤

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

''جب ہمارے قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف قیام کریں گے تو جنگی تلواریں آسمان سے نازل ہوں گی۔ ایسی تلواریں کہ جس پر سپاہی اور اس کے باپ کا نام لکھا ہوگا۔'' (1)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے ہمنوا گروہ کے بارے میں فرماتے ہیں: ''حضرت مہدیؑ کے ناصرو یاور آھنی تلواریں رکھتے ہیں، لیکن اس کی جنس لوہے کے علاوہ ہے، اگر ان میں سے کوئی ایک پہاڑ پر وار کردے تو پہاڑ دوٹکڑے ہو جائے گا۔ حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف ایسے سپاہیوں اور اسلحوں کے ساتھ ہند، دیلم، کرد، روم، بربر، فارس، جابلقا اور جابرسا کے درمیان جنگ کے لیے جائیں گے۔'' (2)

حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کی فوج کے پاس ایسے دفاعی وسائل ہوں گے کہ دشمن بے بس ہوگا۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام اس سلسلے میں فرماتے ہیں:

''اگر حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے انصار ان سپاہیوں سے جو شرق وغرب میں پھیلے اور قبضہ جمائے ہیں روبرو ہوں گے تو ایک آن میں انھیں فنا کے گھاٹ اُتار دیں گے، اور دشمن کے اسلحے ان پر کارآمد نہیں ہوں گے۔'' (3)

---

(1) نعمانی غیبة، ص ٢٤٤۔ بحارالانوار، ج٥٢، ص ٣٦٩۔ اثبات الهداة، ج٣، ص ٥٤٢

(2) بصائر الدرجات، ص ١٤١۔ اثبات الهداة، ج٣، ص ٥٢٣۔ تبصرة الولی، ص ٩٧۔ بحارالانوار، ج٢٧، ص ٤١ و ج٥٤، ص ٣٣٤

(3) بصائر الدرجات، ص ١٤١۔ اثبات الهداة، ج٣، ص ٥٢٣۔ تبصرة الولی، ص ٩٧۔ بحارالانوار، ج٢٧ ص ٤١ و ج٥٤۔ ٣٣٤

ج: امام کا نجات بشر کے لیے دنیا پر قبضہ

حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کی فوجی ترتیب اور شہر و ملک پر قابض ہونے کے بارے میں دو طرح کی روایت پائی جاتی ہے۔ بعض روایت میں شرق و غرب جنوب اور قبلہ ہے نتیجہ کے طور پر ساری کائنات پر تسلط کی خبر ہے اور بعض روایات صرف مخصوص و معین زمین پر فتح و غلبہ کی خبر دیتی ہیں۔

اس میں شک نہیں کہ حضرت تمام کائنات کو اپنے قبضہ و دسترس میں کرلیں گے، مگر ایسا کیوں ہوا کہ بعض شہروں کے نام مذکور ہیں تو شاید ایسا کسی اہمیت کے اعتبار سے ہو کہ وہ تمام شہر اس وقت ظاہر ہو جائیں گے یہ اہمیت اس لیے کہ شاید اس وقت ان کا شمار طاقت ور میں ہو اور کسی نہ کسی جگہ کو اپنے نفوذ و تسلط میں رکھے ہوئے ہیں، یا وہ سرزمین اتنی وسیع و عریض ہے کہ اکثریت آبادی اس میں زندگی گذارتی ہے، یا یہ کہ ایک دین و مذہب کی آرزوؤں کا مرکز ہے۔ اس طرح سے کہ وہ شہر قبضہ میں آ جائے تو اس مکتب و آئین کے پیرو بھی تسلیم ہو جائیں یا یہ کہ ان کی فوجی اہمیت ہے اس طرح سے کہ ان کے سلنڈر ہو جانے سے دشمن کی تکنک بیکار ہو جائے تو حضرت کے فوجی حملہ کی راہ ہموار ہو جائے گی۔

آغازِ قیام کے لحاظ سے شہر مکہ کا انتخاب، پھر اس کے بعد عراق، کوفہ سیاسی مرکز بنانے حکومت کی فوجی تحریک شام کی جانب پھر بیت المقدس کو فتح کرنا شاید اس بات کی تائید ہو اس لیے کہ آج تینوں سرزمینوں کی سیاسی، مذہبی اور فوجی سرگرمی کسی پر پوشیدہ نہیں ہے۔

پہلے دستہ کی روایت حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے پورے جہان پر قبضہ کے بارے میں تھی کہ بعض درج ذیل ہیں۔ حضرت امام رضا علیہ السلام اپنے

آباؤاجداد سے نقل کرتے ہوئے کہتے ہیں: رسول خداؐ نے فرمایا: ''جب ہمیں معراج پر لے جایا گیا تو میں نے عرض کیا خدایا! یہ لوگ (آئمہ) میرے بعد میرے جانشین ہوں گے۔ آواز آئی: ہاں! اے محمدؐ! یہ لوگ میرے دوست، منتخب، لوگوں پر حجت ہوں گے اور تمہارے بعد بہترین بندے اور جانشین ہوں گے۔ میری عزت و جلال کی قسم اپنے دین و آئین کو ان کے ذریعہ سے لوگوں پر غالب کروں گا اور کلمۃ اللہ کو ان کے ذریعہ برتری عطا کروں گا اور ان میں آخری کے ذریعہ زمین کو سرکش اور گنہگار افراد سے پاک و پاکیزہ کردوں گا اور شرق و غرب عالم کی حکومت اسے دے دوں گا۔[1]

آیہ شریفہ:

اَلَّذِیۡنَ اِنۡ مَّکَّنّٰہُمۡ فِی الۡاَرۡضِ اَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَ اٰتَوُا الزَّکٰوۃَ [2]

''ان لوگوں کو اگر زمین پر حکومت دے دیں تو نماز قائم کریں گے اور زکوٰۃ ادا کریں گے۔''

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں:

یہ آیت آلِ محمدؐ اور آخری امام عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف سے مربوط ہے، خداوند عالم مغرب و مشرق کو حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف اور ان کے انصار کے اختیار میں دے دے گا۔''[3]

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

مہدی عجل اللہ ہمارے فرزند ہیں۔ خداوند عالم ان کے ذریعہ مشرق و مغرب کو

---

[1] کمال الدین، ج۱، ص۳۶۶۔ عیون اخبار الرضا، ج۱، ص۲۶۲۔ بحار الأنوار، ج ۱۸، ص۳۴۶

[2] سورۂ حج، آیت ۴۱

[3] تفسیر برهان، ج۲، ص۹۶۔ ینابیع المودة، ص۴۲۵۔ بحار الانوار، ج۵۱، ص۱

فتح کرے گا۔ (۱)

رسول خداؐ فرماتے ہیں: جب مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف ظہور کریں گے تو دین کو اس کی اصلی جگہ لوٹا دیں گے اور درخشاں کامیابی ان کے لیے انھیں کے ذریعہ عطا کرے گا اس وقت صرف اور صرف مسلمان ہوں گے اور (لا الٰہ الا اللہ) زبان سے جاری کریں گے۔ (۲)

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں: حضرت قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف ہم سے ہیں ان کی حکومت مشرق و مغرب کو محیط ہوگی۔ (۳)

نیز فرماتے ہیں: حضرت قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے قیام کے وقت اسلام تمام ادیان پر غالب آئے گا۔ (۴)

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے: ''حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف اپنے لشکر کو پوری دنیا میں پھیلا دیں گے۔ (۵)

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

اگر زندگی اور دنیا کی عمر صرف ایک روز باقی بچے گی تو بھی خداوند عالم مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کو مبعوث کرے گا اور اس کے ذریعہ دین کی عظمت کو واپس کرے گا اور آشکار و فائق کامیابی ان کے لیے انھیں کے ذریعہ عطا کرے گا اس وقت

(۱) احقاق الحق، ج۱۳، ص۲۵۹۔ ینابیع المودۃ، ص۴۸۷۔ بحار الانوار، ج۵۲، ص۳۷۸۔ الشیعہ والرجعہ، ج۱، ص۲۱۸

(۲) عقد الدرر، ص۲۲۲۔ فرائد فوائد الفکر، ص۹

(۳) کمال الدین، ج۱، ص۳۳۱۔ الفصول المہمہ، ص۲۸۴۔ اسعاف الراغبین، ص۱۴۰

(۴) ینابیع المودۃ، ص۴۲۳

(۵) القول المختصر، ص۲۳

ہر ایک (لا الہ الا اللہ) زبان سے کہے گا۔ [1]

جابر بن عبد اللہ انصاریؓ کہتے ہیں: رسولِ خداؐ نے فرمایا:

ذوالقرنین خداوند عالم کے ایک شائستہ بندے تھے۔ جنھیں خداوند عالم نے اپنے بندوں پر حجت قرار دیا اور اس نے اپنی قوم کو یکتا پرستی کی دعوت دی اور تقویٰ و پرہیز گاری کا حکم دیا، لیکن انہوں نے اس کے سر پر ایک وار کیا تو وہ مدتوں پوشیدہ رہے اور اتنا کہ انھوں نے خیال کر لیا کہ وہ اب مر چکے ہیں، پھر کچھ مدت بعد اپنی قوم کے درمیان آئے لیکن پھر سر کے دوسرے حصہ پر وار کیا۔

تمہارے درمیان ایسا شخص ہے، جو سنت پر سالک ہوگا۔ خداوند عالم نے ذوالقرنین کو زمین پر اقتدار دیا اور ہر چیز کو ان کے لیے وسیلہ بنا دیا تو انھوں نے دین اس کے ذریعہ پوری دنیا میں پھیلا دیا۔ خداوند عالم وہی رفتار و روش امام غائب = جو میرے فرزندوں میں ہیں = جاری رکھے گا اور اسے مشرق و مغرب میں پہنچا دے گا۔ نیز کوئی پانی کی جگہ، پہاڑ اور بیابان باقی نہیں ہوں گے جس پر ذوالقرنین نے قدم نہ رکھا ہو اور جیسے ہی قدم رکھیں گے خداوند عالم زمین کے خزانے و معاون ظاہر کر دے گا اور ان کا خوف دشمنوں کے دل میں ڈال کر ان کی مدد کرے گا اور زمین کو ان کے ذریعہ عدل و انصاف سے بھر دے گا جیسا کہ قیام سے پہلے ظلم و جور سے بھری ہوگی۔'' [2]

دوسرے گروپ کی روایات شہروں پر فتح کی جانب اشارہ کرتی ہیں، ہم اس

[1] عیون اخبار الرضا، ص ٦٥۔ احقائق الحق، ج ١٣، ص ٣٤٦۔ الشیعہ والرجعہ ج ١ ص ٢١٨

[2] کمال الدین، ج ٢، ص ٣٩٤۔ بحار الانوار، ج ٥٢، ص ٣٢٣، ٣٣٦۔ الشیعہ والرجعہ، ج ١، ص ٢١٨۔ ملاحظہ ہو: ابن حماد فتن، ص ٩٥۔ الصراط المستقیم، ج ٢، ص ٢٥٠، ٢٥٢۔ مفید ارشاد، ص ٣٦٢۔ اعلام الوریٰ، ص ٤٣٠

سلسلے میں چند روایت کے ذکر پر اکتفاء کرتے ہیں:

حضرت امیر المؤمنین علی علیہ السلام حضرت مہدیؑ کی شام کی جانب روانگی کے بارے میں فرماتے ہیں: حضرت مہدیؑ کے حکم سے لشکر کے حمل ونقل کے اسباب فراہم کیے جائیں گے: اس کے بعد چار سو کشتی بنائی جائے گی اور ساحل عکا کے کنارے لنگر انداز ہوگی۔ دوسری طرف سے ملک روم والے سو صلیب کے ہمراہ کہ ہر صلیب دس ہزار لشکر پر مشتمل ہوگی باہر آئیں گے اور نیزوں اور اسلحوں سے پہل کریں گے۔ حضرت اپنے سپاہیوں کے ساتھ وہاں پہنچیں گے اور انھیں اتنا قتل کریں گے کہ فرات کا پانی بدل جائے گا اور ساحل ان کے جسم کی بو سے متعفن ہو جائے گا۔

اس خبر کو سنتے ہی ملک روم میں باقی رہ گئے، افراد انطاکیہ فرار کر جائیں گے۔ [1]

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

''جب حضرت قائمؑ قیام کریں گے تو ایک لشکر قسطنطنیہ بھیجیں گے اور جب وہ لوگ خلیج تک پہنچیں گے تو اپنے پاؤں پر ایک جملہ لکھیں گے اور پانی پر سے گذر جائیں گے۔'' [2]

رسولِ خداؐ فرماتے ہیں:

''اگر عمر دنیا کا ایک دن بھی بچے گا تو خداوند عالم میری عترت سے ایک ایسے شخص کو مبعوث کرے گا جو میرا ہمنام ہوگا اور اس کی پیشانی چمکتی ہوگی اور وہ قسطنطنیہ اور جبل دیلم کو فتح کرے گا۔'' [3]

---

[1] ابن حماد، فتن، ص ۱۱٦ ۔ عقد الدرر، ص ۱۸۹

[2] بحار الانوار، ج ۵۲، ص ٣٦٥

[3] فردوس الاخبار، ج ۳، ص ۸۳۔ شافعی، بیان، ص ۱۳۷ ۔ احقاق الحق، ج ۱۳، ص ۲۲۹ و ج ۱۹، ص ٦٦٠

حذیفہ فرماتے ہیں:

دیلم وطبرستان ہاشمی مرد کے ہاتھوں فتح ہوں گے اور بس۔ (1)

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں:

''جب قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف قیام کریں گے تو قسطنطنیہ چین (2) اور دیلم کے پہاڑ فتح کر کے ساتھ سال تک فرمانروائی کریں گے۔'' (3)

حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام فرماتے ہیں:

حضرت مہدیؑ اور ان کے ساتھی قسطنطنیہ فتح کریں گے اور جہاں روم کا بادشاہ قیام پذیر ہے وہاں جائیں گے، اور وہاں سے تین خزانے نکالیں گے جواہرات، سونے اور چاندی پھر اموال اور غنیمت لشکر کے درمیان تقسیم کر دیں گے۔ (4)

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں:

حضرت قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف فوج کے لیے تین پرچم تین نقطے پر آمادہ کریں گے۔ ایک پرچم قسطنطنیہ (5) پر لہرائیں گے، تو خداوند عالم اس پر فتح وغلبہ عطا

کرے گا۔ دوسرا پرچم چین روانہ کریں گے (6) وہاں بھی حضرت فاتح ہوں گے اور

(1) ابن ابی شیبہ، مصنف، ج۱۳، ص۱۸

(2) صین (چین) مشرقی ایشیا کو کہتے ہیں نیز ساب سوویت یونین، ہند، نیپال، برمہ، ویتنام، جاپان، چین اور کرہ کے دریا کو بھی شامل ہوتا ہے۔ (المنجمد)

(3) بحارالانوار، ج۵۲، ص۳۳۹۔ احقائق الحق، ج۱۳، ص۳۵۲۔ الشیعہ والرجعہ، ج۱، ص ۴۰۰

(4) الشیعہ والرجعہ، ج۱، ص۱۶۲

(5) قسطنطنیہ ترکیہ میں ایک شہر ہے جو ساتویں صدی عیسوی سے قبل بنایا گیا ہے اور ایک مدت تک روم کے بادشاہ کا پایہ تخت بھی رہا ہے۔ معجم البلدان، ج۴، ص۳۴۷۔ اعلام المنجد، ص۲۸

(6) دیلم گیلان کے پہاڑی حصہ میں ایک جگہ کا نام ہے جو قزوین کے شمال میں واقعہ ہے، معجم البلدان، ج۱، ص۹۹۔ اعلام المنجد، ص۲۲۷۔ برہان قاطع، ج۱، ص ۵۷۰

تیسرا پرچم دیلم کے پہاڑ کے لیے روانہ کریں گے، تو وہ جگہ بھی آپ کے لشکر کے تصرف میں آجائے گی۔ [1]

حذیفہ کہتے ہیں: کہ بلنجر [2] اور دیلم کے پہاڑ فتح نہیں ہوں، مگر آلِ محمدؐ کے جوان [3] کے ذریعہ حضرت امام علی علیہ السلام فرماتے ہیں: پھر حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف ہزار کشتی کے ہمراہ شہر قاطع سے شہر قدس شریف کی جانب روانہ ہوں گے اور عکا، صور، غزہ اور عسقلان [4] ہوتے ہوئے فلسطین میں داخل ہو جائیں گے۔ اموال وغنیمت باہر لائیں گے، پھر حضرت قدس شریف میں داخل ہو کر وہاں پڑاؤ ڈال دیں گے اور دجال کے ظاہر ہونے تک وہیں مقیم رہیں گے۔ [5]

ابوحمزہ ثمالی کہتے ہیں:

میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا: ''کہ جب قائم آل محمد ظہور کریں گے تو اپنی تلوار نیام سے باہر نکال کر روم، [6] چین، دیلم، سند،

 اثبات الھداۃ، ج۳، ص۵۸۵۔ بحارالانوار، ج۵۲، ص۳۸۸۔ ملاحظہ ہو: بحارالانوار، ج۵۲، ص۳۳۲۔ حدیث نمبر ۱، ۶، ۱۱، ۱۴، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۴۶

 معجم البلدان، ج۱، ص۹۹۔ اعلام المنجد، ص۲۱۴

 عقدالدرر، ص۱۲۳۔ ابن منادی نے ملاحم میں نقل کیا ہے۔

فلسطین کے توابع شام میں ایک شہر ہے جو دریا کے کنارے واقع ہے یہ حصہ دو شہر غزہ اور بیت جبرین کے درمیان میں واقع ہے۔ معجم البلدان، ج۳، ص۷۷۳

 عقدالدرر، ص۲۰۱

[6] روم اس وقت اٹلی کا مرکز ہے۔ اس زمانے میں ایسی حکومت کا مرکز تھا کہ قیصر کے نامزد بادشاہ اس پر حکومت کرتے تھے، اور دنیا کے بڑے حصہ پر مسلط تھے۔ اس طرح سے کہ ان کا نفوذ بحر مدیترانہ، شمالی، افریقہ، یونان، ترکیہ، سوریہ، لبنان، اور فلسطین تک کو شامل تھا اور پورے علاقہ کو روم کہتے تھے۔

ترک، ھند، کابل، ❶ شام، ❷ خزر کو فتح کریں گے۔ ❸ ابن حجر کہتے ہیں کہ سب سے پہلے پرچم، کو ترک روانہ کریں گے۔ ❹

شاید ثمالی کی روایت میں سیف مخترط سے مراد خاص اسلحے ہوں جو حضرت مہدیؑ کی دسترس میں آئیں گے۔ اس لیے کہ تمام سرزمینوں کو فتح کرنے کے لیے مافوق طاقت کی ضرورت ہے اور ایسے مناسب اسلحے جو تمام اسلحوں پر بھاری ہوں۔ خصوصاً اگر ہم کہیں کہ حضرت اپنی مختلف فعالیت عادی اور معمولی طریقوں سے انجام دیں گے۔

ہند کے فتح ہونے کے بارے میں کعب کہتا ہے: جو حکومت بیت المقدس میں ہو گی ہند سپاہی بھیجے گی اور اس جگہ کو فتح کرے گی اس کے بعد وہ لشکر ہند میں داخل ہو جائے گا اور وہاں کے خزانے بیت المقدس کی حکومت کے لیے روانہ کریں گے اور ہند کے بادشاہوں کو اسیر کی صورت میں ان کے پاس لے آئیں گے۔ مشرق و مغرب ان کے لیے فتح ہو جائے گا اور دجال کے خروج تک فوجیں ہند میں رہیں گی۔ ❺

حذیفہ کہتے ہیں: رسول خداؐ نے فرمایا: طاہر اسماء کے فرزند نے بنی اسرائیل سے جنگ کی اور انھیں اسیر کیا اور بیت المقدس میں آگ لگائی اور وہاں سے ۷۰۰ سو یا ۹۰۰ سو کشتی جواہرات اور سونے کی شہر روم میں لایا یقیناً حضرت مہدیؑ اسے باہر نکال

---

❶ ترکستان براعظم میں واقع ہے اور چین اور روس کے درمیان تقسیم ہے نیز چین سے سین کیانغ اور ترکمنستان، تاشکند، تاجکستان، قرنجیر، اور قزاقستان کو شامل ہے۔

❷ جزیرہ کے مانند مثلث کی شکل میں ایشیا کے جنوب میں واقع ہے اور جمہوری ہند، پاکستان، نیپال، بھوٹان کو بھی شامل ہے۔ برھان قاطع، ج۱، ص ۷۰۳۔ اعلام المنجد، ص ۵۴۲

❸ نعمانی غیبة، ص۱۰۸۔ بحارالانوار، ج۵۲، ص۳۴۸

❹ القول المختصر، ص۲۶

❺ عقدالدر، ص۹۷، ۳۱۹۔ ابن طاؤس، ملاحم، ص۸۱۔ حنفی، برھان، ص۸۸

کر بیت المقدس واپس لائیں گے۔ (1)

اگر چہ حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے قیام کا آغاز مکہ سے ہوگا (2) لیکن ظہور کے بعد سرزمین حجاز کو فتح کریں گے۔ (3)

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام اس سلسلے میں فرماتے ہیں: حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف مکہ میں ظہور کریں گے، لیکن حجاز بھی فتح ہو جائے گا، اور تمام ہاشمی قیدیوں کو زندان سے رہا کریں گے۔ (4)

حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام فتح خراسان کے بارے میں فرماتے ہیں: حضرت خراسان فتح ہونے تک اپنی تحریک جاری رکھیں گے۔ (5) پھر اس کے بعد مدینہ واپس آ جائیں گے۔ (6)

آنحضرتؑ حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے ہاتھوں آرمینیہ (7) کے فتح ہونے کے بارے میں فرماتے ہیں: حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف

(1) عقد الدرر ص ۲۰۱۔ شافعی بیان، ص ۱۱۴۔ احقاق الحق، ج ۱۳، ص ۲۲۹

(2) حجاز شمال سے خلیج عقبہ کی سمت مغرب سے بحر الاحمر مشرق سے نجد اور جنوب سے عسیر تک محدود ہو جاتا ہے لیکن حموینی کی نقل کے مطابق یمن میں اعماق صنعا سے شام تک کو حجاز کہتے ہیں اور تبوک و فلسطین بھی اسی کا جزء ہے۔ معجم البلدان

(3) ابن حماد، فتن، ص ۹۵۔ متقی هندی، برهان، ص ۱۴۱۔ ابن طاؤس، ملاحم، ص ۶۴۔ القول المختصر، ص ۲۳

(4) خراسان اس وقت ایران، افغانستان، روس کی سرزمین کو کہتے تھے۔ اعلام المنجد، ص ۲۶۷

(5) الشیعه والرجعه، ج ۱، ص ۱۵۸

(6) ارمینیہ ایشیاء صغیر میں آرارات کے پہاڑوں اور قفقاز، ایران، ترکیہ اور دریائے فرات میں محدود تھا۔ ایک وقت ایسا آیا کہ مستقل حکومت ہوگئی اور بیزانس کی بادشاہی ختم ہوئی تو یہ سرزمین ایران، روس اور عثمانیوں کے مابین تقسیم ہوگئی۔ المنجد، ص ۲۵۔

(7) وهی، ص ۱۶۲

اپنی تحریک جاری رکھیں گے۔ اور جب آرمینیہ پہنچ جائیں گے اور انھیں وہاں کے لوگ دیکھیں گے تو ایک دانشمند راہب کو حضرت سے مذاکرہ کے لیے بھیجیں گے۔ راہب امام علیہ السلام سے کہے گا: کیا تم ہی مہدی ہو؟ تو حضرت جواب دیں گے: ہاں میں ہی ہوں۔ میں وہی ہوں جس کا نام انجیل میں ذکر ہے اور آخر زمانہ میں جس کے ظہور کی بشارت دی گئی ہے۔ وہ سوالات کرے گا اور امام جواب دیں گے۔

عیسائی راہب اسلام لے آئے گا، لیکن آرمینیہ کے رہنے والے سرکشی اور طغیانی کریں گے۔ اس کے بعد حضرت کے سپاہی شہر میں داخل ہو جائیں گے اور پانچ سو عیسائی فوج کو نیست و نابود کر دیں گے۔ خداوند عالم اپنی بے پایاں قدرت سے ان کے شہر کو زمین و آسمان کے مابین معلق کر دے گا۔ اس طرح سے کہ بادشاہ اور اس کے حوالی موالی جو شہر کے باہر ساکن تھے شہر کو آسمان و زمین کے درمیان دیکھیں گے۔ آرمینیہ کا بادشاہ خوف سے فرار کر جائے گا اور اپنے حوالی موالی سے کہے گا: کسی پناہ گاہ میں پناہ لو، اثناء راہ میں ایک شیر راستہ بند کر دے گا۔ وہ لوگ خوفزدہ ہو کر اپنے ہمراہ لیے اموال و اسلحوں کو پھینک دیں گے اور حضرت کے سپاہی جوان کے تعاقب میں ہوں گے لے لیں گے اور اپنے درمیان اس طرح تقسیم کریں گے کہ سب کو سو سو ہزار دینار ملے۔ [1]

فتح جہان کا دوسرا حصہ حضرت کے لیے زنج کے شہر ہیں اس سلسلے میں حضرت امیر علیہ السلام فرماتے ہیں: حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف اپنی تحریک شہر زنج کبریٰ پہنچنے تک جاری رکھیں گے۔ اس شہر میں ہزار بازار اور ہر بازار میں ہزار دوکانیں ہیں۔ حضرت اس شہر کو بھی فتح کریں گے، [2] اسے فتح کرنے کے بعد قاطع

---

[1] وھی، ص ۱٦٤

[2] وھی، ج۱، ص ۱٦٤۔ ملاحظہ ہو: عقد الدرر، ص ۲۰۰۔ احقاق الحق، ج۱۳، ص ۲۲۹

نامی شہر کا عزم کریں گے جو جزیرہ کی صورت سمندر کے اوپر واقع ہے۔ [1]

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام پوری دنیا میں لشکر بھیجنے سے متعلق فرماتے ہیں:

گویا ہم قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کو دیکھ رہے ہیں کہ انھوں نے اپنا لشکر پوری دنیا میں پھیلا دیا ہے؟ [2]

نیز حضرت فرماتے ہیں:

''حضرت مہدیؑ اپنے لشکر کو بیعت لینے کے لیے پوری دنیا میں روانہ کریں گے۔ ظلم و ظالم کو مٹا دیں گے اور فتح شدہ شہر حضرت کے لیے ثابت و برقرار ہو جائے گا اور خداوند عالم آپ کے مبارک ہاتھوں سے، قسطنطنیہ کو فتح کرے گا۔'' [3]

[1] مفید ارشاد، ص ۳٤۱۔ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۳۷

[2] ابن طاؤس، ملاحم، ص ٦٤۔ الفتاویٰ الحدیثیہ، ص ۳۱

[3] ضبہ حجاز میں ایک دیہات ہے جو شام کے راستے میں دریا کے کنارے واقع ہے اس کے کنارے حضرت یعقوبؑ کا دیہات ''بدا'' کے نام سے ہے۔ بنی ضبہ ایک قبیلہ ہے جس نے جنگ جمل میں دشمنان علیؑ کی مدد سے قیام کیا اور اکثر و بیشتر رجز اور اشعار جو انھوں نے پڑھے، قبیلہ ضبہ اور ازد سے مربوط تھے۔ وہ لوگ اس جنگ میں عائشہ کے اونٹ کے ارد گرد رہے اور اس کی حمایت کی سمعانی انساب، ج ۴، ص ۱۲۔ ابن ابی الحدید، شرح نہج البلاغہ، ج ۹، ص ۳۲۰، و ج ۱، ص ۲۵۳

شورشوں کی سرکوبی، فتنوں کی خاموشی

حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے ظہور و مختلف شہروں اور ملکوں کے فتح ہو جانے کے بعد بعض شہر اور قبیلے کے لوگ حضرت کے مقابل آ جائیں گے، لیکن حضرت کے لشکر کے ذریعہ شکست کھائیں گے۔ نیز بعض کج فکر افراد حضرت کی بعض مسائل میں نافرمانی کریں گے اور حضرت کے خلاف طغیانی کریں گے، پھر دوبارہ حضرت کے لشکر کے ذریعہ سرکوب ہوں گے۔ اس سلسلہ میں روایات ملاحظہ ہوں۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں: تیرہ شہر وطائفے (قبیلے) ایسے ہیں جو حضرت کے ساتھ جنگ کریں گے اور حضرت ان سے جنگ کریں گے۔ وہ تیرہ درج ذیل ہیں:

مکہ، مدینہ، شام، بنی امیہ، بصرہ، دمنسیان، کرد، عرب قبیلے، بنی ضبہ، غنی (1)، باھلہ (2)، ازد (3)، سرزمین رے کے لوگ (4)۔

(1) غنی ایک قبیلہ ہے جو جزیرۃ العرب کی سرزمین "ہار" جو موصل اور شام کے درمیان واقع ہے رہتا تھا، اور

غنی بن یعصر نامی شخص سے منسوب ہیں۔ سمعانی انساب، ج ٤، ص ٣١٥۔

(2) باہلہ، باہلہ بن اعصر کی طرف منسوب ایک طائفہ ہے۔ عرب اس زمانے میں ان سے ارتباط و تعلق سے پرہیز کرتے تھے اس لیے کہ ان کے درمیان شرفت مند اور محترم انسان کوئی نہیں تھا۔ باہلہ طائفہ کے لوگ پست تھے۔ حضرت علیؑ نے جنگ صفین میں جانے سے پہلے ان کے بارے میں کہا: "خدا شاہد ہے کہ میں تم سے اور تم ہم سے ناراض ہو، لہٰذا تم لوگ آؤ اور اپنا حق لے لو اور کوفہ سے دیلم روانہ ہو جاؤ۔ سمعانی

انساب ج ١، ص [illegible]۔ وقعة صفين، ص ١١٦۔ النفي والتغريب، ص ٣٤٩۔ ابن ابی الحدید، شرح نهج البلاغه ج ٣، ص ٢٧٢۔ الغارات، ج ٢، ص ٢١

(3) نعمانی غيبة، ص ٢٩٩۔ بصائر الدرجات، ص ٣٣٦۔ حلية الابرار، ج ٢، ص ٦٣٢۔ بحار الانوار، ج ٥٢، ص ٣٦٣، و ج ٢٨، ص ٨٤

(4) عياشي تفسير، ج ٢، ص ٦١۔ تفسير برهان، ج ٢، ص ٨٣۔ بحار الانوار، ج ٥٢، ص ٣٤٥

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں:

حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کی باتوں سے بعض لوگوں کی پرخاش کے بارے میں کہتے ہیں: جب حضرت مہدی کچھ احکام بیان کریں گے یا بعض سنت کی بات کریں گے، تو بعض گروہ حضرت پر اعتراض اور مخالفت کرتے ہوئے مسجد سے باہر نکل پڑیں گے۔ حضرت ان کے تعاقب کا حکم دیں گے۔ حضرت کا لشکر تمارین محلہ میں ان پر قابو پائے گا اور انھیں اسیر کرکے، حضرت کی خدمت میں لائیں گے تو حضرت حکم دیں گے سب کی گردن ماردو۔ یہ حضرت کے خلاف آخری شورش وسرپیچی ہوگی۔ [1]

مقام رمیلہ میں یورش اور اس کی نابودی کے بارے میں ابی یعفور کے بیٹے کہتے ہیں میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں اس وقت آیا جب کہ ایک گروہ ان کے پاس موجود تھا۔

حضرت نے مجھ سے کہا: ''کیا تم نے قرآن پڑھا ہے؟''

میں نے کہا: ''ہاں!'' لیکن اس معروف ومشہور قرآن سے۔

امام نے کہا: میری مراد یہی تھی۔

میں نے کہا: اس سوال کا کیا مطلب؟

تو آپ نے کہا: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کے لیے کچھ بیان کیا لیکن وہ اس کے اہل نہیں تھے اور حضرت کے خلاف مصر میں قیام کر بیٹھے۔ موسیٰ علیہ السلام نے بھی ان کے ساتھ مبارزہ کیا اور قتل کر ڈالا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بھی اپنی قوم کو کچھ کہا۔ ان لوگوں نے اسے برداشت نہیں کیا اور ان کے خلاف شہر تکریت میں قیام کر بیٹھے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی ان

---

[1] سورۂ صف، آیت ۱٤

کے روبرو آ گئے اور انھیں نابود کر دیا۔ یہ خداوند عالم کے قول کے معنی ہیں۔

فامنت من بنی اسرائیل [1]

بنی اسرائیل کا ایک گروہ ایمان لایا اور دوسرا گروہ کافر ہو گیا تو ہم نے ایمان لانے والے کی نصرت کی اور دشمنوں پر کامیابی عطا کی۔

حضرت قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف بھی جب ظہور کریں گے تو ایسی باتیں کہیں گے جسے برداشت نہیں کر و پاؤ گے۔ اس اعتبار سے شہر رمیلہ میں حضرت کے خلاف قیام اور جنگ کرو گے تو حضرت بھی تمہارے مقابل آ کر تمہیں قتل کریں گے۔ یہ حضرت کے خلاف آخری یورش ہوگی۔ [2]

۹: جنگوں کا خاتمہ

حضرت امام عصرؑ کی حکومت برقرار اور نظام الٰہی کے استوار ہونے اور شیطانی طاقتوں کے خاتمے سے جنگ رک جائے گی، پھر کوئی ایسی طاقت نہیں ہوگی جو حضرت مہدیؑ کی فوج سے نبرد آزمائی کرے۔ اس لحاظ سے فوجی ساز و سامان بغیر مانگ کے بازاروں میں نظر آئیں گے۔ آخر کار اتنے سستے ہوں گے کہ کوئی خریدار نہ ہوگا۔

حضرت امام علی علیہ السلام فرماتے ہیں: جنگیں بھی ختم ہو جائیں گی۔ [3]

کعب کہتے ہیں: اس وقت ایام کا خاتمہ ہوگا جب قریش سے ایک شخص بیت المقدس میں ساکن ہو جائے اور جنگیں بھی بند ہو جائیں۔ [4]

---

[1] بصائر الدرجات، ص۳۳٦۔ بحار الانوار، ج۵۲، ص۳۷۵ و ج ٤۷، ص ۸٤ و ج ۱٤، ص ۲۷۹

[2] ابن حماد، فتن، ص ۱٦۲۔ المعجم الصغیر، ص ۱۵۰۔ احقائق الحق، ج۱۳، ص ۲۰٤

[3] عقد الدرر، ص۱٦٦۔ ملاحظہ ہو: عبد الرزاق مصنف، ج۱۱، ص ٤۰۱

[4] ابن طاؤس، ملاحم، ص۱۵۲

رسولِ خداؐ نے ایک خطبہ میں دجال اور اس کے قتل ہونے کے بارے میں فرمایا: کہ اس کے بعد ایک گھوڑے کی قیمت چند درہم ہو جائے گی۔ (1)

ابن مسعود کہتے ہیں: قیامت کی ایک علامت یہ ہے کہ عورت اور گھوڑے مہنگے ہو جائیں گے۔ پھر اس کے بعد سستے ہو جائیں گے کہ قیامت تک پھر کبھی ان کی قیمت نہیں بڑھے گی۔ (2)

شاید ظہور امام زمان عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف سے پہلے عورت کی گرانی سے مراد یہ ہو کہ اقتصادی حالات کے ناگوار ہونے سے ایک عورت کی حفاظت اور خاندانوں کی تشکیل مشکل ہو جائے گی۔ اس طرح سے کہ جنگوں کی زیادتی اور گھوڑوں کی ضرورت کی بناء پر جنگی سامان کی فراہمی دشوار اور گراں ہوگی۔ لیکن جنگ بند ہونے اور حضرت قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے قیام کے بعد جنگی آلات سستے ہو جائیں گے اور اقتصادی حالات کی بہتری کی وجہ سے ازدواجی مشکل آسان ہو جائے گی گویا عورت سستی ہوگئی ہو۔

زمخشری نقل کرتے ہیں: حضرت مہدی عجل اللہ عالیٰ فرجہ الشریف کے قیام کی ایک علامت یہ ہے کہ شمشیر کو کلہاڑی کی جگہ استعمال کیا جائے گا۔ (3)

اس لیے کہ جب اس زمانے میں پھر کوئی جنگ نہ ہوگی تو نتیجہ کے طور پر وہ آلات وہتھیار جو جنگ میں استعمال ہوتے ہیں، کھیتوں کی ترقی میں استعمال ہوں گے۔

رسول خداؐ فرماتے ہیں:

---

(1) المعجم الکبیر، ج۹، ص۳۴۲۔ اور اسی سے مربوط مطلب عقد الدرر، ص ۳۳۱ خارجہ ابن صلت سے نقل ہوا ہے

(2) الفائق، ج۱، ص۳۵۴

(3) الفائق، ج۱، ص۳۵۴

گائے کی قیمت بڑھ جائے گی، لیکن گھوڑے کی قیمت گھٹ جائے گی [1] شاید اس روایت کی بھی تفسیر اسی طرح ہو۔ اس لیے کہ گائے کا استعمال کھیتی میں ہونے لگے گا اور اس کا گوشت اور دودھ قابل استفادہ ہوگا لیکن گھوڑوں کا زیادہ تر استعمال جنگی آلات کی جگہ ہوتا ہے (اور جنگ ختم ہوچکی ہوگی)۔

[1] ابن حماد، فتن، ص ۱۵۹۔ ابن طاؤس، ملاحم، ص ۹۲

پانچویں فصل

غیبی امداد

اگرچہ ساری روایات میں حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے ظہور کے بعد اکثر جنگوں کی نسبت میدان رزم سے دی گئی ہے کہ جو پوری دنیا سے چل کر حضرت سے ملحق ہو جائیں گے، لیکن ساری کائنات پر ٹیکنالوجی کی ترقی اور صنعتوں کی پیشرفت اور علمی ارتقاء کے باوجود ظہور سے قبل کامیابی حاصل کرنا ایک مشکل کام ہے مگر ایک ایسے رہبر کے ذریعہ جس کی مدد و تائید خدا کی طرف سے ہو انجام پذیر ہو۔

کبھی غیبی امداد اس قدرت میں ہے جو خداوند عالم نے حضرت کو دی ہے نیز حضرتؑ کرامتیں ظاہر کر کے راستے کی مشکلیں دور کریں گے، یا اتنا رعب وخوف ہو گا جس سے دشمن سپر انداختہ ہو جائے گا یا خداوند عالم ملائکہ کو حضرت کی مدد کے لیے بھیجے گا۔ بعض روایات میں فرشتہ صفت افواج کا بیان ہے کہ وہ لوگ حضرت کے ظہور کے منتظر اور مدد کے لیے آمادہ ہیں۔ تابوت اور اس میں موجود اشیاء نصرت و مدد کے ایک دوسرے وسیلے کے عنوان سے مذکور ہیں۔

اس فصل میں اس طرح کی بعض روایات ذکر کریں گے۔

ا: رعب، خوف اور امام کے اسلحے

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں: ہمارے قائم کی مدد رعب، دبدبہ اور خوف کے ذریعہ ہوگی۔ [1] (حاشیہ اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں)

(ان کا رعب دشمنوں کے دلوں میں اتنا ہوگا کہ ڈر سے ہتھیار ڈال دیں گے)۔

نیز حضرت فرماتے ہیں: ہمارے قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کی تین طرح کے لشکر سے مدد کی جائے گی۔

یعنی دشمنوں کے دل میں خوف پیدا ہوگا۔ (1)

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام اس سلسلے میں فرماتے ہیں:

خوف و وحشت حضرت امام مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کی قدرت میں شمار ہوں گے اور وہ آپ کے سپاہیوں کے آگے آگے نیز پیچھے کے لحاظ سے بھی ایک ماہ کے فاصلہ سے ظاہر ہوں گے۔ (2)

اسی طرح حضرت فرماتے ہیں:

خوف و رعب حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے پرچم کے آگے ایک ماہ کے فاصلہ سے نیز پشت سے خوف بھی ایک ماہ کے فاصلہ سے ظاہر ہوگا۔ اسی طرح دائیں اور بائیں طرف سے بھی۔ (3)

حاشیہ پچھلے صفحہ کا نمبر (1)

(1) مستدرك الوسائل، ج ۱۲، ص ۳۳۵ و ج ۱٤، ص ۳٥٤

حاشیہ صفحہ ھذا

(1) بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳٥٦

(3) وھی، ص ۳٤۳

(4) نعمانی غیبة، ص ۳۰۸۔ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳٦۱

ان روایات سے استفادہ ہوتا ہے کہ جب حضرت مہدیؑ کسی جگہ کا ارادہ کریں گے تو دشمن پہلے ہی خوف و دہشت میں مبتلاء ہو جائے گا اور حضرت کے سپاہیوں کے روبرو ہونے اور مقاومت کی صلاحیت کھو بیٹھے گا۔ یہی صورت ہو گی جب حضرت کے لشکر والے کہیں جائیں گے تو کسی میں یورش کرنے کی جرأت نہ ہو گی۔ اس لیے کہ دشمن حضرت کے لشکر سے خوفزدہ ہو گا۔ یہ تفسیر و توضیح پہلے بیان کی جانے والی روایت سے ظاہری طور پر تضاد رکھتی ہے۔

ب: فرشتے اور جنات

حضرت امیر المؤمنین علی علیہ السلام فرماتے ہیں: خداوند عالم حضرت مہدیؑ کی فرشتوں اور جنات نیز مخلص شیعوں کے ذریعہ مدد کرے گا۔ [1]

ابان تغلب کہتے ہیں: حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

گویا ابھی میں حضرت قائمؑ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کو شہر نجف کی پشت پر دیکھ رہا ہوں۔ جب وہ دنیا کے اس نقطہ پر پہنچ جائیں گے تو آپ سیاہ گھوڑے پر جس کے بدن پر سفید چتی ہو گی اور پیشانی پر ایک سفید نشان ہو گا سوار ہوں گے، دنیا کے شہروں کو فتح کریں گے۔ دنیا کا ہر شہر قبول کرے گا نیز حضرت مہدیؑ انھیں شہروں میں ان کے درمیان ہوں گے، جبکہ وہ رسول خداؐ کا پرچم لہرا رہے ہوں گے۔ ۳۱۳ افراد فرشتے اس پرچم کے نیچے ہوں گے جو برسوں سے ظہور کے منتظر تھے اور جنگ کے لیے آمادہ ہو جائیں گے۔ یہ وہی فرشتے ہیں جو حضرت نوحؑ کے ساتھ کشتی میں، ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ آگ میں عیسیٰؑ کے ہمراہ آسمان کی جانب پرواز کرنے میں ساتھ تھے۔

اسی طرح چار ہزار فرشتے حضرت کی مدد کو آئیں گے۔ وہی فرشتے جو سرزمین

[1] حضینی، الهدایه، ص ۳۱، ارشاد القلوب، ص ۲۸۶

کربلا پر امام حسین علیہ السلام کے ہمرکاب جنگ کے لیے آئے تھے، لیکن اس کی انھیں اجازت نہیں ملی او آسمان کی طرف چلے گئے اور جب اذن جہاد کے ساتھ لوٹے تو حضرت امام حسین علیہ السلام شہید ہو چکے تھے اور اس عظیم فیض کے کھو دینے پر مسلسل غمگین و محزون ہیں اور گریہ کرتے رہیں گے۔ [1]

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں:

گویا ابھی میں حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف اور ان کے یاوروں کو دیکھ رہا ہوں کہ جبرئیل فرشتہ حضرت مہدیؑ کے دائیں جانب میکائیل بائیں جانب اور خوف و ہراس سپاہیوں کے آگے آگے ایک ماہ کے فاصلہ سے معلوم ہو رہا ہے۔ خداوند عالم ان کی پانچ ہزار فرشتوں سے مدد کرے گا۔ [2]

نیز آنحضرت فرماتے ہیں:

جن فرشتوں نے رسول خداؐ کی جنگ بدر میں مدد کی تھی ابھی تک آسمان پر نہیں گئے، بلکہ حضرت صاحب الامر عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کی مدد کے لیے زمین پر موجود ہیں اور ان کی تعداد پانچ ہزار ہے۔ [3]

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

حضرت قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے لیے ۹۳۱۳ فرشتے آسمان سے آئے ہیں۔ یہ وہی فرشتے ہیں جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہمراہ تھے۔ جب خداوند

---

[1] کمال الدین، ج۲، ص۶۷۲۔ نعمانی غیبة، ص۳۰۹۔ کامل الزیارات، ص۱۲۰۔ العدد القویه، ص۷۴۔ مستدرك الوسائل، ج۱، ص۲۴۵

[2] بحار الانوار، ج۵۲، ص۳۴۳۔ نور الثقلین، ج۱، ص۳۸۸۔ القول المختصر، ص۲۱

[3] اثبات الهداة ج۳، ص۵۴۹۔ نور الثقلین، ج۱۲، ص۳۸۸۔ مستدرك الوسائل، ج۲، ص۴۴۸

عالم نے انھیں آسمان پر بلایا تھا۔ (1)

حضرت امام علی علیہ السلام فرماتے ہیں:

حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف تین ہزار فرشتوں کے ذریعہ موردِ تائید واقع ہوں گے۔ وہ دشمنوں کے چہرے خراب اور کمر توڑ ڈالیں گے۔ (2)

آیہ شریفہ:

اَتٰۤی اَمۡرُ اللّٰہِ فَلَا تَسۡتَعۡجِلُوۡہُ (3)

امرِ الٰہی آ پہنچا ہے لہٰذا اس کے بارے میں جلدی نہ کرو، کی تفسیر میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں: یہ امرِ الٰہی ہمارا امر ہے۔ یعنی خداوند عالم نے حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے قیام کے لیے حکم دیا ہے کہ جلد بازی نہ کرو۔ اس لیے کہ خداوند عالم تین طرح کے لشکروں فرشتوں، مومنین اور رعب و دبدبہ کے ذریعے ان کی پشت پناہی کرے گا اور ہم اپنا حق پائیں گے۔ (4)

حضرت امام رضا علیہ السلام فرماتے ہیں:

جب حضرت قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف قیام کریں گے تو خداوند عالم فرشتوں کو حکم دے گا کہ مومنین کی مجالس میں شرکت کریں اور ان پر سلام کریں اور اگر کسی مومن کو

---

(1) بحار الانوار، ج ۱۴، ص ۳۳۹ ملاحظہ ہو۔ نعمانی غیبۃ، ص ۳۱۱

(2) ابن حماد، فتن، ص ۱۰۱، شافعی، بیان، ص ۵۱۵۔ الحاوی للفتاوی، ج ۲، ص ۷۳۔ الصواعق المحرقہ، ص ۱۶۷۔ کنز العمال، ج ۴، ص ۵۸۹۔ ابن طاؤس، ملاحم، ص ۷۳۔ احقاق الحق، ج ۱۹، ص ۶۵۲

(3) سورۂ نحل، آیت ۱

(4) تاویل الآیات الظاہرہ، ج ۱، ص ۲۵۲۔ اثبات الہداۃ، ج ۳، ص ۵۶۲۔ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۵۶

حضرت سے کوئی کام ہوگا تو حضرت فرشتوں کو حکم دیں گے کہ انھیں دوش پر اُٹھا کر میرے پاس لے آؤ اور جب ضرورت برطرف ہو جائے گی تو پھر اسے پہلی جگہ لوٹا دیں گے۔

بعض مومنین بادل کے اوپر چلیں گے اور بعض فرشتوں کے ہمراہ آسمان پر پرواز کریں گے اور بعض گروہ فرشتوں پر بھی سبقت لے جائیں گے۔ نیز بعض مومنین کو فرشتے قاضی بنائیں گے اس لیے کہ مومن کی خداوند عالم کے نزدیک فرشتہ سے بھی زیادہ اہمیت اور قیمت ہے۔ اتنی کہ بعض مومنین کو سو ہزار فرشتے پر قاضی بنائے گا۔ [1]

شاید مومنین کی فرشتوں کے درمیان قضاوت کرنا علمی مسائل میں رفع اختلاف کے عنوان سے ہو اور اس طرح کے اختلافات فرشتوں کی عصمت کے منافی نہیں ہیں۔

ج: زمین کے فرشتے

محمد بن مسلم کہتے ہیں:

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے علمی میراث اور اندازہ کے بارے میں سوال کیا گیا؟

حضرت نے جواب دیا: خداوند عالم کے دو شہر ہیں۔ ایک مشرق میں اور ایک مغرب میں۔ ان دونوں شہروں میں ایسا گروہ رہتا ہے جو نہ ابلیس کو پہچانتا ہے اور نہ ہی اس کی خلقت کے بارے میں کچھ جانتا ہے اور جب کچھ دن کے بعد ایک بار ان کی زیارت کرتا ہوں تو مبتلا بہ مسائل اور دعا کی کیفیت کے بارے میں سوال کرتے ہیں اور ہم انھیں سکھاتے ہیں۔ اسی طرح وہ لوگ حضرت قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے ظہور کے وقت کے بارے میں سوال کرتے ہیں اور وہ لوگ خداوند عالم کی عبادت و پرستش میں بہت زیادہ ہی کوشاں رہتے ہیں۔

---

[1] دلائل الامامہ، ص ۲۴۱۔ اثبات الہداۃ، ج ۳، ص ۵۷۳

اس شہر میں دروازے ہیں۔ جس کا ہر پلہ کو فرسخ فاصلہ پر ہے۔ وہ لوگ عبادت، خدا کی تمجید اور دعا کی بہت کوشش کرتے ہیں، اگر تم لوگ انھیں دیکھو گے تو اپنے کردار و رفتار کو معمولی شمار کرو گے۔ نیز جب ان میں بعض نماز کے لیے کھڑے ہوتے ہیں تو ایک ماہ تک سجدہ کی حالت میں رہتے ہیں۔ ان کی غذا اللہ کی ستائش، لباس پتے اور ان کے رخسار نور کے سبب درخشاں ہیں۔ اگر ہم مین سے کسی امام کے روبرو ہوتے ہیں تو انھیں چاروں طرف سے گھیرے میں لے کر ان کے قدموں کی خاک اُٹھا کر تبرک حاصل کرتے ہیں۔ نماز کے وقت ایسی آہ و زاری کرتے ہیں جو طوفان کی صدا سے زیادہ سہانے والی ہوتی ہے۔ ان میں سے بعض گروہ جس دن سے حضرت کے ظہور کے منتظر ہیں کبھی اسلحے زمین میں نہیں رکھا ہے اور ان کی حالت ایسی ہی تھی۔ وہ ہمیشہ خداوند عالم سے درخواست کرتے ہیں کہ صاحب الامر عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کو ظاہر کر دے۔

ان میں ہر ایک، ہزار سال زندہ رہتا ہے۔ ان کے رخسار سے خداوند عالم کی بندگی اور تقرب و عاجزی کے آثار نمایاں ہیں اور جب ہم ان کے پاس نہیں جاتے ہیں تو وہ خیال کرتے ہیں کہ ہم ان سے راضی نہیں ہیں اور جس وقت ہم ان کے دیدار کو جاتے ہیں تو وہ دیکھتے رہتے ہیں اور اسی وقت سے ہمارے انتظار میں بیٹھ جاتے ہیں اور کبھی تھکتے نہیں۔

جیسا میں نے انھیں سکھایا ہے اسی طرح قرآن پڑھتے ہیں، لیکن کچھ قرائتیں جو ہم نے سکھائی ہیں اگر لوگوں کے سامنے پڑھی جائیں تو وہ قبول نہیں کریں گے اور جو قرآنی مطالب کے بارے میں سوال کرتے ہیں اور ہم جواب دیتے ہیں تو اپنے سینہ و فکر کو کھول دیتے ہیں۔ نیز وہ ہمارے لیے خداوند عالم سے طول عمر کی دعا کرتے ہیں۔ تا کہ ہمیں اپنے ہاتھوں نہ گنوائیں۔ وہ جانتے ہیں کہ جو ہم سے سیکھتے ہیں خداوند عالم کا احسان سمجھتے ہیں۔

جب حضرت قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف قیام کریں گے تو وہ لوگ حضرت کے ہمراہ ہوں گے، اور امام کے دیگر سپاہیوں پر سبقت حاصل کریں گے اور خداوند عالم سے دعا کریں گے کہ وہ اپنے دین کی ان لوگوں کے ذریعہ مدد کرے۔ ان کا گروہ جوان اور بزرگ دونوں پر مشتمل ہے۔ اگر کوئی ایک جوان کسی بزرگ کو دیکھتا ہے تو ان کے احترام میں غلام کی طرح بیٹھ جاتا ہے اور بغیر اجازت اپنی جگہ سے نہیں اُٹھتا۔ نیز جس راہ کو وہ لوگ خود بہتر سمجھتے ہیں اسی راہ سے امام کے خیالات کو جان لیتے ہیں اور امام اگر کوئی حکم دیتے ہیں تو اس پر آخر تک باقی رہتے ہیں، مگر یہ کہ خود حضرت انھیں کوئی دوسرا کام سپرد کر دیں۔

اگر مشرق و مغرب والوں سے جنگ کے لیے جائیں گے تو انھیں منٹوں میں نیست و نابود کر دیں گے اور ان پر اسلحوں کا کوئی اثر نہیں ہوگا۔ آہنی اسلحے اور تلواریں ان کے پاس ہیں، لیکن آلیاژ (یعنی ہم بستہ) لوہے کے علاوہ ہے۔ اگر کسی پہاڑ پر تلوار ماردیں تو وہ دو ٹکڑے ہو جائے گا اور اسے اس جگہ سے اُکھاڑ پھینکیں گے۔ امام عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف ان سپاہیوں کو ہند، دیلم، کرد، روم، بربر، فارس، جابرسا، جابلقا اور مشرق و مغرب کے دو شہر کی سمت جنگ کے لیے روانہ کریں گے۔

کسی بھی ادیان کے ماننے والوں سے تعارض نہیں کریں گے۔ مگر یہ کہ پہلے انھیں اسلام اور یکتا پرستی، پیغمبر کی نبوت اور ہماری ولایت کی دعوت دے دیں۔ لہٰذا جو قبول کرے گا اسے چھوڑ دیں گے اور جو انکار کرے گا اسے قتل کر ڈالیں گے۔ اسی طرح سے ہوگا کہ مشرق و مغرب میں صرف مومن ہی رہ جائیں گے۔ [1]

---

[1] بصائر الدرجات، ص ۱۴۴ ۔ اثبات الهداة، ج ۳، ص ۵۲۳ ۔ تبصرة الولی، ص ۹۷ ۔ بحار الانوار، ج ۲۷، ص ۴۱ و ج ۵۴، ص ۳۳۴

ان سپاہیوں کا سرسری جائزہ لینے سے یہی سمجھ میں آتا ہے کہ شاید وہ لوگ وہی فرشتے ہیں جو زمین پر کسی جگہ رہ کر حضرت قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے قیام کا انتظار کر رہے ہیں۔

۵: تابوت موسیٰ علیہ السلام

''غایۃ المرام'' میں رسول خداؐ سے اس طرح منقول ہے:

حضرت قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے ظہور کے وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے زمین پر آئیں گے تو انطاکیہ سے کتابیں اکٹھی کریں گے۔ خداوند عالم (ارم ذات العماد [1]) کے رخ سے پردہ اُٹھا دے گا اور جو محل حضرت سلیمان علیہ السلام نے اپنی موت سے پہلے بنوایا تھا اسے ظاہر کر دیں گے۔ حضرت محل میں موجود چیزوں کو جمع کر کے مسلمانوں کے درمیان تقسیم کر دیں گے اور وہ تابوت جسے خداوند عالم نے ''ارمیا'' کو حکم دیا تھا کہ طبرستان کے دربار میں ڈال دو اسے نکال لیں گے، جو کچھ موسیٰ علیہ السلام اور ہارون کے خاندان کی یادگار ہے اسی تابوت میں ہے۔ نیز الواح، موسیٰ علیہ السلام عصا، ہارون کی قبا، نیز دس کلو وہ غذا جو اسرائیل کے لیے نازل ہوئی تھی اور مرغ بریاں جو اپنے آیندہ کے لیے ذخیرہ کرتے تھے اسی تابوت میں ہے۔ پھر اس وقت تابوت کی مدد سے شہروں کو فتح کریں گے۔ اسی طرح کہ اس سے پہلے بھی ایسا کیا ہے۔ [2]

---

[1] اس آیہ شریفہ: ارم ذات العماد التی لم یخلق مثلها فی البلاد ''اے رسول گیا تم نے نہیں دیکھا کہ تمہارے پروردگار نے شہر ارم کے باشندے جو صاحب اقتدار تھے انھیں کیسا مزہ چکھایا؟'' جب کہ ویسا شہر مضبوطی و عظمت کے اعتبار سے دنیا میں نہیں تھا) کی طرف اشارہ ہے۔ سورۂ فجر آیت ۸ اس بات کا مطلب یہ ہے کہ ایسا باعظمت و پررونق شہر دوبارہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لیے آشکار ہوگا اور یہ پوشیدہ و ظاہر ہو جائے گا۔ (حاشیہ نمبر [2] اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں)

''ینابیع المودۃ'' معمولی تبدیلی کے ساتھ حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف سے اس بات کی نسبت دیتی ہے کہ حضرت مہدی انطا کیہ کے غار سے کتابیں نکالیں گے اور حضرت داؤد علیہ السلام کی زبور، طبرستان کے چھوٹے دریا سے باہر نکالیں گے۔ اسی کتاب میں خاندان موسیٰ و ہارون علیہما السلام کی یادگار ہے۔ فرشتے اسے کاندھے پر اُٹھاتے ہیں۔ الواح اور موسیٰ علیہ السلام کا عصا اسی میں ہے۔ [1]

بقیہ حاشیہ پچھلے صفحہ کا

[1] غایة المرام، ص۶۹۷۔ حلیة الابرار، ج۲، ص۶۲۰۔ الشیعة والرجعه، ج۱، ص۱۳۶ ملاحظہ ہو: ابن طاؤس، ملاحم، ص۱۶۶۔ اثبات الهداة، ج۳، ص۴۸۹، ۵۴۱

حاشیہ صفحہ ھذا کا

[1] ینابیع المودة، ص۴۰۱۔ ابن حماد، فتن، ص۹۸۔ متقی هندی، برهان، ص۱۵۷۔ ابن طاؤس، ملاحم، ص۶۷

چھٹی فصل

دشمنوں سے امام کا سلوک

صدیوں انتظار اور رنج و الم برداشت کرنے کے بعد ظلم وستم اور تاریکی کے خاتمہ کا وقت آ چکا ہے۔ خورشید سعادت کا پرتو ظاہر ہوگا اور ایک باعظمت ہستی خداوند عالم کی مدد سے، ظلم وستم کی بنیاد ڈھانے کے لیے ظہور کرے گی۔ حضرت وسیع پیمانے پر اصلاح اور معنوی و مادی بنیادوں کی تبدیلی کو ختم کریں گے اور اسلام سماج کو ایسے راستے پر گامزن کردیں گے جو خوشنودی الٰہی کا خواہاں ہوگا۔

اس دوران اگر اشخاص و احزاب اور پارٹیاں مشکل پیدا کرنا چاہیں کہ اس عظیم قیام میں رکاوٹ پڑ جائے۔ نیز خلل اندازی کر کے تحریک کو ضعیف کرنا چاہیں گی تو بشریت کے سب سے بڑے اور دین الٰہی کے زبردست دشمن ہوں گے۔ ان کی جزا حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے دست زبردست سے فنا و نابودی ہی ہوگی۔

انقلاب امام میں رخنہ انداز وہ لوگ ہوں گے جن کے ہاتھ انسانیت کے خون سے آلودہ ہوں گے۔ یا لااُبالی و بے پرواہ ہوں گے۔ جنھوں نے جرائم پیشہ افراد کے جرم سے خاموشی اختیار کی ہوگی۔ لیکن حضرت کے پرچم تلے آنے سے سرپیچی کریں گے۔ یا وہ کج فکر و نافہم ہوں گے جو اپنی فکروں کو حضرت کی فکر پر ترجیح دیں گے۔ فطری بات ہے کہ ایسے لوگ قطعی طور پر سرکوب ہوں تاکہ ہمیشہ کے لیے انسانی سماج ان کے

شر سے محفوظ ہو جائے۔ اس اعتبار سے حضرت کی روش ان لوگوں کے ساتھ نظر اندازی کے علاوہ ہے۔

اس فصل میں دو بنیادی مطالب کو بیان کریں گے جو روایات سے مستفاد ہیں۔

ا: دشمنوں کے مقابل امام کی استقامت

جو کچھ اس حصہ میں قابل غور ہے یہ کہ حضرت دشمنوں سے مقابلے کی صورت میں کسی طرح کی مجاز گوئی سے کام نہیں لیں گے، بلکہ ان میں سے بعض کو جنگ میں نیست و نابود کر دیں گے، حتیٰ کہ فراری و زخمیوں کا بھی تعاقب کریں گے۔ بعض گروہ کو پھانسی اور ان کے گھروں کو ویران کر دیں گے اور بعض گروہ کو جلاوطن اور بعض کے ہاتھ کاٹ دیں گے۔

۱ جنگ و کشتار

زرارہ نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ حضرت قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کی وہی رفتار ہوگی جو حضرت رسولِ خداؐ کی تھی؟

امام علیہ السلام نے کہا: ہرگز وہ رسول خداؐ کے طریقوں کو (دشمنوں سے مقابلے میں) اختیار نہیں کریں گے رسولِ خداؐ نے نرمی و ملائمت سے رفتار کی تھی تا کہ ان کا دل جیت لیں اور لوگ آنحضرت سے مانوس ہو جائیں، لیکن حضرت قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کی سیاست قتل ہوگی اور جو دستور ہے اسی کے مطابق رفتار رکھیں گے۔

نیز کسی کی توبہ قبول نہیں کریں گے، لہٰذا وائے ہو اس پر جو ان کی مخالفت کرے۔ [1]

حسن بن ہارون کہتے ہیں:

---

[1] نعمانی، غیبۃ، ص ۲۳۱۔ عقد الدرر، ص ۲۲۶۔ اثبات الھداۃ، ج ۳، ص ۵۳۹۔ حلیۃ الابرار، ج ۵، ص ۳۲۲۔ لیکن اسی کے مقابل اور بھی روایات ہیں جو اس بات کی تائید کرتی ہیں کہ آپ روش رسول اکرمؐ کے مانند ہے۔ نعمانی، ص ۲۳۰۔ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۲۵۳

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے حضور میں تھا کہ معلّٰی بن خنیس نے حضرت سے سوال کیا: کیا حضرت قائم ظہور کے وقت حضرت امیر المؤمنین علی علیہ السلام کی روش کے خلاف رفتار رکھیں گے۔ جب دشمنوں سے مقابلہ ہوگا؟

امام نے کہا: ہاں، حضرت امام علی علیہ السلام نے نرمی اور ملائمت کا رویہ اختیار کیا چونکہ جانتے تھے ان کے بعد دشمن چاہنے والوں اور شیعوں پر مسلط ہو جائیں گے، لیکن حضرت کا رویہ ان پر تسلط و غلبہ اور انھیں اسیر کرنا ہے۔ اس لیے کہ وہ جانتے ہیں کہ ان کے بعد کوئی شیعوں پر قابو نہیں پا سکے گا۔ [1]

حضرت امام رضا علیہ السلام فرماتے ہیں:

ہمارے قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے ظہور کے وقت قتل و غارت گری اور عرق ریزی کے [2] علاوہ کچھ نہیں ہوگا۔ نیز جنگ کی کثرت اور ہمہ وقت گھوڑوں پر سوار ہونے کی وجہ سے زیادہ جنگ کی نوبت نہیں آئے گی۔ [3]

مفضل کہتے ہیں: حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے حضرت قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کا درمیان گفتگو ذکر کیا تو میں نے عرض کیا: مجھے امید ہے کہ حضرت کے پروگرام عملی ہوں اور حکومت آسانی سے برقرار ہوگی۔

آپ نے کہا: ایسا نہیں ہوگا، مگر یہ کہ بہت ہی زیادہ سختیوں کا سامنا ہوگا۔ [4]

---

[1] برقی محاسن، ص ۳۲۰۔ کافی، ج۵، ص ۳۳۔ علل الشرائع، ص ۱۵۰۔ التهذیب، ج۲، ص ۱۵۵۔ وسائل الشیعه، ج۱۱، ص ۵۷۔ مستدرك الوسائل، ج۱۱، ص ۵۸۔ جامع الحادیث الشیعه، ج۱۳، ص ۱۰۱

[2] روایت میں ''والعرق'' سے مراد، رگ، اور گردن مارنا ہے۔

[3] نعمانی غیبة، ص ۲۸۵۔ اثبات الهداة، ج۳، ص ۵۴۳

[4] نعمانی غیبة، ص ۲۸۴۔ اثبات الهداة، ج۳، ص ۵۴۳

امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

میرے لیے بھاگنے والوں کو قتل کرنا اور زخمیوں کو مار ڈالنا جائز تھا، لیکن میں نے ایسا نہیں کیا۔ اس لیے کہ اگر شیعہ قیام کریں تو زخمیوں کو قتل نہ کریں، لیکن حضرت قائم کے لیے جائز و روا ہے کہ فراریوں کو قتل اور زخمیوں کو مار ڈالیں۔ (1)

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں:

اگر لوگوں کو معلوم ہو کہ حضرت کا پروگرام کیا ہے اور وہ کیا کریں گے تو اکثر لوگ حضرت کو نہ دیکھنے کی آرزو کریں گے۔ اس لیے کہ حضرت بہت زیادہ قتل کریں گے اور قطعی طور پر پہلی جنگ قبیلۂ قریش سے ہوگی، پھر قریش کے بعد ہاتھ میں صرف تلوار ہوگی نیز انھیں بھی صرف تلوار ہی دیں گے۔ پھر حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے کام کی انتہا اس وقت ہوگی جب لوگ کہنے لگیں کہ یہ آل محمد نہیں ہیں۔ اگر رسولِ خداؐ کے اہل بیت علیہم السلام میں ہوتے تو رحم کرتے۔ (2)

نیز آنحضرت فرماتے ہیں:

حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف نئے پروگرام و نئی سنت اور جدید قضاوت کے ساتھ قیام کریں گے۔ عربوں پر بہت سخت زمانہ آئے گا۔ لہٰذا ان کے لیے شایستہ اور شایانِ شان یہی ہے کہ دشمنوں کو قتل کر دیں۔ (3)

---

(1) نعمانی غیبة، ص ۲۳۱۔ ملاحظہ ہو: التهذيب، ج ٦، ص ١٥٤۔ وسائل الشیعہ، ج ١١، ص ٧٥۔ بحارالانوار، ج ٥٢، ص ٣٥٣۔ مستدرك الوسائل، ج ١١، ص ٥٤

(2) نعمانی غیبة، ص الدرر، ص ٢٢٧۔ اثبات الهداة ج ٣، ص ٥٣٩۔ بحارالانوار، ج ٥٢، ص ٣٥٤

(3) بحارالانوار، ج ٥٢، ص ٣٤٩

۲ پھانسی اور جلاوطنی

عبداللہ مغیرہ کہتے ہیں: حضرت جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

حضرت قائم آل محمدؑ ظہور کریں گے تو پانچ سو قریش کو کھڑے کھڑے اسی طرح دوسرے پانچ سو کو بھی پھانسی دیں گے۔

اور اس کام کی ٦ / بار تکرار ہوگی۔ عبداللہ پوچھتے ہیں: آیا اُن کی تعداد اتنی ہو جائے گی؟

حضرت نے کہا: ''ہاں، وہ خود اور ان کے چاہنے والے۔'' [1]

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں:

جب حضرت قائم قیام کریں گے تو ایک ایک ناصبی پر ایمان پیش کریں گے۔ اگر حقیقت میں انھوں نے قبول کر لیا تو انھیں آزاد کر دیں گے، ورنہ گردن ماریں گے، یا ان سے جزیہ (ٹیکس) لیں گے، جیسا کہ آج اہل ذِمّہ سے لیتے ہیں اور انھیں دیہاتوں اور آبادیوں سے دور جلاوطن کر دیں گے۔ [2]

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

''جب ہمارے قائم ظہور کریں گے تو ہمارے دشمنوں کو چہروں سے تشخیص دیں گے اور ان کا سر اور پاؤں پکڑ کر تلوار سے مار دیں گے یعنی انھیں نیست و نابود کر دیں گے۔'' [3]

---

[1] مفید ارشاد، ص٣٦٤۔ روضة الواعظین، ج٢، ص٢٦٥۔ کشف الغمه، ج٣، ص٢٥٥۔ الصراط المستقیم، ج، ص٢٥٣۔ اثبات الهداة، ج٣، ص٥٢٧۔ بحارالانوار، ج٢٥۔ ص٣٢٨، ٣٤٩

[2] کافی، ج٨، ص٢٢٧۔ اثبات الهداة، ج٣، ص٤٥٠۔ مرأة العقول، ج٢٦، ص١٦٠۔ بحارالانوار، ج٥٢، ص٣٧٥

[3] احقاق الحق، ج١٣، ص٣٥٧۔ الحجه، ص٤٢٩

۳ ہاتھوں کا قطع کرنا

ہروی کہتا ہے: میں نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے پوچھا: حضرت قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف سب سے پہلے کون سا کام کریں گے؟ حضرت نے کہا: ابتدا میں بنی شیبہ کے سراغ میں جائیں گے اور ان کے ہاتھوں کو قطع کریں گے اس لیے کہ وہ لوگ خانۂ خدا کے چور ہیں۔ [1]

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

جب حضرت قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف قیام کریں گے تو بنی شیبہ کو گرفتار کر کے ان کے ہاتھوں کو قطع کریں گے اور انھیں لوگوں کے درمیان تشہیر کرتے ہوئے آوازیں دیں گے کہ یہ لوگ خانۂ خدا کے چور ہیں۔ [2]

نیز فرماتے ہیں:

سب سے پہلے دوبدو مقابلہ بنی شیبہ سے ہے۔ ان کے ہاتھوں کو قطع کر کے کعبہ پر لٹکا دیں گے اور حضرت کی طرف سے اعلان ہوگا کہ یہ لوگ خانۂ خدا کے چور ہیں۔ [3]

شیبہ، فتح مکہ میں مسلمان ہوا تو رسول خداؐ نے اسے خانۂ کعبہ کی کنجی سپرد کر دی اور بنی شیبہ گروہ ایک مدت تک خانہ کعبہ کے کلید بردار اور اس کا محافظ رہا ہے۔ [4]

مرحوم مامقانی کہتے ہیں: بنی شیبہ خانۂ خدا کے چور ہیں انشاء اللہ ان کا ہاتھ اس جرم میں قطع ہوگا اور دیوار پر لٹکایا جائے گا۔ [5]

---

[1] عیون اخبار الرضا، ج۱، ص۲۷۳۔ علل الشرائع، ج۱، ص۲۱۹۔ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۱۳

[2] علل الشرائع، ج۲، ص۹۶۔ بحار الانوار، ج۵۲، ص۳۱۷

[3] نعمانی غیبة، ص۱۶۵۔ بحار الانوار، ج۵۲، ص۳۵۱، ۳۶۱

[4] اسد الغابہ، ج۳، ص۷، ۳۷۲

[5] تنقیح المقال، ج۲، ص۲۴۶

ب: مختلف گروہ سے مقابلہ

حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف جب قیام کریں گے تو مختلف پارٹیوں اور گروہ سے سامنا ہوگا۔ ان میں سے بعض خاص قوم وقبیلہ سے ہوں گے اور بعض گروہ اسلام کے علاوہ دین کے پیرو ہوں گے اور بعض گروہ اگر چہ ظاہراً مسلمان ہوں گے، لیکن ان کی چال منافقانہ ہوگی۔ وہ مقدس نما اور کج فہم ہوں گے جو حضرت کی مخالفت کریں گے یا باطل فرقے کی پیروی کرتے ہوں گے۔ حضرت امام علیہ السلام ہر ایک سے ایک خاص جنگ کریں گے۔ ہم روایات نقل کر کے اسے بیان کریں گے۔

(۱) قوم عرب

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

جب حضرت قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف قیام کریں گے، تو ان کے اور عرب وقریش کے درمیان صرف اور صرف تلوار حاکم ہوگی۔" [1]

پھر حضرت نے اپنے ہاتھ سے گلے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا: ہمارے اور عربوں کے درمیان سوائے سر کاٹنے کے اور کوئی چارہ نہیں رہ گیا ہے۔ [2] شاید اس سے مراد اُن کے خودسر اور سرکش حاکم ہوں یا اس سے مراد دیگر مذاہب کے پیرو ہوں۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام قریش سے جنگ کے بارے میں فرماتے ہیں:

جب حضرت قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف قیام کریں گے تو قریش کو نشانہ بنائیں گے۔ انھیں تلوار ہی سے رام کریں گے اور تلوار ہی دیں گے۔ [3]

[1] نعمانی غیبة، ص ۱۲۲۔ بحارالانوار، ج ۵۲، ص ۳۵۵

[2] نمعانی، غیبة، ص ۱۲۲۔ بحارالانوار، ج ۵۲، ص ۳۵۵

[3] نعمانی، غیبة، ص ۱۶۵۔ بحارالانوار، ج ۵۲، ص ۳۵۵

شاید اس سے مراد ''کہ قریش کو تلوار ہی ٹھکانے لگائے گی۔'' یہ ہو کہ قریش حضرت کا حکم نہیں مانیں گے اور خلل اندازی و مشکل پیدا کرنے کی کوشش کریں گے اور ڈائریکٹ اور بالواسطہ حضرت سے برسر پیکار ہوں گے۔ حضرت بھی اسلحے کے علاوہ کوئی تدبیر نہیں کریں گے۔

۲ اہل کتاب

آیہ شریفہ:

وَلَهٗ اَسْلَمَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا ۱

''جو کچھ زمین و آسمان میں ہے اپنے اختیار سے یا مجبوراً خدا کی مطیع ہوگی۔''

تفسیر پوچھی تو امام نے فرمایا:

یہ آیت حضرت قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ جب آپؑ یہود و نصاریٰ، صابئیان، مادہ پرستوں، اسلام سے برگشتہ افراد اور کافروں کے خلاف مشرق و مغرب میں قیام کریں گے اور ان پر اسلام پیش کریں گے جو بھی اپنی مرضی سے قبول کرے گا تو اسے حکم دیں گے کہ نماز پڑھو، زکوٰۃ دو اور ہر وہ چیز جو ایک مسلمان انجام دیتا ہے انجام دو، اور جو مسلمان نہیں ہوگا اس کی گردن ماردیں گے، تاکہ مشرق و مغرب میں کوئی کافر نہ بچے۔

عبداللہ بن بکیر فرماتے ہیں: روئے زمین پر تو بہت سارے لوگ ہیں، حضرت کیسے سب کو مسلمان کردیں گے یا گردن ماردیں گے؟

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا: جب خدا ارادہ کرے تو معمولی چیز زیادہ اور زیادہ معمولی ہوجاتی ہے۔

۱ سورۂ آل عمران، آیت ۸۴ (نمبر ۲ حاشیہ اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں)

شہر بن حوشب کہتا ہے: حجاج نے مجھ سے کہا: اے شہر! قرآن میں ایک آیت ہے، جس نے مجھے پریشان کر دیا ہے اور اس کے معنی نہیں سمجھ پا رہا ہوں۔

میں نے کہا: کون سی آیت؟

اس نے کہا: جہاں پر خداوند عالم فرماتا ہے۔

وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ [1]

"کوئی اہل کتاب ایسا نہیں ہے جو مرنے سے قبل ایمان نہ لائے۔"

بارہا اتفاق ہوا ہے کہ نصرانی یا یہودی شخص کو میرے پاس لائے گردن مارتا ہوں تو اس وقت ان کے لبوں سے میں خیرہ ہوتا ہوں، لیکن حرکت نہیں کرتے مگر یہ کہ ان کی جان نکل جائے۔

شہر بن حوشب کہتا ہے:

میں نے ان سے کہا: آیت کے معنی یہ نہیں ہیں جو تم خیال کرتے ہو، بلکہ مراد یہ ہے کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام قیامت سے پہلے آسمان سے نازل ہوں گے اور حضرت کی اقتداء کریں گے تو اس وقت کوئی یہودی اور نصرانی باقی نہیں بچے گا، مگر یہ کہ مرنے سے پہلے اس پر ایمان لے آئے۔

حجاج نے پوچھا: یہ تفسیر کہاں سے یاد کی؟ اور کس نے تمہیں یاد کرایا ہے؟

میں نے کہا: یہ تفسیر حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے بتلائی ہے۔

بقیہ حاشیہ پچھلے صفحہ کا

[2] عیاشی، تفسیر، ج۱، ص۱۸۳۔ نور الثقلین، ج۲ ۳۶۲۔ اثبات الهداة، ج۳، ص۵۴۹۔
تفسیر صافی، ج۱، ص۲۶۷۔ بحار الانوار، ج۵۲، ص۳۴۰

حاشیہ صفحہ ھذا

[1] سورۂ نساء، آیت ۱۵۹

حجاج نے کہا: پھر تم نے ایک صاف وشفاف چشمہ سے حاصل کی ہے۔ [1]

رسول خداؐ فرماتے ہیں:

''قیامت برپا نہیں ہوگی مگر یہ کہ یہودیوں سے جنگ کرو۔ اس گھڑی شکست خوردہ یہودی فرار کریں گے اور پتھروں کے پیچھے چھپ جائیں گے، لیکن پتھر فریاد کرے گا: اے مسلمانو! اے خدا کے بندو! یہودی میری پشت کے پیچھے چھپا ہے۔'' [2]

رسول خداؐ فرماتے ہیں:

یہودی دجال کے ہمراہ ہیں۔ وہ فرار کر کے پتھروں کے پیچھے چھپ جائیں گے، لیکن درخت و پتھر چلا کر کہیں گے: اے روح اللہ! یہ یہودی ہے حضرت انھیں قتل کریں گے اور کسی کو بھی باقی نہیں چھوڑیں گے۔ [3]

البتہ دیگر روایات سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت کی اہل کتاب سے جنگ ہمیشہ یکساں نہیں ہے، بلکہ مورد میں ان سے جزیہ لے کر انھیں ان کے دین پر باقی رہنے دیں گے اور کچھ گروہ سے بحث ومناظرہ کر کے ان کو اس طریقے سے اسلام کی دعوت دیں گے۔ ممکن ہے کہ یہ ان سے ابتداء میں بحث ومناظرہ کریں گے اور جو حق سے چشم پوشی کرے گا اس سے جنگ کریں گے۔ [4]

ابن اثیر کہتا ہے: اس وقت جزیہ دینے والا کوئی اہلِ ذمہ نہیں ہوگا۔ [5]

---

[1] ابن اثیر کہتا ہے: اُس زمانے میں کوئی اہل ذمہ نہیں رہ جائے گا جو جزیہ دے گا۔ اس سے مراد یہ ہے کہ اہل ذمہ یا مسلمان ہو جائیں گے یا قتل البتہ اس معنی کے برخلاف روایات بھی ہیں۔

[2] احمد مسند، ج۲، ص۳۹۸، ۵۲۰

[3] احمد، مسند، ج۳، ص۳۶، حاکم، مستدرک، ج۴، ۵۰۴، ملاحظہ ہو۔ ابن حماد، فتن، ص۱۵۹۔ ابن ماجہ، سنن، ج۲، ص۱۳۵۹۔

[4] بحار الانوار، ج۵۲، ص۳۷۶

[5] ناھیہ ج۵، ص۱۹۷

ابنِ شوذب کہتا ہے:

اس لیے حضرت قائمؑ کو مہدیؑ کہتے ہیں کہ شام کے کسی پہاڑ کی طرف مبعوث ہوں گے، اور وہاں سے توریت کو نکالیں گے اور اس کے ذریعہ یہودیوں سے مناظرہ کریں گے۔ نیز انھیں میں بعض آپؑ پر ایمان آئیں گے۔ [1]

۳ باطل و منحرف فرقے

امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں:

''گروہ مرجۂ پروائے ہو! کل جب ہمارے قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف قیام کریں گے تو پھر وہ کس شخص کے پاس پناہ لیں گے؟''

روای نے کہا: کہتے ہیں کہ اس وقت ہم اور تم دونوں ہی عدالت کے سامنے یکساں ہوں گے؟

آپ نے کہا: ان میں سے ہر ایک توبہ کرے تو خدا معاف کرے گا اور اگر اپنے اندر نفاق و دوروئی رکھتا ہو تو خداوند عالم سوائے اس کے کسی کو جلا وطن نہیں کرے گا اور اگر ذرہ برابر بھی نفاق کو ظاہر کرے گا تو خداوند عالم اس کا خون مباح کردے گا۔

اس کے بعد فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، جس طرح قصاب گوسفندوں کی گردن مارتا ہے، انھیں بھی ہلاک کردے گا، پھر اپنے ہاتھ سے اپنی گردن کی طرف اشارہ ہے۔

راوی کہتا ہے: جب حضرت ظہور کریں گے تو تمام امور حضرت کے نفع میں ہوں گے اور وہ خون نہیں بہائیں گے۔

امام علیہ السلام نے کہا: نہیں، خدا کی قسم (ایسا نہیں ہوگا) جب تک ہم لوگ ان کا خون

[1] عقدالدرر، ص ۴۰

نہ بہالیں اور پسینے نہ پونچھ لیں، پھر اپنے ہاتھ سے اپنی پیشانی کی طرف اشارہ کیا۔ [1]

حضرت امیر المؤمنین علی علیہ السلام نے خوارج کی شکست کے بعد ان کی لاشوں کے درمیان سے گذرتے وقت کہا: ''تمہیں اس نے قتل کرایا ہے جس نے تمہیں دھوکہ دیا ہے۔''

اس پر سوال کیا گیا: وہ کون ہے؟

جواب دیا: ''شیطان اور غلیظ طبیعت کے لوگ''

پھر اصحاب نے کہا: خداوند عالم نے، قیامت تک کے لیے انھیں ریشہ کن کر دیا۔

حضرت نے کہا: نہیں، اس خدا کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے وہ لوگ مردوں کی صلب اور عورتوں کے رحم سے ہوں گے اور پے در پے خروج کریں گے، یہاں تک کہ اشمط نامی شخص کی سربراہی میں دریائے دجلہ وفرات کے درمیان خروج کریں گے۔ اس وقت میرے اہل بیت علیہم السلام سے ایک ان سے جنگ کے لیے روانہ ہوگا اور انھیں ہلاک کر دے گا۔ اس کے بعد خوارج کا قیامت تک کوئی قیام نہیں ہوگا۔'' [2]

نیز آنحضرت بتریہ فرقہ کے بارے میں فرماتے ہیں:

جب حضرت قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف قیام کریں گے، تو کوفہ کی سمت روانہ ہوں گے۔ وہاں دس ہزار کی تعداد جنھیں تبریہ [3] کہتے ہیں کاندھوں پر اسلحے لیے ہوئے حضرت کے لیے رکاوٹ بنیں گے اور کہیں گے جہاں سے آئے ہو وہیں

---

[1] نعمانی، غیبہ، ص۲۸۳۔ بحارالانوار، ج۵۲، ص۳۵۸

[2] مروج الذہب، ج۲، ص۲۱۸

[3] زیدیہ فرقہ کا ایک فرقہ تبریہ ہے جو کثیر النوی کا باشندہ ہے۔ ان کا عقیدہ سلیمانیہ فرقہ کی طرح ہے جو زیدیہ ہی کی ایک شاخ ہے عثمان کے اسلام وکفر کے بارے میں با خاموش و مردود ہیں۔ اعتقادی مسائل میں معتزلہ کے ہم خیال ہیں، لیکن فقہی فروعات میں زیادہ تر ابوحنیفہ کے پیرو ہیں۔ ان کا بعض گروہ امام شافعی کا تابع ہے یا مذہب شیعہ کا (بھجۃ الآمال، ج۱، ص۹۵۔ ملل ونحل، ج۱، ص۱۶۱

لوٹ جاؤ۔ ہمیں فرزندوں فاطمہؑ کی کوئی ضرورت نہیں ہے، پھر حضرت تلوار کھینچیں گے اور سب کو تہہ تیغ کر دیں گے۔" [1]

❼ مقدس نما لوگ

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں:

حضرت مہدیؑ کوفہ کی سمت روانہ ہوں گے، تو وہاں تبریہ فرقے کے سولہ ہزار افراد اسلحوں سے لیس حضرت کی راہ میں حائل ہوں گے۔ وہ لوگ قرآن کے قاری اور علماء دین ہوں گے، جن کی پیشانی پر عبادت کی کثرت سے گھٹا پڑا ہوگا اور شب بیداری کی وجہ سے چہرے زرد ہوں گے، مگر نفاق سے ڈھکے ہوں گے، وہ سب ایک آواز ہو کر کہیں گے: اے فرزندِ فاطمہؑ جدھر سے آئے ہو، اُدھر ہی لوٹ جاؤ، اس لیے کہ تمہاری ہمیں کوئی ضرورت نہیں ہے۔

حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف شہر نجف کی پشت سے دوشنبہ کی ظہر سے شام تک ان پر تلوار چلائیں گے اور سب کو موت کے گھاٹ اُتار دیں گے۔ اس جنگ میں حضرت کا ایک سپاہی بھی زخمی نہیں ہوگا۔ [2]

ابو حمزہ ثمالی کہتے ہیں:

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں:

حضرت کو ظہور کے وقت جن مشکلوں کا سامنا ہوگا رسول خداؐ کی مشکلات کا بقدر

---

[1] ارشاد، ص ۳٦٤۔ کشف الغمه، ج ۳، ص ۲٥٥۔ الصراط المستقیم، ج ۲، ص ۲٥٤۔ روضة الواعظین، ج ۲، ص ۲٦٥۔ اعلام الوری، ص ٤۳۱۔ بحار الانوار، ج ٥۲، ص ۳۲۸

[2] دلائل الامامه، ص ۲٤۱۔ طوسی غیبة، ص ۲۸۳۔ اثبات الهداة، ج ۳، ص ٥۱٦۔ بحار الانوار، ج ۲، ص ٥۹۸

ہو گا یا اس سے زیادہ۔'' (1)

فضیل کہتے ہیں: حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

جب ہمارے قائم قیام کریں گے تو جن مشکلات کا سامنا زمانۂ جاہلیت میں رسولِ خداؐ کو ہوا ہے اس سے زیادہ جاہلوں سے انھیں تکلیف واذیت پہنچے گی۔

میں نے سوال کیا: کیسے اور کس طرح؟

آپ نے کہا: رسولِ خداؐ ایسے زمانہ میں مبعوث ہوئے تھے جب لوگ اپنے ہاتھوں سے تراشتے ہوئے بتوں، لکڑیوں اور پتھروں کی پوجا کرتے تھے، لیکن حضرت قائم ایسے زمانہ میں ظہور کریں گے جب لوگ آپ کے خلاف قرآن سے احتجاج کریں گے اور آیات کی آپ کے برخلاف تاویل کریں گے۔ (2)

نیز آنحضرت فرماتے ہیں:

حضرت قائم اس درجہ انسانوں کو قتل کریں گے کہ پنڈلیاں خون میں ڈوب جائیں گی۔ ایک شخص آپ کے آباء کی اولاد میں سے ان پر اعتراض کرے گا کہ لوگوں کو اپنے سے دور کر رہے ہو، جس طرح گوسفندوں کو دور کرتے ہیں! کیا یہ رسول کے دستور کے مطابق رفتار ہے؟

حضرت کے ناصروں میں سے ایک شخص اپنی جگہ سے اُٹھے گا، اور کہے گا: خاموش ہوتے ہو یا گردن ماردوں۔ حضرت کے ہمراہ رسولِ خداؐ سے عہد و پیمان کا نوشتہ لوگوں کو دکھائیں گے۔ (3)

---

(1) نعمانی غیبۃ، ص ۲۹۷۔ حلیۃ الابرار، ج ۵، ص ۳۲۸۔ بحارالانوار، ج ۵۲، ص ۳۶۲۔ بشارۃ الاسلام، ص ۲۲۲ (2) اسی جگہ۔

(3) اثبات الہداۃ، ج ۳، ص ۵۸۵۔ بحارالانوار، ج ۵۲، ص ۳۸۷

۵ ناصبی (دشمنانِ اہل بیت علیہم السلام)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

جب قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف قیام کریں گے تو تمام ناصبی اور دشمن اہل بیت علیہم السلام پر اسلام پیش کریں گے اور اقرار کرلیا تو ٹھیک ورنہ قتل کر دیے جائیں گے، یا انھیں جزیہ لینے پر مجبور کیا جائے گا۔ جس طرح آج اہل ذمہ جزیہ دیتے ہیں۔ [1]

امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں:

جب حضرت ظہور کریں گے تو ہر ایک ناصبی پر ایمان پیش کریں گے۔ اگر قبول کر لیا تو آزاد کر دیں گے، ورنہ گردن مار دیں گے، یا ان سے جزیہ لیں گے، جس طرح اہل ذمہ سے لیا جاتا ہے اور انھیں شہر سے دور دیہاتوں میں جلاوطن کر دیں گے۔ [2]

مرحوم مجلسی رحمتہ اللہ علیہ کہتے ہیں:

شاید یہ حکم آغاز قیام سے متعلق ہو۔ اس لیے کہ ظاہری طور پر روایات کہتی ہیں کہ ان سے صرف ایمان قبول کرایا جائے گا۔ اگر ایمان قبول نہیں کیا تو قتل کر دیے جائیں گے۔ [3]

ابو بصیر کہتے ہیں: کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کا ناصبیوں اور آپ کے دشمنوں سے کیسا سلوک ہوگا۔

آپ نے کہا: اے ابو محمد! ہماری حکومت میں مخالفین کا کچھ حصہ نہیں ہے۔ خداوند

[1] تفسیر فرات، ص ۱۰۰۔ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۷۲

[2] مرأة العقول، ج ۲۶، ص ۱۶۰

[3] بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۷۶

عالم ہمارے لیے ان کا خون حلال کردے گا،لیکن آج ہم لوگوں پر ان کا خون حرام ہے، لہٰذا تمھیں کوئی دھوکہ نہ دینے پائے، اور یہ جان لو جس وقت ہمارے قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف قیام کریں گے تو حضرت مہدی خدا اور سول نیز ہمارے لیے انتقام لیں گے۔ ⑴

۶ منافقین

آیہ:

لَوْ تَزَيَّلُوا لَعَذَّبْنَا الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ عَذَابًا اَلِيمًا ⑵

''اگر تم کفر و ایمان کے عناصر کو ایک دوسرے سے جدا کرتے تو ہم صرف کافروں کو دردناک عذاب دیتے۔''

تفسیر میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

خداوند عالم نے منافقین اور کافرین کی صلب میں مومنین کی امانتیں قرار دی ہیں۔ حضرت قائم اس وقت ظہور کریں گے جب کافر اور منافقوں کی صلب سے مومن ظاہر ہو جائیں گے۔ یعنی مومنین ان سے پیدا ہو جائیں۔ اس کے بعد خدا ان کافروں اور منافقوں کو قتل کرے گا۔ ⑶

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

جب حضرت قائم قیام کریں گے تو انھیں تم سے مدد مانگنے کی کوئی ضرورت نہیں ہوگی اور تم بہت سارے منافقین سے متعلق حدود الٰہی کا اجرا کریں گے۔ ⑷

حضرت امام حسین علیہ السلام اپنے بیٹے امام سجاد علیہ السلام سے فرماتے ہیں:

⑴ سورۂ فتح، آیت ۲۵

⑵ کمال الدین، ج۲، ص۶۴۱۔ المحجہ، ص۲۰۶۔ احقاق الحق، ج۳، ص۳۵۷

⑶ التہذیب، ج۶، ص۱۷۲۔ وسائل الشیعہ، ج۱۱، ص۳۸۲۔ ملاذ الاخیار، ج۹، ص۴۵۵

⑷ ابن شہر آشوب۔ مناقب، ج۴، ص۸۵۔ بحار الانوار، ج۴۵، ص۲۹۹

خدا کی قسم میرا خون! اس وقت تک کھولتا رہے گا جب تک کہ حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف مبعوث نہیں ہوتے اور میرے خون کا فاسق، کافر اور منافقین سے انتقام نہیں لیتے اور ۷۰ ہزار کو قتل نہیں کرتے۔ [1]

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں:

جب حضرت قائم قیام کریں گے تو وہ کوفہ آئیں گے اور وہاں تمام منافقین کو (جو حضرت کی امامت کے معتقد نہیں ہیں) قتل کریں گے۔ نیز ان کے محلوں کو ویران، اور ان کے سپاہیوں سے جنگ کریں گے اور انھیں اس درجہ قتل کریں گے کہ خداوند عالم راضی اور خوشنود ہو جائے گا۔ [2]

۴ شیطان

وہب بن جمیع کہتے ہیں: حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے میں نے سوال کیا: جو خداوند عالم نے شیطان سے کہا:

فَاِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ اِلٰى يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ

"ہاں (شیطان) روز معین اور وقت معلوم تک کے لیے مہلت دی گئی ہے۔"

یہ وقت معلوم کس زمانہ آئے گا؟

آپ نے کہا: تمھیں کیا گمان ہے کہ یہ دن قیامت کا دن ہے؟ خداوند عالم نے شیطان کو ہمارے قائم کے قیام کے دن تک مہلت دی ہے۔ جب خدا انھیں مبعوث کر کے قیام کی اجازت دے گا تو حضرت مسجد کوفہ کی طرف روانہ ہوں گے۔ اس وقت

---

[1] اثبات الهداة، ج۳، ص۵۲۸۔ بحار الانوار، ج۵۲، ص۳۳۸

[2] سورۂ حجر، آیت ۳۸

شیطان اپنے گھٹنوں کے بل چلتا ہوا وہاں آئے گا، اور کہے گا: مجھ پر آج کے دن وائے ہو! حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف اس کی پیشانی پکڑ کر اس کی گردن مار دیں گے، لہٰذا یہی وقت وقتِ معلوم ہوگا، جب شیطان کی مہلت کا زمانہ تمام ہو جائے گا۔ [1]

خلاصہ حضرت کی جنگ خوارج، نواصب، بنی امیہ، بنی عباس، کعبہ کے لٹیروں، مرجۂ گروہ، ظالموں، سفیانی، دجال، یہود وغیرہ سے ہے۔ مختصر آپ لوگوں سے جنگ کریں گے جو محاذ آرائی اور مخالفت کریں گے۔ نیز جو لوگ حکومت الٰہی کی تشکیل میں رکاوٹ بنیں گے لیکن جو عام کا خیال ہے کہ آنحضرت بے حد وحساب خونریزی کریں گے نعوذ باللہ سفا کی کا مظاہرہ کریں گے یہ صرف دشمنوں کے پروپیگنڈے ہیں۔ کیسے؟ یقین کر لیا جائے کہ ایسا کریں گے جب کہ رسولِ خداؐ فرماتے ہیں:

''وہ تمام انسانوں میں سب سے مجھ سے مشابہ ہیں۔''

---

[1] عیاشی تفسیر ج۲، ص۲۴۳۔ اثبات الهداة، ج۳، ص۵۵۱۔ تفسیر صافی، ج۱، ص۹۰۶۔ تفسیر برهان، ج۲، ص۳۴۳۔ بحارالانوار، ج۶۰، ص۲۵۴۔ میں نے مؤلف حضرت استاد آیۃ اللہ العظمیٰ وحید خراسانی صاحب سے بھی سنا ہے۔ علامہ محمد حسین طباطبائی رحمتہ اللہ علیہ نے اسی مضمون کی دوسری روایت تفسیر قمی سے نقل کی ہے اور اس کے ذیل میں کہتے ہیں: اکثر آیات، قیامت کی تفسیر میں اہل بیتؑ سے مروی روایات کبھی آیات کو حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے ظہور اور کبھی رجعت تو کبھی قیامت سے تفسیر کرتی ہیں۔ شاید اس اعتبار سے ہو۔ یہ تین دن حقائق کے ظاہر ہونے کے اعتبار سے مشترک ہوں۔ وضعف کے اعتبار سے ایک دوسرے کے متضاد ہیں۔ المیزان فی تفسیر القرآن، ج۱۲، ص۱۸۴۔ الرجعة فی احادیث الفرقین۔

ساتویں فصل
سنت محمدیؐ کا احیاء (زندہ کرنا)

حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کی قضاوت، جدید احکام نیز جو آپ اصلاح کریں گے، اس کے متعلق بہت ساری روایات پائی جاتی ہیں۔ ایسے احکام موجودہ فقہی متون اور کبھی ظاہر روایات وسنت کے موافق نہیں ہیں۔ بھائی کی میراث کا قانون۔ عالم ذر میں شرابخور، بے نماز کا قتل، جھوٹے کی پھانسی، مومن سے سود لینا حرام ہے معاملات میں، مسجدوں کے مناروں کا خاتمہ، مساجد کی چھتوں کو توڑ دینا انھیں میں سے ہے، جو روش حضرت اپنے کاموں اور امور میں اختیار کریں گے جس کا بیان گذشتہ فصل میں ہو چکا ہے اسی طرح ہے۔

روایات میں اس طرح عبارت کی تبدیلی سے جیسے حضرت جدید فیصلے، نئی سنت، نئی دعائیں، نئی کتاب کے اسماء کا ذکر ہے کہ ہم اسے صرف سنت محمدی کو زندہ کرنے کا نام دیتے ہیں۔

لیکن دگرگونی واختلاف کچھ اتنا ہوگا کہ دیکھنے والے لوگ جدید دین سے تعبیر کریں گے۔

جب ایسی روایتوں کا معصومین علیہم السلام سے صادر ہونا ثابت ہو جائے، تو چند نکتوں کی جانب توجہ لازم وضروری ہوگی:

① بعض احکام الٰہی اگرچہ ان کا سرچشمہ خداوند عالم ہی ہے لیکن اعلان واجراء کے شرائط حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے ظہور کے زمانے میں فراہم

ہوں گے اور ہی ہیں جو ان احکام کا اعلان اور اجراء کریں گے۔ [1]

۲ مرورِ زمانہ سے طاقتوروں اور تحریف کرنے والوں کی جانب سے احکامِ الٰہی میں دگرگونی و تحریفیں واقع ہوئی ہیں۔ حضرت قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف ظہور کے بعد اسے صحیح و درست کر دیں گے۔

کتاب القول المختصر میں ہے کہ کوئی بدعت اور سنت ایسی نہیں ہو گی جس کا پھر

سے احیاء نہ کریں۔ [2]

۳ اس لیے بھی کہ جو فقہاء نے حکمِ شرعی حاصل کیا ہے قواعد و ضوابط سے حاصل کیا ہے کبھی حاصل شدہ حکمِ شرعی واقع کے مطابق نہیں ہوتا، اگرچہ اس استنباط کا نتیجہ مجتہد اور مقلد کے لیے حجت شرعی ہے، لیکن امام زمانہ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف اپنی حکومت میں حضرت احکامِ واقعی کو بیان کریں گے۔

۴ بعض احکامِ شرعی خاص شرائط و اضطراری صورت اور تقیہ کے عالم میں غیرِ واقعی صورت میں بیان ہوئے ہیں جب کہ حضرت کے زمانہ میں تقیہ نہیں ہوگا اور احکامِ واقعی کی صورت میں بیان ہوں گے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

''جب ہمارے قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف قیام کریں گے تقیہ ختم ہو جائے گا اور حضرت تلوار نیام سے باہر نکالیں گے تو لوگوں سے تلوار کا لین دین کریں گے اور بس۔'' [3]

مذکورہ بالا موارد سے متعلق چند روایات بیان کرتے ہیں:

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام ایک مفصل حدیث کے ضمن میں فرماتے ہیں:

---

[1] کتاب المخمس، موسوعة الفقهيه، آية الخوئى، ج٥، ص٢٠

[2] قيل "لا يترك بدعة الا ازالها و لا سنة الا احياها" القول المختصر، ص٢٠

[3] تاويل الآيات الظاهره، ج٢، ص٥٤٠۔ اثبات الهداة، ج٣، ص٥٦٤

تم مسلمانوں پر واجب ہے کہ ہمارے امر کے سامنے تسلیم رہو اور تمام امور کی بازگشت ہماری جانب کرو نیز ہماری اور اپنی حکومت اور فرج کے منتظر رہو۔ جب ہمارے قائم ظہور کریں گے اور ہمارا بولنے والا بولے گا نیز قرآن کی تعلیم، دین واحکام کے قوانین نئے سرے سے تمہیں دیں جس طرح رسولِ خداؐ پر نازل ہوئے ہیں تو تمہارے علماء حضرت کی اس رفتار کا انکار کریں گے اور تم خدا کے دین اور اس کی راہ پر ثابت نہیں رہو گے، مگر تلوار کے ذریعہ جو تمہارے سروں پر سایہ فگن ہوگی۔

خداوند عالم نے اس امت کے لیے گذشتہ امتوں کی سنت قرار دی ہے لیکن ان لوگوں نے سنت کو تبدیل کر دیا اور دین میں تحریف کر ڈالی، کوئی لوگوں کے درمیان رائج حکم نہیں ہے مگر یہ کہ وحی شدہ کے احکام میں تحریف کر دی گئی ہے۔ خدا تم پر رحمت نازل کرے جس چیز کی تمہیں دعوت دی جائے اسے قبول کرو تا کہ مجدد دین آ جائے۔" (1)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

"جب حضرت قائم ظہور کریں گے تو لوگوں کو نئے سرے سے اسلام کی دعوت دیں گے اور انھیں اسلام کی راہنمائی کریں گے جب کہ لوگ پرانے اسلام سے برگشتہ اور گمراہ ہو چکے ہوں گے۔ (2) اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ امام کسی نئے دین کی پیشکش نہیں کریں گے، چونکہ لوگ واقعی اسلام سے منحرف ہو چکے ہیں دوبارہ اسی دین کی دعوت دیں گے جس طرح رسولِ خداؐ نے اس کی دعوت دی ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے برید سے کہا:

(1) کشتی، رجال، ص۱۳۸۔ اثبات الهداة، ج۳،ص ۵٦٠۔ بحارالانوار، ج۵۲، ص۲۴۵۔ العوالم، ج۳، ص۵۵۸

(2) مفید ارشاد، ص۳٦٤۔ روضة الواعظین، ج۲، ص۲٦٤۔ اعلام الوری، ص۴۳۱۔ بحارلانوار، ج۵۱، ص۳۰

''اے برید! خدا کی قسم کوئی حریم الٰہی ایسی نہیں ہوگی جس سے تجاوز نہ کیا گیا ہو اور اس دنیا میں کتابِ خداوندی وسنت رسول خداؐ پر کبھی عمل نہیں ہوا۔ اور جس دن امیر المؤمنین علیہ السلام نے رحلت کی ہے اس کے بعد سے لوگوں کے درمیان حدود الٰہی کا اجراء نہیں ہوا۔''

اُس وقت فرمایا:

''قسم خدا کی روز شب ختم نہیں ہوں گے مگر یہ کہ خداوند عالم مردوں کو زندہ، زندوں کو مردہ کرے گا اور حق اس کے اہل کو لوٹا دے گا اور اپنے آئین کو جو اپنے اور رسول خداؐ کے لیے پسند کیا ہے باقی رکھے گا۔ تمہیں مبارک ہو، مبارک، کہ حق صرف اور صرف تمہارے ہاتھ میں ہے۔''[1]

یہ روایت بتاتی ہے کہ دگرگونی وتغیر زیادہ تر شیعوں کے علاوہ ان کے مخالفین کے لیے ہے لیکن بعض موارد میں شیعوں کے لیے بھی۔

اس فصل میں تغیرات، اصلاحات، کا امام زمانہ کے زمانے میں تین حصہ میں احکام جدید، اصلاحات اور عمارتوں کی تجدید اور نئے فصلوں کا بیان کریں گے۔

[1] التہذیب، ج٤، ص٩٦۔ ملا ذالاخیار، ج٦، ص٢٥٨

ا: احکام جدید

① زنا کار اور زکوٰۃ نہ دینے والوں کو پھانسی

ابن بن تغلب کہتے ہیں کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھ سے کہا:

"اسلام میں حکم خداوندی کے مطابق دو خون حلال ہیں۔ نیز اس وقت تک اس کا کوئی حکم نہیں دے گا جب تک کہ خداوند عالم ہمارے قائم کو نہ بھیج دے وہ خدا کے حکم کے مطابق حکم دیں گے اور کسی سے گواہ و شاہد کے طالب نہیں ہوں گے۔ حضرت زنائے محصنہ کرنے والوں (زن، مرد، اور شوہر دار عورت) کو سنگسار کریں گے اور جو زکوٰۃ نہیں دے گا اس کی گردن ماردیں گے۔" [1]

حضرت امام جعفر صادق اور امام موسیٰ کاظم علیہما السلام فرماتے ہیں:

"جب حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف قیام کریں گے تو تین ایسے حکم دیں گے کہ آپ سے پہلے کسی نے ایسا حکم نہ دیا ہوگا۔ {۱} آنحضرت بوڑھے زنا کار مرد کو پھانسی دیں گے {۲} زکوٰۃ نہ دینے والوں کو قتل کردیں گے {۳} ایک برادر دینی کی میراث دوسرے برادر دینی کو دیں گے (یعنی جو عالم ذر میں باہم بھائی رہے ہوں گے)۔" [2]

---

[1] کافی، ج۳، ص۵۰۳۔ الفقیہ۲، ص۱۱۔ کمال الدین، ج۲، ص۶۷۱۔ وسائل الشیعہ، ج۶، ص۱۹۔ بحار الانوار، ج۵۲، ص۳۲۵۔

صدوق، خصال، باب ۳، ص۱۳۳۔ اثبات الھداۃ، ج۳، ص ۴۹۵

علامہ حلی رحمۃ اللہ علیہ زکوٰۃ نہ دینے والے کی پھانسی کے بارے میں کہتے ہیں:

مسلمان ہر زمانہ میں زکوٰۃ کے وجوب پر متفق اور زکوٰۃ کو اسلام کے پنجگانہ ارکان میں سے ایک جانتے ہیں۔ لہٰذا جو اس کے وجوب کو قبول نہ کرے جبکہ فطری مسلمان ہو اور مسلمانوں کے درمیان نشوونما پائی ہو، تو اسے بغیر توبہ کے پھانسی دے دیں گے۔ اور اگر مسلمان ملی ہوگا تو اسے تین بار مرتد ہونے کے بعد، توبہ کی مہلت دیں گے اس کے بعد پھانسی دے دیں گے۔

یہ احکام اس صورت میں ہیں جب آگاہ و باشعور انسان وجوب کے بارے میں علم رکھتا ہو لیکن اگر وجوب سے ناواقف ہو تو اس پر کفر کا حکم نہیں لگے گا۔'' (۱)

مجلسی اول اس روایت کی شرح میں بعض وجوہ کو بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں:

شاید مراد یہ ہو کہ حضرت ان دو مورد میں اپنے علم کے مطابق حکم اور قضاوت کریں گے اور شاہد کی ضرورت نہیں ہوگی جیسا کہ یہی روش حضرت کے دیگر فیصلوں میں بھی ہوگی ان دو مورد سے اختصاص دینے کا راز اہمیت کے لحاظ سے ہے۔ (۲)

قانون ارث

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام فرماتے ہیں:

خداوند عالم نے جسم سے دس ہزار سال قبل ارواح کو خلق فرمایا۔ ان میں سے جو ایک دوسرے سے آسمان پر آشنا و متعارف رہے ہیں وہ زمین پر بھی آشنا رہیں گے اور جو ایک دوسرے سے اجنبی رہا ہے زمین پر بھی ایسا ہوگا۔ جب حضرت قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف قیام کریں گے تو برادر دینی کو میراث تو دیں گے لیکن نسبی برادر کو محروم کر

(۱) تذکیر الفقھاء، ج۵، ص ۷ کتاب زکات، ملاحظہ ہو: مرأۃ العقول، ج۱۶، ص ۱۴

دیں گے یہی معنی ہیں خداوند عالم کے قول کے سورہ مومنون میں:

فَإِذَا نُفِخَ فِي الصُّورِ فَلَا أَنسَابَ بَيْنَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَلَا يَتَسَاءَلُونَ ③

''جب صور پھونکا جائے گا تو اس وقت لوگوں کے درمیان کوئی نسب نہیں ہو گا اور نہ ہی اس کی علت دریافت کریں گے۔''

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

''خداوند عالم نے جسم کی خلقت سے دس ہزار سال قبل، ارواح کے درمیان بھائی چارگی قائم کی لہٰذا جب ہمارے قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف قیام کریں گے تو برادران دینی جن کے درمیان برادری قائم ہے ایک دوسرے کے وارث ہوں گے اور نسبی بھائی جو ایک ماں باپ سے ہوں گے ایک دوسرے کے وارث نہیں ہوں گے۔'' ①

۵ جھوٹوں کا قتل

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

''جب حضرت قائم ظہور کریں گے تو سب سے پہلے جھوٹے شیعوں کا تعاقب کریں گے اور انھیں قتل کر ڈالیں گے۔'' ② احتمال ہے کہ شاید اس سے مراد منافقین اور مہدویت کے مدعی اور بدعت گذار افراد ہوں جو دین سے لوگوں کے منحرف ہونے کا سبب بنے ہیں۔

۶ حکم جزیہ کا خاتمہ

حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام فرماتے ہیں:

---

① الفقیہ، ج٤، ص ٢٥٤۔ صدوق، عقاید، ص٧٦۔ حضینی، هدایه، ص ٦٤، ٨٧۔ مختصر البصائر، ص ١٥٩۔ روضة المتقین، ج ١١، ص ٤١٥۔ بحار الانوار، ج٦، ص ٢٤٩ و ج ١٠١، ص ٣٦٧

 کشی، رجال، ص ٣٩٩۔ اثبات الهداة، ج٣، ص ٥٦١

"خداوند عالم دنیا کا اس وقت تک خاتمہ نہیں کرے گا، جب تک حضرت قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف قیام نہ کریں اور ہمارے دشمنوں کو نیست و نابود اور جزیہ قبول نہ کریں اور صلیب و بتوں کو نہ توڑ دیں نیز جنگ کا زمانہ ختم ہوگا اور لوگوں کو مال و دولت لینے کے لیے آواز دیں گے اور ان کے درمیان اموال کو برابر سے تقسیم کریں گے اور لوگوں سے عادلانہ رفتار رکھیں گے۔ (1)

رسول خدا نے صلیبوں کے توڑنے اور سوروں کے قتل کرنے کے بارے میں (کہ اس کا مطلب جزیہ کا حکم اور مسیحیت کا دور ختم ہونا ہے) فرماتے ہیں:

حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف ایک منصف فرمانروا کی حیثیت سے ظہور کریں گے۔ صلیبوں کو توڑیں گے اور سوروں کو قتل کر ڈالیں گے۔ نیز اپنے کار گذاروں کو حکم دیں گے، مال و دولت لیے شہروں کا چکر لگائیں، تا کہ نیازمند اسے لے لیں، لیکن کوئی نیازمند اور محتاج نہیں ملیں گے۔" (2) شاید یہ حدیث مسیحیت اور اہلِ کتاب کے آخری دور کی طرف اشارہ ہو۔

(۵) امام حسین علیہ السلام کے باقی ماندہ قاتلوں سے انتقام

ہروی کہتے ہیں: میں نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے عرض کیا: یارسول اللہ! امام جعفر صادق علیہ السلام کی اس بات کا آپ کی نظر میں کیا مطلب ہے کہ آپ فرماتے ہیں:

"جب حضرت قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف قیام کریں گے تو امام حسین علیہ السلام کے قاتلین کے باقی ماندہ افراد اپنے آباؤ اجداد کے گناہ کی سزا پائیں گے۔"

(1) اثبات الهداة، ج۳، ص۴۹٦

(2) عقد الدرر، ص١٦٦ - القول المختصر، ص١٤

کیا ہے؟ حضرت امام رضا علیہ السلام نے کہا: یہ بات ٹھیک ہے۔ پھر میں نے ان سے کہا کہ اس آیت:

وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ اُخْرٰی

"کوئی کسی دوسرے کے گناہ کا بوجھ نہیں اُٹھائے گا۔" [1] کے کیا معنی ہیں؟

آپ نے کہا:

جو خدا نے کہا ہے وہ درست ہے لیکن امام حسین علیہ السلام کے قاتلین کے باقی ماندہ افراد اپنے آباؤ اجداد کے رویہ سے خوشحال ہیں اور اس پر فخر کرتے ہیں اور جو کوئی کسی چیز سے خوف رزدہ ہوتو وہ اس شخص کے مانند ہے جس نے انجام دیا ہو۔ اگر کوئی شخص مشرق میں قتل کیا جائے اور دوسرا مغرب میں رہ کر اس قتل پر اظہار خوشی کرے خداوند عالم کے نزدیک قاتل کے گناہ میں شریک ہے۔ اور حضرت قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف امام حسین علیہ السلام کے قاتلوں کے باقی ماندہ افراد کو نیست و نابود کریں گے۔ اس لیے کہ وہ اپنے آباؤ اجداد کے کردار پر اظہار خوشی کرتے ہیں۔"

میں نے کہا: آپ کے قائم سب سے پہلے کس گروہ سے شروع کریں گے؟

آپ نے کہا: "بنی شیبہ سے ان کے ہاتھوں کو قطع کریں گے، اس لیے کہ وہ مکہ معظّمہ میں خانہ خدا کے چور ہیں۔" [2]

۶ رہن و وثیقہ کا حکم

علی کہتے ہیں کہ میرے والد، سالم نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے

[1] سورۂ کہف، آیت ۹

[2] علل الشرائع، ج ۱، ص ۲۱۹۔ عیون اخبار الرضا، ج ۱، ص ۲۷۳۔ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۱۳۔ اثبات الهداة، ج ۳، ص ۴۵۵

حدیث ''جو کوئی رہن اور وثیقہ حوالہ کرنے پر برادر مومن سے زیادہ مطمئن ہو میں اس سے بیزار ہوں۔'' کے بارے میں میں نے سوال کیا تو امام جعفر صادقؑ نے کہا:

''یہ مطلب قائم اہل بیت علیہم السلام کے زمانے میں ہے۔'' [1]

۷ تجارت کا فائدہ

سالم کہتا ہے: میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا: ایک روایت نقل کی گئی ہے کہ مومنین کا برادر مومن سے سود لینا حرام اور ربا ہے؟

حضرت نے کہا: ''یہ مطلب ہمارے اہل بیت علیہم السلام قائم کے ظہور کے وقت ہوگا لیکن آج جائز ہے کہ کوئی شخص کسی مومن سے کچھ فروخت کرے اور اس سے فائدہ حاصل کرے تو جائز ہے۔ [2]

مجلسی اول اس روایت کی سند کو قوی جاننے کے بعد فرماتے ہیں:

اس روایت سے استفادہ ہوتا ہے کہ جو روایات کسی مومن سے فائدہ لینے کو مکروہ سمجھتی ہیں اور اسے ربا کہتی ہیں۔ مبالغہ نہیں ہے۔ ممکن ہے کہ فی الحال مکروہ ہو، لیکن حضرت قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے زمانے میں حرام ہو جائے، [3] لیکن مجلسی دوم اس روایت کو مجہول قرار دیتے ہوئے کہتے ہیں: شاید ان دو مورد میں حرمت، حضرت حجت کے قیام کے زمانے سے مقید ہو۔ [4]

---

[1] من لا یحضرہ الفقیہ، ج۳، ص۲۰۰۔ التہذیب، ج۷، ص۱۷۹۔ وسائل الشیعہ، ج۱۲۳۔ اثبات الھداۃ، ج۳، ص۴۵۵۔ ملاذالاخیار، ج۱۱، ص۳۱۵

[2] من لا یحضرہ الفقیہ، ج۳، ص۲۰۰۔ التہذیب، ج۷، ص۱۷۹۔ وسائل الشیعہ، ج۱۲۳۔ اثبات الھداۃ، ج۳، ص۴۵۵۔ ملاذالاخیار، ج۱۱، ص۳۱۵

[3] روضۃ المتقین، ج۷، ص۳۷۵

[4] ملاذ الاخیار، ج۱۱، ص۳۱۵

۸ برادران دینی کا ایک دوسرے کی مدد کرنا

اسحاق کہتے ہیں:

میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں تھا کہ حضرت نے برادر مومن کی مدد و تائید کی بات چھیڑی دی اور اس وقت کہا: ''جب قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف ظہور کریں گے تو برادران مومن کی مدد اس وقت واجب ہو جائے گی اور چاہئے کہ ان کی مدد کریں۔''(۱)

۹ قطایع کا حکم (غیر منقول اموال کا مالک ہونا)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

''قطایع حضرت قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے قیام کے وقت نیست و نابود ہو جائیں گے، اس طرح سے کہ پھر کوئی قطایع کا وجود نہیں ہوگا'

قطایع: یعنی بہت بڑا سرمایہ جیسے دیہات میں بے شمار زمینیں اور قلعے ہیں جسے بادشاہوں اور طاقتور افراد نے اپنے نام درج کرالیا ہے۔ ساری کی ساری امام زمانہ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے وقت ان کی ہو جائیں گی۔

۱۰ دولتوں کا حکم

معاذ بن کثیر کہتا ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

''ہمارے خوشحال شیعہ آزاد ہیں کہ جو کچھ حاصل کریں راہِ خیر میں خرچ کر دیں، لیکن جب قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف قیام کریں گے تو ہر خزانہ دار پر اسی کا ذخیرہ حرام ہو جائے گا مگر یہ کہ اسے حضرت کی خدمت میں لائے تا کہ اس کے ذریعہ

(۱) صدوق، مصدقہ لاخوان، ص ۲۰۔ اثبات الھداۃ، ج ۳، ص ۴۹۵

دشمن سے جنگ میں مدد حاصل کریں۔ یہی خداوند عالم فرماتا ہے:

وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ [1]

"جو لوگ سونا چاندی ذخیرہ کرتے ہیں لیکن اسے راہِ خدا میں خرچ نہیں کرتے انھیں دردناک عذاب کی بشارت دے دو۔" [2]

[1] قرب الاسناد، ص ٥٤۔ بحار الانوار، ج٥٢، ص٣٠٩۔ و ج٩٧، ص٥٨۔ اثبات الهداة، ج٣، ص٥٢٣، ٥٨٤۔ بشارة الاسلام، ص٢٣٤

[2] سورۂ توبہ، آیت ٣٦

ب: احتمالِ اصلاح، مسجد کی عمارت کی تجدید

① مسجد کوفہ کی تخریب اور اس کے قبلہ کا درست کرنا

اصبغ بن نباتہ کہتے ہیں کہ امیر المومنین علیہ السلام کوفہ میں داخل ہوتے وقت جبکہ اس وقت ٹھیکریوں اور مٹی سے بنا ہوا تھا۔ فرمایا:

اس شخص پر وای ہو جس نے تجھے ویران کھنڈر کر دیا۔ اس شخص پر وای ہو جس نے تیری بربادی کی آسانی پیدا کی ہے، اس پر وای ہو جس نے نرم و پختہ مٹی سے بنایا اور حضرت نوح علیہ السلام کے قبلہ کا رُخ موڑ دیا۔ پھر بات جاری رکھتے ہوئے اس شخص کو مبارک ہو جو حضرت قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے زمانے میں تیری ویرانی کے گواہ ہوں، وہ لوگ امت کے نیک لوگ ہیں جو ہماری عترت کے نیک لوگوں کے ساتھ ہوں گے۔'' [1]

اسی طرح آنحضرت فرماتے ہیں:

''بے شک جب حضرت قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف قیام کریں گے تو مسجد کوفہ کو خراب اور اس کے قبلہ کو درست کریں گے۔'' [2]

[1] طوسی، غیبۃ، ص۲۸۳۔ اثبات الھداۃ، ج۳، ص۵۱۶۔ بحار الانوار، ج۵۲، ص۳۳۲

[2] نعمانی غیبۃ، ص۳۱۷۔ بحار الانوار، ج۵۲، ص۳۶۴۔ مستدرک الوسائل، ج۳، ص۳۶۹ و ج۱۲، ص۲۹۴

۲ راستے میں واقع مساجد کی تحریک

ابوبصیر کہتے ہیں: امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا:

''جب حضرت قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف قیام کریں گے تو کوفے میں چار مسجد کو ویران کر دیں گے۔ نیز کسی بلند پایہ مسجد کو نہیں چھوڑیں گے اور اس کی اونچائی وکنگورہ کو گرا دیں گے اور بغیر بلندی سادہ حالت میں چھوڑ دیں گے۔ نیز جو مسجد راستہ میں واقع ہوگی اُسے گرا دیں گے۔'' [1]

شاید اس سے مراد، وہ چار مسجدیں ہیں جسے لشکر یزید کے سربراہوں نے امام حسین علیہ السلام کے قتل کے بعد شکرانہ کے عنوان سے کوفہ میں بنائی تھیں اور بعد میں ''مساجد ملعونہ'' کے نام سے مشہور ہوئیں اگرچہ آج یہ مساجد موجود نہیں ہیں لیکن ممکن ہے کہ بعد میں ایک گروہ اہل بیت علیہم السلام کی دشمنی میں دوبارہ بنا ڈالے۔ [2]

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام ان مساجد کے بارے میں فرماتے ہیں:

''کوفہ میں قتلِ حسین علیہ السلام پر خوشی منانے کے عنوان سے چار مسجد بنائی گئیں یعنی مسجد اشعث، مسجد جریر، مسجد سماک، مسجد شبث بن ربعی۔'' [3]

۳ مناروں کی ویرانی

ابو ہاشم جعفری کہتا ہے کہ میں حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کی خدمت میں

[1] من لایحضرہ، ج ۱، ص ۵۳۔ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۳۳۔ اثبات الهداة، ج ۳، ص ۵۱۷، ۵۵۶۔ الشیعہ والرجعہ، ج ۲، ص ۴۰۰۔ ملاحظہ ہو: من لا یحضرہ الفقیہ، ج ۱،

ص ۲۳۲۔ ارشاد، ص ۳۶۵۔ روضة الواعظین، ج ۲، ص ۲۶۴

[2] مهدی موعود، ص ۹۴۱۔ الغارات، ج ۲، ص ۳۲۴

[3] بحار الانوار، ج ۴۵، ص ۱۸۹

تھا تو آپ نے فرمایا:

"جب قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف قیام کریں گے تو منارے اور محراب کو مساجد سے ویران کریں گے۔ (1)

میں نے خود کہا: حضرت ایسا کیوں کریں گے؟

امام حسن عسکری علیہ السلام نے میری طرف رخ کر کے کہا: اس لیے کہ یہ ایسی بدعت، ہے کہ جسے رسولِ خداؐ اور کسی امام نے ایسا نہیں کیا ہے۔" (2)

ایک روایت کے مطابق مرحوم صدوق رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:

حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام نے ایک ایسی مسجد کے پاس، جس کا منارہ بلند تھا گذرتے وقت کہا: "اسے ویران کردو۔" (3)

مجلسی اول کہتے ہیں: ان روایات سے بلند منارے کی مسجد بنانے کی حرمت ثابت ہوتی ہے۔ اس لیے کہ مسلمانوں کے گھروں پر بلندی و تسلط رکھنا حرام ہے، لیکن اکثر فقہاء نے اس روایت کو کراہت پر حمل کیا ہے (4) (یعنی ایسا کرنا مکروہ ہے)

مسعودی و طبری کی نقل کے مطابق آپ منبروں کے ویران کرنے کا حکم دیں گے۔ (5)

---

(1) مسجد میں خلیفہ یا امام جماعت کے لیے ایک جگہ بنائی تا کہ نماز کی حالت میں وہاں کھڑے ہوں اور دشمن کی دسترس سے محفوظ رہیں۔

(2) طوسی غیبۃ، ص ۱۲۳۔ ابن شہر آشوب، مناقب، ج ۳، ص ۴۳۷۔ اعلام الوری، ص ۳۵۵۔ کشف الغمہ، ج ۳، ص ۸، ۲۰۔ اثبات الهداة، ج ۳، ص ۴۱۲۔ بحار الانوار، ج ۵۰، ص ۲۱۵ و ج ۵۲، ص ۲۳۲۔ مستدرک الوسائل، ج ۲، ص ۳۷۹، ۳۸۴۔

(3) من لایحضرہ الفقیہ، ج ۲، ص ۱۵۵ (4) روضۃ المتقین، ج ۲، ص ۱۰۹

(5) اثبات الوصیہ، ص ۲۱۵۔ اعلام الوری، ص ۳۵۵

۴ مساجد کی چھتوں اور منبروں کی تخریب

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں: ''سب سے پہلے جس چیز کا حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف آغاز کریں گے وہ یہ ہے کہ مساجد کی چھتوں کو توڑ دیں گے اور عریش موسیٰ علیہ السلام (1) کی طرح اس پر سائبان بنائیں گے (2) جس سے گرمی و سردی میں بچاؤ ہوسکے۔'' اس روایت کو استحباب پر حمل کیا گیا ہے۔ اس لیے کہ آسمان و نماز گذار کے درمیان کسی مانع اور رکاوٹ کا نہ ہونا مستحب ہے نیز مانع کا نہ ہونا نماز و دعا کے قبول ہونے کا ایک ذریعہ ہے۔

۵ مسجد الحرام اور مسجد النبیؐ کا اصلی حالت پر لوٹانا

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

''حضرت قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف مسجد الحرام کی موجودہ عمارت توڑ کر پہلے کی طرح اسے پرانی حالت میں تبدیل کر دیں گے۔ نیز مسجد رسول خداؐ کو توڑ کر اس کی اصلی حالت پر لوٹا دیں گے اور کعبہ کو اس کی اصلی جگہ پر تعمیر کریں گے۔'' (3)

(1) عریش ایک سائبان ہے جسے اپنے سردی و گرمی اور دھوپ سے حفاظت کے لیے بناتے ہیں اور طریحی کی نقل کے مطابق اسے کھجور کی پتیوں یا چھال سے بناتے ہیں اور فصل کھجور کے آخر تک اس میں زندگی گذارتے ہیں۔ اس کا خراب کرنا شاید اس دلیل سے ہے کہ ظہور امام عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف سے پہلے مساجد سادہ حالت میں ہو جائیں گی اور آرائش کھو بیٹھیں گی۔ منابر کی ویرانی اس دلیل سے ہے کہ یہ لوگوں کی راہنمائی اور ہدایت کے ذمہ دار نہیں رہ جائیں گے، بلکہ خائن و ظالم حکام کی تقویت اور مملکت اسلامیہ میں دشمنوں کے نفوذ کی توجیہ بیان ہوگی۔

(2) من لا يحضره الفقيه، ج۱، ص۱۵۳۔ اثبات الهداة، ج۳، ص۴۲۵۔ وسائل الشيعه، ج۳، ص۴۸۸۔ روضة المتقين، ج۲، ص۱۰۱

(3) ارشاد، ص۳٦٤۔ طوسی، غيبة، ص۲۹۷۔ نعمانی غيبة، ص۱۷۱۔ اعلام الورىٰ، ص۴۳۱۔ كشف الغمه، ج۳، ص۲۵۵۔ اثبات الهداة، ج۳، ص۵۱٦۔ بحار الانوار، ج۵۲، ص۳۳۲

اسی طرح آنحضرت فرماتے ہیں:

جب حضرت قائم قیام کریں گے تو خانہ کعبہ کو اس کی پہلی صورت میں لوٹا دیں گے [1] نیز مسجد رسولِ خداؐ اور مسجدِ کوفہ میں بھی تبدیلی لائیں گے۔

[1] اس کی حدود کو صدوق و مجلسی بیان کرتے ہیں۔ ملاحظہ ہو: روضۃ المتقین، ج۲، ص۹۴۔ من لا یحضرہ الفقیہ، ج۱، ص۱۴۹

ج: قضاوت (فیصلہ)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

خداوند عالم حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے ظہور کے بعد ایک ہوا کو بھیجے گا جو ہر زمین پر آواز دے گی کہ یہ مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف ہیں جو داؤد وسلیمانؑ کی روش پر فیصلہ کریں گے اور اپنے فیصلہ پر کوئی شاہد و گواہ کے طالب نہیں ہوں گے۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں:

''حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف سے ایسے احکام اور فیصلے صادر ہوں گے کہ بعض آپ کے چاہنے والے اور ہمرکاب تلوار چلانے والے بھی معترض ہوں گے۔ وہ حضرت آدم علیہ السلام کی قضاوت ہے لہذا حضرت اعتراض کرنے والوں کی گردن مار دیں گے پھر دوسرے انداز میں فیصلہ کریں گے جو حضرت داؤد کا انداز تھا۔ پھر حضرت کے چاہنے والوں کا دوسرا گروہ اس پر معترض ہوگا تو حضرت اس کی بھی گردن مار دیں گے۔

تیسری دفعہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی روش پر فیصلہ کریں گے تو پھر حضرت کے چاہنے والوں کا گروہ معترض ہوگا۔ حضرت اس کی بھی گردن ماردیں گے اور انھیں پھانسی دے دیں گے۔ اس کے بعد حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روش

---

(۱) کافی، ج۱، ص۳۹۷۔ کمال الدین، ج۲، ص۶۷۱۔ مرأۃ العقول، ج۴، اس حدیث کو مجلسی موثق جانتے ہیں۔ بحار الانوار، ج۵۲، ص۳۲۰، ۳۳۰، ۳۳۶، ۳۳۹

سے فیصلہ کریں گے تو پھر کوئی اعتراض نہیں کرے گا۔"[1]

بڑی بڑی نامور کمیٹیاں جو محرومین اور حقوق بشر کا دم بھرتی ہیں وہ ایسی رفتار رکھیں گی کہ بشریت سے دشمنی کے سوا کچھ اور ظاہر نہیں ہوگا۔

حکومت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کا انجام دینا، کا وارث و مالک ہونا ہے جس میں دشمن اپنی پوری طاقت سے انسانیت کے ساتھ مبارزہ کرے گا اور انسانوں کی خاصی تعداد کو قتل کر چکا ہوگا اور جو لوگ زندہ بچ گئے ہیں وہ دوسری حکومتوں سے ناامید ہو کر ایک ایسی حکومت سے متمسک ہوں گے جو اپنا وعدہ پورا کرے گی۔ یہ وہی مہدی آل محمدؐ کی حکومت ہے۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں:

"ہماری حکومت و سلطنت آخری حکومت ہوگی۔ کوئی خاندان، پارٹی، گروہ حکومت کا مالک نہیں رہ جائے گا مگر یہ کہ ہم سے پہلے بروئے کار آ کر وہ بھی اس لیے کہ اگر ہماری حکومت کی روش و سیاست دیکھیں تو نہ کہیں کہ اگر ہم بھی امور کی باگ و ڈور تھامتے تو ایسی رفتار کرتے۔ یہی خداوند عالم کے قول کے معنی ہیں کہ فرمایا:

وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ[2]

"انجام متقین کے لیے ہے۔"[3]

[1] اثبات الهداة، ج۳، ص۵۸۵۔ بحارالانوار، ج۵۲، ص۳۸۹

[2] سورۂ اعراف، آیت ۱۲۷

[3] ارشاد، ص۳۴۴۔ روضة الواعظين، ص۲۶۵۔ بحارالانوار، ج۵۲، ص۳۳۲

د: حکومتِ عدل

عدالت، ایک ایسا لفظ ہے جس سے سبھی آشنا و متعارف ہیں اور یہ چاہتے ہیں کہ عدالت ایک ایسی چیز ہے کہ سب سے ظاہر ہو یہ نیک اور اچھی چیز ہے۔ ذمہ داروں اور حکام سے اس کا ظہور اور بھی اچھی چیز ہے لیکن افسوس کا مقام ہے اکثر زمانوں میں، عدالت کا صرف نام ونشان باقی رہا ہے اور بشریت نے تھوڑے زمانے میں وہ بھی اللہ والوں کی حکومت میں عدالت دیکھی ہے۔

استعمار نے اپنے فائدہ اور اپنی حاکمیت کے نفوذ کی خاطر مختلف شکلوں میں اس مقدس لفظ سے سوء استفادہ کیا۔ ایسے دلکش نعرے سے کچھ گروہ کو اپنے اردگرد جمع کرتے تو ہیں، لیکن زیادہ دن نہیں گذرتا کہ رسوا ہو جاتے ہیں اور اپنی حکومت کے دوام کے لیے طاقت اور ناانصافی کا استعمال کرنے لگتے ہیں۔

مرحوم طبری رحمتہ اللہ علیہ کی نظر

مرحوم طبرسی رحمتہ اللہ علیہ کے حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے ذریعہ سنت کے زندہ کرنے کے بارے میں اقوال ہیں جسے ہم ذکر کریں گے:

اگر سوال کیا جائے کہ تمام مسلمان معتقد ہیں کہ حضرت ختمی مرتبتؐ کے بعد کوئی پیغمبر نہیں آئے گا لیکن تم شیعہ لوگ عقیدہ رکھتے ہو کہ جب حضرت قائم قیام کریں گے تو اہل کتاب سے جزیہ قبول نہیں کریں گے جو بیس سال سے زیادہ ہو، اور احکام دین کو نہ

جانتا ہوگا اسے قتل کر دیں گے اور مساجد، دینی زیارت گاہوں کو ویران کرا دیں گے اور داؤد کے طریقہ پر (کہ وہ حکم صادر کرنے میں گواہ نہیں چاہتے تھے) حکم کریں گے۔ اس طرح کی چیزیں تمہاری روایات میں وارد ہوئی ہیں۔ یہ عقیدہ دیانت کے نسخ ہونے اور دینی احکام کے ابطال کا باعث ہے اور حضرت خاتم کے بعد ایک پیغمبر کا تم لوگ اثبات کرتے ہو اگر چہ اس کا نام تم لوگ پیغمبر کا نام نہ دو۔ تمہارا جواب کیا ہے؟

ہم کہیں گے: جو کچھ سوال کیا گیا ہے۔ یعنی یہ کہ قائم جزیہ قبول نہیں کریں گے۔ بیس سالہ شخص جو احکام دینی نہ جانتا ہو اسے قتل کریں گے۔ ہم اس سے باخبر نہیں ہیں اور اگر فرض کر لیا جائے کہ اس سلسلے میں خصوصی روایات ہیں تو قطعی طور پر اسے قبول نہیں کیا جا سکتا۔ ممکن ہے کہ بعض مساجد، زیارت گاہوں کی تخریب سے مراد وہ مساجد اور زیارت گاہیں ہوں جو تقویٰ و دستور خداوندی کے خلاف بنائی گئی ہوں۔

تو یقیناً مشروع جائز کام ہوگا نیز رسولِ خداؐ نے بھی ایسا کام کیا ہے۔ یہ جو کہا گیا ہے قائم، حضرت داؤد علیہ السلام کی طرح بغیر شاہد کے فیصلہ کریں گے تو یہ بھی ہمارے نزدیک قطعی و یقینی نہیں ہے۔ اگر صحیح بھی ہو تو اس کی تاویل اس طرح ہوگی کہ جن موارد میں قضیوں کی حقیقت اور دعوے کی صداقت کا خود علم رکھتے ہیں اپنے علم کے مطابق عمل کریں گے اور شاہد و دلیل کے طالب نہیں ہوں گے، اس لیے کہ امام یا قاضی کسی مطلب پر یقین حاصل کر لے تو اس پر لازم ہے کہ اپنے علم کے مطابق عمل کرے اور یہ نکتہ دیانت کے منسوخ ہونے کا باعث نہیں ہے۔

اسی طرح جو یہ بات کہی ہے کہ قائم جزیہ نہیں لیں گے اور گواہ و شاہد کی بات نہیں سنیں گے اگر چہ یہ درست ہو تو بھی، دیانت کے ختم ہونے کا سبب نہیں ہے، اس لیے کہ نسخ اسے کہتے ہیں کہ اس کی دلیل منسوخ شدہ کے بعد ہو اور ایک ساتھ بھی نہ ہو اگر ہر دو

دلیل ایک ساتھ ہوں تو ایک کو دوسرے کا ناسخ نہیں کہہ سکتے اگر چہ معنی کے اعتبار سے مخالف ہو مثلاً اگر فرض کریں گے شنبہ کے دن فلاں وقت گھر میں سر کا ٹو اور اس کے بعد آزاد ہو، تو ایسی بات کو نسخ نہیں کہتے ہیں۔ اس لیے کہ دلیل رافع، دلیل موجب کے ہمراہ ہے۔

چونکہ یہ معنی روشن ہو چکے ہیں کہ رسول خداؐ نے ہمیں بتایا ہے کہ قائم ہمارے فرزندوں میں سے ہیں۔ اس کے حکم کی پیروی کرو اور جو حکم دیں قبول کرو۔ ہم پر واجب ہے کہ ان کی پیروی کریں۔ قائم جو ہمیں حکم دیں اس پر عمل کریں لہٰذا اگر ہم نے ان کے حکم کو قبول کیا۔ اگر چہ بعض گذشتہ احکام سے فرق ہو گا دین اسلام کے احکام کو منسوخ نہیں جانتے، اس لیے کہ ہم کہہ سکتے ہیں کہ نسخ احکام ایسے موضوع میں جس کی دلیل وارد ہو ثابت نہیں ہوتا۔ [1]

[1] بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۸۳۔ اہل سنت سے اسی مضمون کی روایات نقل ہوئی ہیں

تیسرا حصہ
حکومت

پہلی فصل

حکومت حق

دنیا کی وسعت اور گسترش کے باوجود اس کا ادارہ کرنا ایک دشوار و مشکل کام ہے۔ جو صرف الٰہی راہبر اور دلسوز و ہمدرد کارگذار، الٰہی نظام اور اسلامی حکومت کے اعتقاد کے ساتھ ہی امکان پذیر ہے۔ (ممکن ہے)

امام عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف دنیا کا ادارہ کرنے کے لیے ایسے ایسے وزراء بھیجیں۔ جو جنگی سابقہ رکھتے ہوں گے اور تجربہ و عمل کے اعتبار سے اپنی پایداری و ثبات قدمی کا مظاہرہ کریں گے۔

صوبہ کا مالک اپنی بھاری بھرکم شخصیت کا خواہش مند ہوگا۔ ظاہر ہے کہ جس ملک کے ذمہ دار ایسے ہوں گے وہ مشکلات پر قابو پا سکتے ہیں، نیز گذشتہ حکومتوں کی تباہی کامیابی میں تبدیل ہو جائے گی اور ایسی حالت ہو جائے گی کہ زندہ افراد مردوں کی دوبارہ حیات کی آرزو کریں گے۔

توجہ رکھنی چاہئے کہ حضرت عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف اس وقت اُمور کی باگ ڈور ہاتھ میں لیں گے جب دنیا بے سروسامانی اور لاکھوں زخمی، جسمی و روحانی اور ذہنی بیماریوں سے بھری ہوگی۔ دنیا پر تباہی و بربادی سایہ فگن ناامنی و بے چینی عالم پر محیط ہو گی۔ شہر جنگ کی وجہ سے ویران ہو چکے ہوں گے۔ کھیتیاں آلودہ فضا کی وجہ سے خراب اور روزی میں کمی ہوگی۔

دوسری طرف دنیا والوں نے احزاب، پارٹیاں، کمیٹیاں حکومتیں دیکھی ہیں جو دعویدار تھیں اور ہیں، کہ اگر حکومت مجھے مل جائے، تو دنیا اور اہلِ دنیا کی خدمت کریں گے اور چین وسکون، راحت وآرام اقتصادی حالت کو بہتر بنا دیں گے، لیکن ہر ایک عملی طور پر ایک دوسرے سے بُرا ہی ثابت ہوتا ہے سوائے فتنہ وفساد، قتل وغارت گری، ویرانی کے کچھ نہیں دیتے۔ کمیونسٹ نے تلاش کی۔ مالوئیزم اپنے راہبروں کی نظر میں معتوب ٹھہرا۔ مغربی ڈیموکراسی نے انسان فریبی کے علاوہ کوئی نعرہ نہیں لگایا۔

آخر میں ایک ایسا دن آئے گا کہ عدل وعدالت ایک قوی خدا رسیدہ الٰہی انسان کے ہاتھ میں ہوگی اور ظلم وجور سے مردہ زمین پر عدالت قائم ہوگی۔ وہ اس شعار کے اجراء کرنے میں یملاء الارض قسطا وعدلا ''زمین کو عدل وانصاف سے بھر دیں گے'' کے مصمم ہوں گے جس کے آثار ہر جگہ ظاہر ہوں گے۔ (1)

حضرت حکومت اس طرح تشکیل دیں گے اور لوگوں کو ایسی تربیت کریں گے کہ ذہنوں سے ستم مٹ چکا ہوگا، بلکہ روایات کی تعبیر کے اعتبار سے پھر کوئی کسی پر ظلم نہیں کرے گا۔ حد یہ ہے کہ حیوانات بھی ظلم وتعدی سے باز آجائیں گے۔ گوسفند، بھیڑیئے ایک ساتھ بیٹھیں گے۔

حضرت ام سلمیٰ کہتی ہیں: حضرت رسولِ خداؐ نے فرمایا: ''مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف سماج میں ایسی عدالت قائم کریں گے کہ زندہ افراد آرزو کریں گے کہ کاش ہمارے مردے زندہ ہوتے اور اس عدالت سے فیضاب ہوتے۔''

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام آیہ شریفہ:

وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ يُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا (2)

---

(1) مجمع الزوائد، ج۷، ص ۳۱۵۔ الاذاعہ، ص ۱۱۹۔ احقاق الحق، ج ۱۳، ص ۲۹٤

(2) سورۂ بقرہ آیت: ۲۵۱

"جان لو کہ خداوند عالم زمین کو اس کے مردہ ہونے کے بعد زندہ کرے گا۔"

کی تفسیر فرماتے ہیں:

خداوند عالم زمین کو حضرت قائم کے ذریعہ زندہ کرے گا۔ آنحضرت زمین پر عدالت برپا کریں گے اور اسے عادلانہ انداز سے زندہ کریں گے۔ جبکہ ظلم و جور سے مردہ ہو چکی ہو گی۔ (1)

نیز حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

خدا کی قسم یقینی طور پر حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کی عدالت گھروں کے اندر بلکہ کمروں میں نفوذ کر چکی ہو گی۔ جس طرح سردی و گرمی کا اثر ہوتا ہے۔" (2)

ان روایات سے استفادہ ہوتا ہے کہ بعض گروہ کے چاہنے اور مخالفت کے باوجود عدالت پوری دنیا میں بغیر استثناء کے قائم ہو گی۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام آیہ شریفہ:

الذین ان مکناھم فی الارض اقاموا الصلوۃ (3)

"اگر زمین میں ان لوگوں کو حاکم بنا دیں تو وہ نماز قائم کریں گے وغیرہ۔"

کی تفسیر فرماتے ہیں: یہ آیت حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف اور ان کے ناصروں کی شان میں نازل ہوئی ہے۔ خداوند عالم ان کے ذریعہ اپنے دین کو ظاہر کرے گا اس طرح سے کہ ظلم و ستم کا خاتمہ اور بدعت کا نشان تک مٹ جائے گا۔" (4)

(1) کمال الدین، ص۶۶۸، المحجہ، ص۴۱۹۔ نور الثقلین، ج۵، ص۲۴۲۔ ینابیع المودۃ، ص۴۲۹۔ بحار الانوار، ج۵۱، ص۵۴

(2) نعمانی غیبۃ، ص۱۵۹۔ اثبات الھداۃ، ج۳، ص۵۴۴۔ بحار الانوار، ج۵۲، ص۳۶۲

(3) سورۂ حج، آیت ۴۱۔

(4) تفسیر صافی، ج۲، ص۸۷۔ المحجہ، ص۱۴۳۔ احقائق الحق، ج۱۳، ص۳۴۱

حضرت امام رضا علیہ السلام فرماتے ہیں:

"جب حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف ظہور کریں گے تو معاشرہ میں ایسی میزان عدالت قائم کریں گے جس کے بعد پھر کوئی ظلم نہیں کرے گا۔"[1]

نیز حضرت امیر المومنین علیہ السلام فرماتے ہیں:

"حضرت کسانوں اور لوگوں کے درمیان عادلانہ رویہ اپنائیں گے۔"[2]

جابر بن عبداللہ انصاری کہتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ یہ پانچ سو درہم زکوۃ ہیں اسے لے لیجئے!

امامؑ نے کہا: "اسے تم خود ہی اپنے پاس رکھو اور اپنے پڑوسیوں، بیماروں اور ضرورت مند مسلمانوں کو دے دو۔"

پھر فرمایا: جب ہمارے مہدی عجل اللہ تعالیٰ ظہور کریں گے تو برابر سے مال تقسیم کریں گے اور عدالت کے ساتھ ان سے رفتار رکھیں گے۔ جو ان کی پیروی کرے گا، گویا اس نے خدا کی پیروی کی ہے اور جو نافرمانی کرے گا خدا کا نافرمان شمار ہوگا۔ اسی وجہ سے حضرت کا نام مہدیؑ رکھا گیا ہے کہ پوشیدہ امور و مسائل سے آگاہ ہوتے ہیں۔[3]

حضرت مہدیؑ کی عدالت زمانے میں اتنی وسیع ہوگی کہ شرعی اولویت کی بھی رعایت ہوگی یعنی جو لوگ واجبات انجام دیتے ہیں، ان پر مستحبات انجام دینے والوں کو مقدم رکھا جائے گا۔ مثال کے طور پر حضرت قائم کے زمانے میں اسلام اور الٰہی

[1] کمال الدین، ص۳۷۲۔ کفایۃ الاثر، ص۲۷۰۔ اعلام الوریٰ، ص۴۰۸۔ کشف الغمہ، ص۳۱۴۔ فراء دالسمط۲، ص۳۳۶۔ ینابیع المودۃ، ص۴۴۸۔ بحار الانوار، ج۵۲۔ ص۳۲۱۔ احقاق الحق، ج۳، ص۲۶۴

[2] اثبات الھداۃ، ج۳، ص۴۹۶

[3] عقد الدرر، ص۳۹۔ احقاق الحق، ج۱۳، ص۱۸۶۔

حکومت کا پوری دنیا میں بول بالا ہوگا، تو فطری بات ہے کہ الٰہی نعروں کی نا قابل وصف شان وشوکت ظاہر ہوگی۔

حج ابراہیمی شعار الٰہی کا ایک جز ہے جو حکومت اسلامی کی وسعت سے پھر کوئی حج پر جانے سے مانع اور رکاوٹ نہیں ہوگی اور لوگ باڑھ کی مانند کعبہ کی سمت روانہ ہوں گے۔ نتیجہ یہ ہوگا کہ کعبہ کے اردگرد ایک بھیڑ اژدہام ہوگا اور اتنا کہ حج کرنے والوں کے لیے کافی نہ ہوگا، پھر امام علیہ السلام حکم دیں گے اولویت ان کی ہے جو واجب ادا کرنے آتے ہیں حضرت امام صادق علیہ السلام کے بقول یہ سب سے پہلی عدالت کی جلوہ گاہ ہوگی۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

"سب سے پہلے حضرت عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کی عدالت سے جو چیز آشکار ہوگی وہ یہ کہ حضرت اعلان کریں گے کہ جو لوگ مستحبی حج، مناسک اور حجرِ اسود کو چومنے اور مستحبی طواف انجام دینے جارہے ہیں وہ واجب حج ادا کرنے والوں کے حوالے کردیں۔" [1]

ا: دلوں پر حکومت

واضح ہے کہ کوئی حکومت مختصر مدت میں دشواریوں پر حاکم ہو اور بے سروسامانی کا خاتمہ اور دلوں سے یاس و ناامیدی کو ختم کرے اور ان دلوں میں امید کی لہر دوڑائے تو یقیناً لوگ اس کی حمایت کریں گے۔ نیز ایسا نظام جو جنگ کی آگ بجھا دے امنیت و آسایش کی راہ ہموار کردے حتیٰ کہ حیوانات اس سے بہرہ مند ہوں یقیناً لوگوں کے دلوں پر، حاکم ہوگا نیز لوگ ایسی حکومت کے خواہشمند بھی ہیں۔ اس لحاظ سے روایات

[1] کافی، ج ٤، ص ٤٢٧۔ من لا یحضره الفقیہ، ج ٢، ص ٥٢٥۔ بحار الانوار، ج ٥٢، ص ٣٧٤۔

میں امام سے لگاؤ اور تمسک کو پسندیدہ انداز میں بیان کیا گیا ہے۔

رسولِ خداؐ فرماتے ہیں:

''تم لوگوں کو مہدی قریشی کی بشارت دیتا ہوں جس کی خلافت سے زمین و آسمان کے رہنے والے راضی ہیں۔'' [1]

نیز آنحضرت فرماتے ہیں:

''میری امت کا ایک شخص قیام کرے گا جسے زمین و آسمان والے دوست رکھیں گے۔''

صباح کہتا ہے کہ حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے زمانے میں بزرگ خرد ہونے اور خرد بزرگ ہونے کی تمنا کریں گے۔'' [3]

شاید اس لیے چھوٹے ہونے کی آرزو ہو کہ وہ زیادہ دن تک حضرت مہدیؑ کی حکومت میں رہنا چاہتے ہوں اور خرد بڑے ہونے کی آرزو اس لیے کریں گے کہ وہ مکلّف ہونا چاہتے ہوں گے، تا کہ حضرت ولی عصر عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کی الٰہی حکومت کے پروگرام کو اجراء کرنے میں خاص نقش و کردار پیش کر سکیں اور اُخروی جزا کے مالک ہوں۔ حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کی حکومت اس درجہ موثر ہوگی کہ مردے زندہ ہونے کی آرزو کریں گے۔

حضرت علی علیہ السلام اس سلسلے میں فرماتے ہیں:

---

[2] ینابیع المودة، ص ٤٣١۔ اثبات الهداة، ج ٣، ص ٥٢٤۔

[1] فردوس الاخبار، ج ٤، ص ٤٩٦۔ اسعاف الراغبین، ص ١٢٤۔ احقاق الحق، ج ١٩، ص ٦٦٣۔ الشیعه و الرجعه، ج ١، ص ٢١٦۔

 ابن حماد، فتن، ص ٩٩۔ الحاوی للفتاوی، ج ٢، ص ٨٧۔ القول المختصر، ص ٢١۔ متقی هندی، برهان، ص ٨٦۔ ابن طاؤس، ملاحم، ص ٧٠

''میرے فرزندوں میں سے ایک شخص ظہور کرے گا جس کے ظہور اور حکومت کا نتیجہ یہ ہوگا کہ مردے قبر میں رہنا نہیں چاہیں گے، مگر یہ وہی تمام سہولتیں وفوائد انھیں قبر میں حاصل ہوں۔ وہ لوگ ایک دوسرے کے دیدار کو جائیں گے اور حضرت قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے قیام کی خوشخبری دیں گے۔'' [1]

کامل الزیارات میں [2] ''الفرحۃ'' خوشی وشادمانی کے معنیٰ میں استعمال ہوا ہے اور لفظ میت کا روایت میں استعمال قابلِ غور ہے، اس لیے کہ یہ نتیجہ نکالا جا سکتا ہے کہ یہ عیش وعشرت عمومی ونوعی ہے اور ارواح کے کسی گروہ سے مخصوص نہیں ہے۔ اگر اس روایت کو اُن روایات سے ضمیمہ کر دیں جو کہتی ہیں: ''کافروں کی روح بدترین حالت اور زنجیر وقید خانوں میں زندگی بسر کریں گی۔'' تو اس روایت کے معنیٰ روشن ہو جاتے ہیں، اس لیے کہ امام کے ظہور کے ساتھ ہی انھیں عذاب سے رہائی کا حکم مل جائے گا یا حالت (گشایش ورحمت کہ فرشتوں کی رفتار کے مطابق عذاب نہیں ہے) دگرگون ہو جائے گی۔ ایک مدت کے لیے خواہ کوتاہ کیوں نہ ہو زمین پر الٰہی حکومت کے تشکیل پانے کے احترام میں کافروں، منافقوں کی روح سے شکنجۂ عذاب ختم ہو جائے گا۔

ب: حکومت کا مرکز (پایہ تخت)

ابو بصیر کہتے ہیں کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

''اے محمد! گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ قائم آل محمدؑ اپنے اہل وعیال کے ساتھ مسجد سہلہ میں وارد ہوئے ہیں۔''

---

[3] کمال الدین، ج۲، ص۶۵۳۔ بحارالانوار، ج۵۲، ص۳۲۸۔ وافی، ج۲، ص۱۱۲۔

[4] کامل الزیارات ۳۰۔ ممکن ہے کہ صباح سے مراد ابن عبدالرحمان مری ہوں یا محارب تمیمی کوفی یا ان دونوں کے علاوہ سیر اعلام النبلاء، ج۱۳، ص۱۲

میں نے کہا: کیا ان کا گھر مسجد سہلہ ہے؟

امام نے کہا: ''ہاں! وہی جگہ جو حضرت ادریسؑ کا ٹھکانہ تھی۔ کوئی پیغمبر مبعوث نہیں ہوا، جب تک وہاں اس نے نماز نہیں پڑھی۔ جو وہاں ٹھہرے ایسا ہی ہے کہ رسولِ خداؐ کے خیمہ میں ہو۔ کوئی مومن مرد و عورت ایسا نہیں ہے جس کا دل وہاں نہ ہو۔ ہر روز و شب فرشتہ الٰہی اس مسجد میں پناہ لیتے ہیں اور خدا کی عبادت کرتے ہیں۔ اے ابو محمد! اگر میں بھی تمہارے قریب ہوتا تو میں نماز اسی مسجد میں پڑھتا۔

اُس وقت ہمارے قائم قیام کریں گے، اور خداوند عالم اپنے رسول اور ہمارے تمام دشمنوں سے انتقام لے گا۔'' [1]

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے مسجد سہلہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

''وہ ہمارے صاحب (حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف) کا گھر ہے، جس وقت وہ اپنے تمام خاندان سمیت وہاں قیام پذیر ہوں گے۔'' [2]

امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں:

''حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف قیام کریں گے تو کوفہ کی سمت روانہ ہوں گے اور وہیں قیام پذیر ہوں [3] گے۔''

---

[1] کافی، ج۳، ص۴۹۵۔ کامل الزیارات، ص۳۰۔ راوندی، قصص الانبیاء، ص۸۰۔ التهذیب، ج٦، ص۳۱۔ اثبات الهداة، ج۳، ص۵۸۳۔ وسائل الشیعه، ج۳، ص٥٢٤۔ بحارالانوار، ج۵۲، ص۳۱۷، ۳۷٦۔ مستدرك الوسائل، ج۳، ص٤١٤۔

[2] کافی، ج۳، ص۴۹۵۔ ارشاد، ص۳٦۲۔ التهذیب، ج۳، ص۲۵۲۔ طوسی غیبة، ص۲۸۲۔ وسائل الشیعه، ج۳، ص۵۳۲۔ بحارالانوار، ج۵۲، ص۳۳۱۔ ملاذالاخیار، ج۵، ص٤٧٥

[3] راوندی، قصص الانبیاء، ص۸۰۔ بحارالانوار، ج۵۲، ص۲۲۵۔

نیز آنحضرت فرماتے ہیں:

''جب ہمارے قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف قیام کریں گے تو کوفہ کی سمت جائیں گے تو ہر مومن حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے آس پاس اُس شہر میں مقیم ہونا چاہے گا یا حداقل اس شہر میں آئے گا۔'' (1)

حضرت امیر علیہ السلام اس سلسلے میں فرماتے ہیں:

''ایک روز آئے گا کہ یہ جگہ (مسجد کوفہ) حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کا مصلّیٰ قرار پائے گی۔ (2)

ابو بکر حضرمی کہتے ہیں کہ حضرت امام محمد باقر یا حضرت امام جعفر صادق علیہما السلام سے میں نے کہا: کونسی زمین اور رسولِ خداؐ کے حرم کے بعد زیادہ فضیلت رکھتی ہے؟

آپ نے کہا: ''اے ابوبکر! سرزمین کوفہ پاکیزہ جگہ ہے اور اس میں مسجد سہلہ ہے ایسی مسجد ہے جس میں تمام پیغمبروں نے نماز پڑھی ہے۔ یہ وہی جگہ ہے جہاں سے عدالتِ الٰہی جلوہ گر ہوگی، نیز اللہ کے قائم اور تمام قیام کرنے والے وہیں ہوں گے یہ پیغمبروں اور ان کے صالح جانشینوں کی جگہ ہے۔'' (3)

محمد بن فضیل کہتا ہے کہ اس وقت تک قیامت برپا نہیں ہوگی جب تک تمام مومنین کوفہ میں جمع نہ ہو جائیں۔ (4)

رسول خداؐ فرماتے ہیں:

---

(1) بحار الانوار، ج۵۲، ص۳۸۵۔ طوسی غیبۃ، ص۲۷۵ تھوڑے سے فرق کے ساتھ

(2) روضۃ الواعظین، ج۲، ص۳۳۷۔ اثبات الھداۃ، ج۳، ص۴۵۲

(3) کامل الزیارات، ص۳۰۔ مستدرك الوسائل، ج۳، ص۴۱۶

(4) طوسی غیبۃ، ص۲۷۳۔ بحار الانوار، ج۵۲، ص۳۳۰

''حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف ۹/۱۰ سال حکومت کریں گے اور لوگوں میں سب سے زیادہ خوش بخت کوفہ کے لوگ ہیں۔'' (1)

تمام روایات سے یہی نتیجہ نکلتا ہے کہ شہر کوفہ (امام زمانہؑ) کی کارکردگی و فعالیت نیز فرمانروائی کا مرکز ہوگا۔

ج: حکومتِ مہدیؑ کے کارگذار

فطری بات ہے کہ جس حکومت کی رہبری حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے ہاتھ میں ہوگی، اس کے عہدے دار کارگذار بھی امت کے نیک اور صالح افراد ہوں گے۔ اس لحاظ سے، ہم مشاہدہ کرتے ہیں کہ روایات حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کی حکومت، پیغمبروں، ان کے جانشینوں، صاحبانِ تقویٰ، زمانہ کے نیک افراد، گذشتہ امتوں اور بزرگ اصحابِ پیغمبرؐ کے ذریعہ تشکیل کو بیان کرتی ہیں جن میں بعض کا نام درج ذیل ہے:

حضرت عیسیٰؑ، اصحابِ کہف کے سات آدمی، یوشع وصی موسیٰ علیہ السلام، مومن آلِ فرعون، سلمان فارسیؓ، ابودجانہ انصاریؓ، مالکؓ اشتر نخعی اور قبیلۂ ہمدان۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں روایات متعدد الفاظ سے یاد کرتی ہیں کبھی وزیر، جانشین، کمانڈر، حکومت کے مسؤل اور ذمہ دار وغیرہ۔ (2)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام حضرت قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے وزیر، راز دار اور جانشین ہیں۔ (3)

اس وقت حضرت عیسیٰؑ آسمان سے اُتریں گے تو حضرت کے اموال دریافت

---

(1) فصل الکوفہ، ص ۲۵۔ اثبات الهداة، ج۳، ص ۶۰۹۔ حلیة الابرار، ج۲، ص ۷۱۹۔ اعیان الشیعه، ج۲، ص ۵۱
(2) ابن طاؤس، ملاحم، ص ۸۳۔ ابن حماد، فتن، ص ۱۶۰
(3) غایة المرام، ص ۶۹۷۔ حلیة الابرار، ج۲، ص ۶۲۰

کرنے کے مسؤل ہوں گے، نیز اصحابِ کہف ان کے پیچھے ہوں گے۔ (1)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

جب قائم آل محمدؑ قیام کریں گے تو ۱۷ افراد کو کعبہ کی پشت سے زندہ کریں گے وہ سترہ ۱۷ افراد یہ ہیں: پانچ قوم موسیٰ علیہ السلام سے وہ لوگ جو حق کے ساتھ فیصلہ کرتے ہوئے عادلانہ رفتار رکھیں گے۔ ۷ آدمی اصحاب کہف سے یوشع وصی موسیٰ علیہ السلام، مومن آلِ فرعون، سلمان فارسیؓ، ابو دجانہؓ انصاری، مالک اشترنخعیؒ۔ (2)

بعض روایات میں ان کی تعداد ستائیس تک بیان کی گئی ہے، نیز قوم موسیٰ علیہ السلام سے چودہ کی تعداد مذکور ہے (3) اور ایک دوسری روایت میں مقداد کا بھی نام مذکور ہے۔ (4)

---

(1) غاية المرام، ص٦٩٧ ـ حلية الابرار، ج٢، ص٦٢٠

(2) عياشى تفسير، ج٢، ص٣٢ ـ دلائل الامامه، ص٢٧٤ ـ مجمع البيان، ج٢، ص٤٨٩ ـ ارشاد، ص٣٦٥ ـ كشف الغمه، ج٣، ص٢٥٦ ـ روضة الواعظين، ج٢، ص٢٦٦ ـ اثبات الهداة، ج٣، ص٥٥٠ ـ بحار الانوار، ج٥٢، ص٣٤٦ (3) اثبادة الهداة، ج٣، ص٥٧٣

(4) مقداد، رسولؐ اور حضرت علیؑ کے اصحاب میں ہیں۔ ان کی عظمتِ شان کے لیے یہی کافی ہے کہ ایک روایت کے مطابق خداوند عالم نے سات آدمیوں کی وجہ سے کہ ان میں ایک مقداد بھی ہیں ہمیں روزی دیتا ہے اور تمہاری مدد کرتا ہے اور بارش نازل کرتا ہے۔ اس نے حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام کی خلافت وامامت کے موضوع سے بہت ہاتھ پیر مارا اور انتھک کوشش کی ہے۔

رسولِ خداؐ ان کے بارے میں فرماتے ہیں: (کہ خداوند عالم نے مجھے حکم دیا کہ میں چار شخص کو دوست رکھوں۔ علیؑ، مقدادؓ، ابوذرؓ اور سلمان فارسیؓ' دوسری روایت میں ہے کہ بہشت مقدادؓ کی مشتاق ہے۔ (معجم رجال الحدیث، ج۸، ص۳۱۴)۔

اس نے دوبارہ ہجرت کی اور مختلف جنگوں میں شرکت کی۔ جنگ بدر میں رسولِ خداؐ سے عرض کیا: ہم بنی اسرائیل کی طرح حضرت موسیٰؑ سے گفتگو نہیں کررہے ہیں۔ بلکہ ہم کہہ رہے ہیں کہ ہم آپؐ کے پہلو اور ہمرکاب دشمن سے لڑیں گے، مقدادؓ حضرت امیر کے شرطة الخمیس کا ایک جز ہے۔

مقدادؓ تقریباً ۷۰ سال کی عمر میں ۳۳ھ کو "جرف" نامی سرزمین جو ۳۰ میل مدینہ سے دور ہے سرای جاودانی کی سمت کوچ کر گئے۔ لوگوں نے بقیع تک آپ کے جنازہ کی تشیع کی اور وہیں سپرد لحد کردیا۔

حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں: ''سپاہی حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف آگے آگے ہوں گے اور قبیلۂ (1) ہمدان کے لوگ آپ کے وزیر ہوں گے۔ (2)

(1) ہمدان یمن میں ایک بڑا قبیلہ ہے۔ انھوں نے جنگ تبوک کے بعد حضرت رسول خداؐ کی خدمت میں ایک نمائندہ بھیجا اور حضرت نے ۹ھ میں حضرت امیر المومنین کو یمن روانہ کیا تا کہ ان لوگوں کو اسلام کی دعوت دیں۔ رسولِ خداؐ کا پیغام پڑھے جانے کے بعد سارے کے سارے مسلمان ہو گئے۔ حضرت علیؑ نے ایک خط میں رسولِ خداؐ کو ہمدانی طائفہ کے اسلام کا تذکرہ کیا اور اس خط میں ہمدان پر تین بار درود بھیجا۔ رسولِ خداؐ خط پڑھنے کے اس خبر کے شکرانہ کے طور پر سجدہ شکر بجالائے۔ حضرت علیؑ نے ان کی مدح میں اس طرح بیان کیا ہے:
''ہمدان والے دیندار اور نیک اخلاق ہیں، ان کا دین، ان کی شجاعت اور دشمن کے مقابل ان کے غلبہ انھیں زینت بخشی ہے۔ اگر میں جنت کا دربان ہوا تو ہمدانیوں سے کہوں گا سلامتی کے ساتھ اس میں داخل ہو جاؤ۔
آنحضرتؐ نے معاویہ کی دھمکیوں کے جواب میں قبیلہ ہمدان کی توانائی وقوت کو اس پر ظاہر کیا اور کہا ''جب ہم نے موت کو سرخ موت پایا تو ہمدان طائفہ کو آمادہ کیا، ایک شخص نے حضرت پر اعتراض کیا بہت ممکن تھا کہ لشکر اکٹھا کرنے میں خلل واقع ہو جائے۔ حاضرین واقعہ نے اسے لات گھونسا مار کر اس کی زندگی کا خاتمہ کر دیا اور حضرت نے اس کا دیہ دیا۔
ہمدان کا طائفہ ان تین طائفہ میں ایک تھا جو حضرت کے لشکر کی بھاری اکثریت کو تشکیل دیتا تھا، صفین کی ایک جنگ میں داہنا بازو بن کر اپنی بے مثال ثبات قدمی اور پایداری کا مظاہرہ کیا۔ خاص کر ۸۰۰ر ہمدانی جوانوں نے آخر دم تک استقلال و پائیداری دیکھائی۔ اس میں ۱۸۰ افراد شہید اور زخمی ہوئے اور گیارہ کمانڈر شہید، اگر پرچم ان میں سے کسی کے ہاتھ سے زمین پر گر جاتا تھا تو دوسرا ہاتھ میں اُٹھا لیتا تھا اور اپنے رقیب ''ازد'' اور ''بجیلہ'' سے جنگ کرنے میں ان کے تین ہزار کو مار ڈالا۔
جنگ صفین کی کسی ایک شب کے موقع پر معاویہ نے چار ہزار افراد کے ساتھ حضرت علیؑ کے لشکر پر شب خون کا ارادہ کیا تو ہمدان کا قبیلہ اس ناپاک ارادہ سے آگاہ ہوا تو صبح تک پوری آمادگی کے ساتھ نگہبانی کرتا رہا ایک دن معاویہ نے اپنے لشکر سمیت اس قبیلہ سے جنگ شروع کر دی، لیکن ان سے قابلِ دید شکست کے ساتھ میدان جنگ سے فرار کر گیا۔ معاویہ نے ''عک'' نامی قبیلہ کو ان سے جنگ کے لیے روانہ کیا۔ ہمدانیوں نے ان پر اس طرح حملہ کیا کہ معاویہ کو پیچھے ہٹنے کا حکم دینے کے سوا کوئی چارہ نہیں رہ گیا۔
حضرت علیؑ نے ان سے فرمائش کی کہ سرزمین حمص کے سپاہیوں کو سرکوب کریں۔ ہمدانی لوگ ان پر بھی حملہ آور ہوئے اور دلیرانہ جنگ کے بعد انھیں شکست دے دی اور معاویہ کے خیمے سے پیچھے ہٹا دیا، ہمدان کا گروہ ہمیشہ حضرت کا مطیع وفرمانبردار تھا اور جب نیزہ پر قرآن بلند کرنے سے حضرت علیؑ کے لشکر کے درمیان اختلاف ہوا تو اس قبیلہ کے رئیس نے حضرت سے کہا ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے آپ جو حکم دیں گے ہم اجرا کریں گے۔ (2) عقد الدرر، ص ۹۷

پھر بھی اس سلسلے میں یوں بیان کیا گیا ہے:

''خدا ترس لوگ حضرت مہدیؑ کے ساتھ ہوں گے، ایسے لوگ جنھوں نے آپ کی دعوت پر لبیک کہی ہے وہی لوگ حضرت کی نصرت کریں گے اور آپ کے وزیر اور امورِ حکومت کو سنبھالیں گے جو کہ ایک بہت بڑی ذمہ داری ہے۔'' [1]

ابنِ عباس کہتے ہیں: اصحابِ کہف حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے ناصر و مددگار ہیں۔ [2]

حلبی کہتے ہیں: تمام اصحابِ کہف عرب قبیلہ سے ہیں وہ صرف عربی بولتے ہیں اور وہی لوگ حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے وزیر ہیں۔ [3]

مذکورہ بالا روایات سے نتیجہ نکلتا ہے کہ حکومت کی اتنی بڑی ذمہ داری اور وسیع و عریض اسلامی سرزمین کی مدیریت ہر کس و ناکس کو نہیں دی جاسکتی، بلکہ ایسے افراد اس ذمہ داری کو قبول کریں گے جو کہ بارہا آزمائے ہوئے ہوں اور اپنی صلاحیتوں کو مختلف آزمائشوں میں ثابت کر چکے ہیں۔ اسی لیے، دیکھتا ہوں کہ، حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کی حکومت کے لائق و قابل اہمیت افراد میں سلمان فارسیؓ، ابودجانہؓ انصاری، مالک اشتر نخعیؒ ہوں گے۔ یہ لوگ رسولِ خداؐ اور حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام کے زمانہ میں بھی اپنی استعداد و صلاحیت ظاہر کر چکے ہیں، نیز قبیلۂ ہمدان نے تاریخ اسلام میں حضرت علی علیہ السلام کے دور میں نمایاں کام انجام دیے ہیں لہٰذا اس حکومت کے وہ لوگ بھی منصب دار ہوں گے۔

---

[1] نور الابصار، ص ۱۸۷۔ وافی، ج ۲، ص ۱۱۴۔ نقل از "فتوحات مکیہ"

[2] الدر المنثور، ج ٤، ص ۲۱۵۔ متقی ھندی، برھان، ص ۱۵۰۔ العطر الوردی، ص ۷۰

[3] السیرۃ الحلبیہ، ج ۱، ص ۳۳۔ منتخب الاثر، ص ٤۸۵۔

د: حکومت کی مدت

حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کی حکومت کی کتنی مدت تک ہے۔ اس سلسلے میں شیعہ وسنی کی متعدد روایات ہیں۔ بعض روایات ۷ سال معین کرتی ہیں تو بعض ۹، ۱۰ اور ۲۰ سال بیان کرتی ہیں بلکہ بعض روایات ہزار سال تک بیان کرتی ہیں، لیکن جو مسلم اور قطعی ہے وہ یہ کہ آپ کی حکومت ۷ سال سے کم نہیں ہے، نیز بعض ائمہ (علیہم السلام) سے مروی روایات اسی کہ زیادہ تاکید بھی کرتی ہیں۔

شاید یہ کہا جا سکے کہ مدت حکومت ۷ سال ہے، لیکن اس کے سال اس زمانے کے سالوں سے متفاوت ہوں گے جیسا کہ بعض روایات میں ذکر ہوا ہے کہ حضرت مہدیؑ کی حکومت ۷ سال ہے لیکن ہر سال تمہارے سالوں کے دس سال کے برابر ہے لہٰذا تمہارے اعتبار سے حکومت ۷۰ سال تک ہوگی۔" [1]

حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں: "حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف سات سال حکومت کریں گے کہ ہر سال تمہارے سال سے دس گنا ہوگا۔" [2]

حضرت رسول خداؐ فرماتے ہیں: "حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف ہم سے ہیں اور سات سال تک جملہ امور کی دیکھ بھال کریں گے۔" [3]

[1] مفید، ارشاد، ص۳۶۳۔ طوسی، غیبۃ، ص۲۸۳۔ روضۃ الواعظین، ج۲، ص۲۶۴۔ الصراط المستقیم، ج۲، ص۲۴۱۔ الفصول المہمہ، ص۳۰۲۔ الایقاظ، ص۲۴۹۔ بحار الانوار، ج۵۲، ص۲۹۱۔ نور الثقلین، ج۴، ص۱۰۱

[2] عقد الدرر، ص۲۲۴، ۲۲۸۔ اثبات الہداۃ، ج۳، ص۶۲۴۔

[3] الفصول المہمہ، ص۳۰۲۔ ابن بطریق عمدہ، ص۴۳۵۔ دلائل الامامہ، ص۲۵۸۔ حنفی، برہان، ص۹۹۔ مجمع الزوائد، ج۷، ص۳۱۴۔ فرائد السمطین، ج۲، ص۳۳۰۔ عقد الدرر، ص۲۰، ۲۳۶۔ شافعی، بیان، ص۵۰۔ حاکم مستدرک، ج۴، ص۵۷، ۵۰۔ کنز العمال، ج۱۴، ص۲۶۴۔ کشف الغمہ، ج۳، ص۲۶۲۔ ینابیع المودۃ، ص۴۳۱۔ غایۃ المرام، ص۶۹۸۔ بحار الانوار، ج۵۱، ص۸۲۔

نیز فرماتے ہیں: ''آنحضرت اس امت پر سال تک حکومت کریں گے۔''[1]

اسی طرح آنحضرت فرماتے ہیں:

''حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کی حکومتسات سال تک ہے، اگر کم ہو ورنہ ۹، ۱۰ سال تک ہوگی۔''[2] نیز مذکور ہے: ''حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف ۹/ سال اس دنیا میں حکومت کریں گے۔''[3]

جابر بن عبداللہ انصاریؓ نے امام باقر (علیہ السلام) سے سوال کیا: ''امام زمانہ (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف) کتنے سال زندگی کریں گے؟ حضرت نے کہا: قیام کے دن سے وفات تک ۱۹/ سال طولانی ہوگی۔''[4]

رسولِ خداؐ نے فرمایا:

''حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف ۲۰/ سال تک حکومت کریں گے اور زمین سے خزانے برآمد کریں گے، نیز سرزمین شرک کو فتح کریں گے۔''[5]

نیز حضرت فرماتے ہیں: مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف میرے فرزندوں میں سے ہیں اور ۲۰ سال حکومت کریں گے۔''

[1] عقدالدرر، ص ۲۰۔ بحارالانوار، ج ۵۱، ص ۸۲

[2] ابن طاؤس، ملاحم ص ۱۴۰، کشف الاستار، ج ۴، ص ۱۱۲ مجمع الزوائد، ج ۷، ص ۳۱۴

[3] ابن طاؤس طوائف، ص ۱۷۷۔

[4] عیاشی، تفسیر، ج ۲، ص ۳۲۶۔ نعمانی، غیبة، ص ۳۳۱۔ اختصاص، ص ۲۵۷۔ بحارالانوار، ج ۵۲، ص ۲۹۸۔

[5] فردوس الاخبار، ج ۴، ص ۲۲۱۔ العلل المتناهیه، ج ۳، ص ۸۵۸۔ دلائل الامامه، ص ۲۳۳۔ اثبات الهداة، ج ۳، ص ۵۹۳۔ بحارالانوار، ج ۵۱، ص ۹۱۔ ملاحظه هو: طبرانی، معجم، ج ۸، ص ۱۲۰۔ اسد الغابه، ج ۴، ص ۳۵۳۔ فرائد السمطین، ج ۲، ص ۳۱۴۔ مجمع الزوائد، ج ۷، ص ۳۱۸۔ لسان المیزان، ج ۴، ص ۳۸۳۔

اسی طرح روایت میں ہے آنحضرت ۱۰/سال حکومت کریں گے۔ (1)

حضرت علی علیہ السلام اس سوال کے جواب میں کہ حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کتنے سال حکومت کریں گے؟ آپ نے فرمایا: ۳۰ یا ۴۰/سال حکومت کریں گے۔'' (2)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

''حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف ہمارے فرزندوں میں سے ہیں اور ان کی حضرت ابراہیم خلیل کی عمر کے برابر عمر ہوگی ۸۰/سال میں ظہور کریں گے اور چالیس سال حکومت کریں گے۔'' (3)

نیز آنحضرت نے فرمایا: ''۱۹/سال اور کچھ مہینے حکومت کریں گے۔'' (4)

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں: ۳۰۹/سال حکومت کریں گے، جس طرح اصحاب کہف غار میں اتنی مدت رہے ہیں۔ (5)

مرحوم مجلسی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

جو روایات حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کی حکومت کی۔ تعیین کرتی ہیں ان کی درج ذیل توجیہ کی جا سکتی ہے۔ بعض روایات تمام مدت حکومت پر دلالت

(1) کشف الغمه، ج۳، ص ۲۷۱۔ ابن بطریق، عمده، ص ۴۳۹۔ بحارالانوار، ج ۵۱۔ ص ۱۔ ابن طاؤس، ملاحم، ص ۱۵۲۔ فردوس الاخبار، ج ٤، ص ٦۔ دلائل الامامه، ص ۲۳۳۔ عقدالدرر، ص ۲۳۹۔ ینابیع المودة، ص ٤۳۲

(2) ابن حماد، فتن، ص ١٠٤۔ کنز العمال، ج ١٤، ص ٥٩١۔

(3) اثبات الهداة، ج۳، ص ٥٧٤۔

(4) نعماني غيبة، ص ۳۳۱۔ بحارالانوار، ج ٥٢، ص ۲۹۸ و ج ٥۳، ص ۳۔

(5) طوسی غيبة، ص ۲۸۳۔ بحارالانوار، ج ٥٢، ص ۳۹۰۔ اثبات الهداة، ج۳، ص ٥٨٤۔

کرتی ہیں۔ بعض حکومت کے ثبات و برقراری پر بعض سال اور ایام کے اعتبار سے ہیں۔ جن سے ہم آشنا ہیں۔ بعض احادیث حضرت کے زمانے میں سال و روز پر دلالت کرتی ہیں جو طولانی ہوں گے اور خداوند عالم حقیقی مطلب سے آگاہ ہے۔ [1]

مرحوم آیۃ اللہ طبسی رحمتہ اللہ علیہ (میرے والد بزرگ) ان روایات کو بیان کرنے کے بعد ۷ رسال والی روایت کو ترجیح دیتے ہیں، لیکن یہ بھی کہتے ہیں کہ اس معنی میں کہ ہر سال ہمارے سالوں کے مطابق دس سال کے برابر ہوگا۔ [2]

---

[1] بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۲۸۰۔

[2] الشیعہ و الرجعہ ج ۱، ص ۲۲۵

دوسری فصل

علم ودانش اور اسلامی تہذیب میں ترقی

جس حکومت کا راہبر حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف جیسا ہو جن پر علم ودانش کے دروازے ان پر کھلے ہیں نہ اس حد تک کہ جیسا پیغمبروں اور اولیاء خدا پر کھلے تھے، بلکہ تیرہ گنا سے بھی زیادہ علم و دانش سے بہرہ مند ہوں گے، قطعی طور پر علمی ترقی حیرت انگیز ہوگی اور دنیائے علم ودانش میں خیرہ کر دینے والی تبدیلی واقع ہوگی۔

علم و دانش کا ادراک وشعور امام زمانہ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے دور میں آج کی ترقی سے قابل مقایسہ نہیں ہے نیز لوگ بھی اس ترقی پذیر دانش کا خیر مقدم کریں گے حتیٰ کہ عورتیں جن کا سن ابھی زیادہ گزرا نہیں ہوگا اس طرح کتاب خداوندی اور مذہب کے مبانی سے آشنا ہوں گی کہ آسانی سے حکم خدا قرآن سے نکالیں گی۔

نیز صنعت وٹیکنالوجی کے لحاظ سے بھی حیرت انگیز ترقی ہوگی، اگرچہ ان جزئیات کو روایات نے بیان نہیں کیا ہے۔ ان تمام روایات سے جو اس سلسلے میں بیان ہوئی ہیں حیرت انگیز دگرگونی وتغیر کا پتہ چلتا ہے، جیسے وہ روایات جو بتاتی ہیں ایک شخص مشرق میں ہونے کے باوجود مغرب والے برادر کو دیکھے گا، حضرت تقریر کے وقت تمام دنیا والوں کو دیکھیں گے، حضرت کے چاہنے والے دوری کے باوجود ایک دوسرے سے باتیں کریں گے، اور ایک دوسرے کی بات سنیں گے، تعلیمی لکڑی (چھڑی) اور جوتے کے بند وفیتے انسان سے گفتگو کریں گے۔ گھر کے اندر موجود چیزیں انسان کو خبر

دیں گی، اور بادل پر سوار ہو کر اس سمت سے اس سمت پرواز کرے گا۔ بہت سارے نمونے ہیں۔ اگرچہ بعض کا اشارہ اعجاز کی طرف ہو لیکن روایات کی جانب توجہ کرنے سے، ان دگرگونی کو دریافت کیا جا سکتا ہے۔

روایات امام زمانہ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے دور میں دنیا کو مہذب و متمدن، طاقتور، علمی اعتبار سے ترقی یافتہ بتاتی ہیں۔ کلی طور پر آج کی صنعتی ترقی اس زمانہ کی ترقی سے کوسوں دور تصور کی جائے گی۔ جس طرح آج کی صنعت اور ٹکنالوجی گذشتہ سے قابل مقایسہ نہیں ہے۔

حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف اور آج کے دور میں بنیادی فرق یہ ہے کہ آج ہمارے دور میں علم و صنعت کی ترقی معاشرہ انسانی کی اخلاقی و ثقافتی گراوٹ پر مبنی ہے جتنا انسان علمی ترقی کرا جا رہا ہے اتنا ہی انسانیت سے دور ہوتا جا رہا ہے اور تباہی و بربادی فتنہ و فساد کی طرف مائل ہے، لیکن حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے زمانہ میں بالکل برعکس شرائط ہوں گے، باوجودیکہ انسان علم اور ٹیکنالوجی کے اعتبار سے بلندی کی طرف جا رہا ہے، لیکن اخلاقی گراوٹ، کج رفتاری سے ہٹ کر اسے اخلاق کی بلندی و انسانی کمال کی اعلیٰ منزل پر ہونا چاہئے۔

حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کی حکومت میں خداوندی پروگرام کے اجراء سے اتنا انسان کی شخصیت کی تربیت ہو گی کہ گویا وہ لوگ انسانوں کے علاوہ تصور کیے جائیں گے، جو سابق میں زندگی گذار چکے ہیں۔ وہ لوگ جو کل تک درہم و دینار کی خاطر اپنے نزدیک ترین شخص کا خون بہاتے تھے، حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے دورِ حکومت میں مال و دولت ان کی نظر میں اتنی بے قیمت ہو جائے گی کہ ان کا سوال اور مانگنا پستی و گراوٹ کی علامت بن جائے گا۔ اگر کل تک ان کے دلوں

پر بغض وحسد، کینہ وکدورت حاکم تھے تو حضرت کے زمانے میں ایک دوسرے سے نزدیک ہو جائیں گے۔ گویا دو قالب ایک جان ہو جائیں گے۔ جن لوگوں کے دل سست اور کمزور تھے اتنے محکوم ومضبوط ہوں گے کہ لوہے سے بھی سخت وقوی ہو جائیں گے۔

ہاں آنحضرت کی حکومت عقلوں کے کمال واخلاقی بلندی، رشدوآگہی کا سبب ہوگی۔ وہ دورِکمال وترقی کا دور ہوگا جو کچھ کل تک ہوا وہ انسانی تنگ نظری کا نتیجہ تھا لیکن حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے الٰہی نظام میں انسان عقل وخرد، اخلاق و کردار، آرزو وتمنا کے اعتبار سے اعلیٰ منزل پر فائز ہوگا یہ وہی بڑا وعدہ ہے جو حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے دورِحکومت میں پورا ہوگا۔ جسے کسی حکومت نے انسانیت کو ایسا ھدیہ نہیں پیش کیا۔

ا: علم وصنعت کی بہار

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

''علم ودانش کے ۲۷ حروف ہیں اور اب تک جو کچھ پیغمبروں نے پیش کیا ہے وہ دو حروف ہے اور بس۔ لوگ آج دو حروف کے علاوہ (حرفوں سے) آشنا نہیں ہیں جب ہمارے قائم (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف) قیام کریں گے، تو باقی ۲۵ حروف کو پیش کریں گے اور لوگوں کے درمیان رائج ونشر کریں گے، نیز ان دو حرفوں کو ضمیمہ کر کے مجموعاً ۲۷ حروف لوگوں کے درمیان پیش کریں گے۔'' [1]

خرائج میں راوندی کی نقل کے مطابق ''جزا'' صرفا کا بدل ہے (صرفاً کی جگہ پر ہے)۔

---

[1] خرائج، ج۲، ص ۸۴۱۔ مختصر بصائر الدرجات، ص ۱۱۷۔ بحار الانوار، ج۵۲، ص ۳۲۶

اس روایت سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ انسان علم و دانش کے لحاظ سے جتنا بھی ترقی کرلے حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے زمانہ میں بارہ گنا بڑھ جائے گا اور معمولی غور وفکر سے معلوم ہو جائے گا کہ انسان حضرت کے زمانہ میں کس درجہ حیرت انگیز اور خیرہ کردینے والی ترقی کرے گا۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں:

علم و دانش کتاب خداوندی وسنت نبوی کے اعتبار سے ہمارے مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے دل میں اس طرح اُگے گا جس طرح گھاس عمدہ کیفیت کے ساتھ اُگتی ہے تم میں سے جو بھی حضرت کا زمانہ درک کرے اور ان سے ملاقات کرے، تو ان پر میرا سلام کرے کہ تم پر سلام ہو اے خاندان رحمت و نبوت، علم و دانش کے خزانہ، جانشینِ رسالت۔ [1]

نیز آنحضرت فرماتے ہیں:

''یہ امر، (ہمہ گیر اسلامی حکومت) اس کی شان میں ہے جو (امامت کے وقت) سن وسال کے اعتبار سے ہم سب کم ہوگا لیکن اس کی یاد ہم سب سے زیادہ دلنشین ہو گی۔ خداوند عالم علم و دانش انھیں عطا کرے گا، اور کبھی انھیں خود پر موکول نہیں کرے گا۔ [2]

آنحضرت دوسری حدیث میں فرماتے ہیں:

''جس امام کے پاس قرآن، علم اور اسلحے ہوں وہ مجھ سے ہے۔'' [3]

[1] کمال الدین، ج۲، ص۶۵۳۔ العدد القویہ، ص۶۵۔ اثبات الہداۃ، ج۳، ص۴۹۱۔ حلیة الابرار، ج۳، ص۶۳۹۔

[2] عقدالدرر، ص۴۲

[3] مثالب النواصب، ج۱، ص۲۲۲

یہ روایات بشریت کے کمال و ترقی کے بارے میں بتاتی ہیں اس لیے کہ ایسا پیشوا سماج کو ترقی و خوش بختی کی راہ پر گامزن کرسکتا ہے جس میں تین چیز پائی جائیں:

① ایسا قانونِ الٰہی جو انسانیت کو کمال کی سمت ہدایت و رہنمائی کرے۔

② ایسا علم و دانش جو انسانی زندگی کو رفاہ و عیش کی جہت دے۔

③ اور قدرت و اسلحے جو بشریت کے کمال و ترقی کے لیے سد راہ و رکاوٹ ہیں راستے سے ہٹا دے اور حضرت ولی عصر عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف ان چند چیزوں کے مالک ہیں اس بناء پر دنیا میں حکومت کریں گے اور علمی و ٹکنالوجی کی ترقی کے علاوہ، اخلاقی و انسانی ترقی کی بھی راہ پر گامزن کریں گے۔

یہاں پر ہم بعض ان روایات کو بیان کریں گے جو حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے زمانے میں علمی و صنعتی ترقی پر دلالت کرتی ہیں۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام حضرت امام عصر عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے زمانے میں ارتباط کی کیفیت سے متعلق فرماتے ہیں:

''حضرت کے زمانے میں مشرق میں رہنے والا مومن مغرب میں رہنے والے بھائی کو دیکھے گا اسی طرح اس مغرب میں رہنے والا مشرقی مومن کو مشاہدہ کرے گا۔''[1]

یہ روایت تصویری ٹیلی فون کی اختراع و ایجاد کے باوجود زیادہ قابل فہم و ادراک ہے۔ واضح نہیں ہے کہ یہی روش اس طرح سے دنیا میں رائج ہوگی کہ تمام لوگ اس سے استفادہ کریں گے یا یہ کہ ترقی یافتہ سسٹم (System) اس کا جاگزیں ہوگا یا ان سب سے بالاتر کوئی دوسرا مطلب ہوگا۔

نیز آنحضرت ایک دوسری روایت میں فرماتے ہیں:

 بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۹۱۔ حق الیقین، ج ۱، ص ۲۲۹۔ بشارۃ الاسلام، ص ۲۴۱۔

''جب ہمارے قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف قیام کریں گے تو خداوند عالم ہمارے شیعوں کی قوت سماعت و بصارت میں اضافہ کر دے گا اور اتنا کہ حضرت کا قاصد چار فرسخ سے آپ کے شیعوں سے گفتگو کرے گا اور وہ لوگ ان کی باتیں سنیں گے اور حضرت کو دیکھیں گے، جب کہ حضرت اپنی جگہ پر قائم وموجود ہوں گے۔'' (1)

مفضل بن عمر نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا: کس جگہ اور کون سی سرزمین پر حضرت ظہور کریں گے؟

حضرت نے فرمایا: ''کوئی دیکھنے والا نہیں ہے جو حضرت کو ظہور کے وقت دیکھے، لیکن دوسرے لوگ اُسے نہ دیکھیں (یعنی ظہور کے وقت سبھی اس کو دیکھیں گے) اگر کوئی اس کے علاوہ مطلب کا اثبات کرے تو اس کی تکذیب کرو۔'' (2)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

''گویا حضرت قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کو رسول خداؐ کی زرہ پہنے ہوئے دیکھ رہا ہوں ہر جگہ کا رہنے والا حضرت کو اس طرح دیکھے گا کہ گویا آپ اس کے ملک وشہر میں ہیں۔'' (3) ان روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ لوگ حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے زمانے میں موجودہ وسائل کے علاوہ سے حضرت کو دیکھیں

(1) کافی، ج۸، ص ۲۴۰۔ خرائج، ص ۸۴۰۔ مختصر البصائر، ص ۱۱۷۔ الصراط المستقیم، ج۲، ص ۲۶۲۔ منتخب الانوار المضیئۃ، ص ۲۰۰۔ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۳۶

(2) بحار الانوار، ج ۵۳، ص ٦

(3) کامل الزیارات، ص ۱۱۹۔ نعمانی غیبۃ، ص ۳۰۹۔ کمال الدین، ج۲، ص ٦۷۱۔ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۲۵۔ اثبات الھداۃ، ج۳، ص ۴۹۳۔ نور الثقلین، ج۱، ص ۲۸۷۔ مستدرک الوسائل، ج ۱۰، ص ۲۴۵۔ جامع احادیث الشیعہ، ج ۱۲، ص ۳۷۰۔

گے اس لیے کہ روایت میں ہے کہ لوگ آنحضرت کو اس طرح دیکھیں گے کہ گویا حضرت ان کے ملک وشہر میں موجود ہیں۔ اس سلسلے میں دو احتمال ہیں۔ (1) سہ جانبہ تصویر کے نشر کا سسٹم اس زمانے میں پوری دنیا میں پھیل چکا ہوگا۔ ترقی یافتہ سیسٹم اس کی جگہ پر ہوگا جس کے ذریعہ حضرت کو دیکھیں گے یا یہ کہ حدیث امام علیہ السلام کے اعجاز کی جانب اشارہ کرتی ہے۔

رسولِ خداؐ اس زمانے میں حمل ونقل کی کیفیت کے بارے میں فرماتے ہیں:

''ہمارے بعد ایسا گروہ آئے گا جسے طی الارض (یعنی زمین اس کے قدموں تلے سمٹے گی) کی صلاحیت ہوگی اور دنیا کے دروازے ان کے لیے کھل جائیں گے۔ زمین کی مسافت ایک پلک جھپکنے سے پہلے طے ہو جائے گی۔ اس طرح سے کہ اگر کوئی مغرب ومشرق کی سیر کرنا چاہے تو ایک گھنٹہ میں ایسا ممکن ہو جائے گا۔'' (1)

حضرت کی حکومت اور ظہور کے زمانے میں ذرائع ابلاغ کی ترقی کے بارے میں روایات ہیں۔ ہم یہاں پر صرف دو روایت کے ذکر کرنے پر اکتفاء کرتے ہیں۔

رسول خداؐ نے فرمایا:

''اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، قیامت اس وقت تک برپا نہیں ہوگی جب تعلیمی لکڑی (چھڑی)، جوتے، عصا (لاٹھی) خبر دینے لگیں کہ ہمارے گھر سے نکلنے کے بعد گھر والوں نے کیا کیا۔'' (2)

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے زمانے میں اخبار واطلاعات سے متعلق فرماتے ہیں:

---

(1) فردوس الاخبار، ج۲، ص ۴۴۹۔ احقاق الحق، ج۱۳، ص ۵۳۱۔

(2) احمد، مسند، ج۳، ص ۸۹۔ فردوس الاخبار، ج۵، ص ۹۸۔ جامع الاصول، ج۱۱، ص ۸۱

''حضرت کو مہدیؑ اس لیے کہتے ہیں کہ آپؑ پوشیدہ امور کو جان لیں گے تو پھر انھیں ایسی جگہ بھیجیں گے جہاں لوگ مجرم و گناہ گار کو قتل کرتے ہیں۔

حضرت کی اطلاع لوگوں کے بنسبت اتنی ہوگی کہ گھر میں بات کرنے والا ڈرے گا کہ کہیں گھر کی دیوار حضرت سے کہہ نہ دے اور اس کے خلاف گواہی نہ دے دے۔'' (1)

یہ روایت ممکن ہے کہ حضرت کے زمانے میں تحیر و چکا چوند کر دینے والی اطاعات کی جانب اشارہ ہو، البتہ عالمی حکومت کے لیے ضروری ہے کہ تشکیلات اور مخفی خبر دینے والے سسٹم بھی ہوں۔ ممکن ہے کہ مراد وہی ظاہری عبارت ہو یعنی گھر کی دیواریں خبر دے دیں۔

ب: اسلامی تہذیب کا رواج

حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کی حکومت میں لوگ بے سابقہ اسلام کی طرف مائل ہوں گے، نیز اضطراب، گھٹن، دینداروں کے کچلنے اور مظاہر اسلامی پر پابندی لگانے والا دور ختم ہو چکا ہوگا۔ ہر جگہ اسلام کا رائج بج رہا ہوگا اور مذہبی آثار جلوہ فگن ہوں گے بعض روایات کی تعبیر کے مطابق اسلام ہر گھر، خیمے اور محل میں پہنچ چکا ہوگا جس طرح سردی و گرمی نفوذ کرتی ہے اس لیے کہ سردی و گرمی کا نفوذ اختیاری نہیں ہے۔ ہر چند اس سے بچاؤ کیا جائے۔ پھر بھی نفوذ کر کے اپنا اثر دکھا ہی دیتی ہے۔ اسلام اس زمانے میں بعض لوگوں کی مخالفت کے باوجود شہر، دیہات، دشت و صحراء بلکہ دنیا کے چپہ چپہ میں نفوذ کر کے سب کو اپنے زیر اثر لے لے گا۔

ایسے ماحول میں فطری طور پر مذہبی شعار و مظاہر اسلامی سے لوگوں کی دلچسپی، بے سابقہ ہوگی۔ لوگوں کا قرآنی تعلیمات، نماز با جماعت اور نمازِ جمعہ میں شریک ہونا

(1) نعمانی غیبۃ، ص۳۱۹۔ بحارالانوار، ج۵۲، ص۳۶۵

قابل دید ہوگا نیز موجودہ مساجد یا جو بعد میں بنائی جائیں گی، لوگوں کی ضرورتیں برطرف نہیں کر پائیں گی۔ جو روایت میں ہے وہ یہ کہ ایک مسجد میں بارہ ۱۲ دفعہ نماز جماعت ہوگی۔ یہ خود ہی مظاہر اسلامی کے حد درجہ قبول کرنے کی واضح و آشکار دلیل ہے، یہ مطلب قابلِ توجہ ہے جب امام عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے ظہور کے دور والی روایت کو دیکھیں کیوں کہ دنیا قتل و کشتار سے کم ہو جائے گی۔

ان حالات میں ادارے، وزرات خانوں جن کی ذمہ داری دینی اور مذہبی ہے کا بڑا کردار ہے اور آبادی کے لحاظ سے مسجدیں بنائی جائیں گی حتی کہ بعض ایسی جگہ پر بھی مسجد بنانا لازم ہوگا جہاں پانچ سو دروازے ہوں گے یا روایت میں ہے کہ اُس زمانے میں سب سے چھوٹی مسجد آج کی مسجد کوفہ ہے، جب کہ یہ مسجد آج دنیا کی سب سے بڑی مسجد ہے۔

یہاں پر قرآن کی تعلیم، معارفِ دینی، مساجد، رشد معنوی و اخلاق کریمانہ روایت کی نظر میں دوران حکومت حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف بیان کریں گے۔

① اسلامی معارف وقرآن کی تعلیم

امیر المومنین علیہ السلام فرماتے ہیں:

''گویا ہم اپنے شیعوں کو مسجد کوفہ میں اکٹھا دیکھ رہے ہیں کہ وہ (چادریں بچھا کر) چادروں پر لوگوں کو قرآن کی تنزیل کے اعتبار سے تعلیم دے رہے ہیں۔'' (۱)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

''گویا میں علیؑ کے شیعوں کو دیکھ رہا ہوں کہ قرآن ہاتھ میں لیے لوگوں کو تعلیم

---

 (۱) نعمانی غیبة، ص ۳۱۹۔ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۶۵

دے رہے ہیں۔" [1]

اصبغ بن نباتہ کہتے ہیں: میں نے حضرت علی علیہ السلام کو کہتے ہوئے سنا: "گویا غیر عرب (عجم) کو دیکھ رہا ہوں کہ مسجد کوفہ میں اپنی چادریں بچھائے تنزیل کے اعتبار سے لوگوں کو تعلیم دے رہے [2] ہیں۔" یہ روایت تعلیم دینے والوں کا نقشہ کھینچ رہی ہے کہ وہ سب عجم (غیر عرب) ہوں گے، اور لغت دان، حضرات کے مطابق یہاں عجم سے مراد اہلِ فارس و ایرانی ہیں۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں:

"حضرت مہدی اللہ عجل تعالیٰ فرجہ الشریف کے زمانے میں تمہیں اتنی حکمت وفہم وفراست عطا ہوگی کہ ایک عورت اپنے گھر میں کتابِ خدا اور سنت پیغمبر کے مطابق فیصلہ کرے گی۔" [3]

❷ تعمیر مساجد

حبہ عرنی کہتے ہیں کہ جب امیر المومنین علیہ السلام سرزمین "حیرہ" [4] کی طرف روانہ ہوئے تو کہا: "یقیناً حیرہ شہر میں ایک ایسی مسجد بنائی جائے گی جس میں پانچ سو در ہوں گے اور بارہ ۱۲ / عادل امام جماعت اس میں نماز پڑھائیں گے۔ میں نے کہا: یا امیر المومنینؑ! جس طرح آپ بیان کر رہے ہیں کیا مسجد کوفہ میں لوگوں کی اتنی

[1] نعمانی غیبة، ص۳۱۹۔ بحارالانوار، ج۵۲، ص۳۶۵

[2] نعمانی غیبة، ص۳۱۸۔ بحارالانوار، ج۵۲، ص۳۶٤

[3] الارشاد، ص۳٦۵۔ کشف الغمہ، ج۳، ص۲٦۵۔ نور الثقلین، ج۵، ص۲۷۔ روضة الواعظین، ج۲، ص۲٦۵۔

[4] مجمع البحرین، ج٦، ص۱۱۱

گنجائش ہوگی؟ آپؑ نے کہا: وہاں مسجد بنائی جائے گی کہ موجودہ مسجد کوفہ ان سب سے چھوٹی ہوگی اور یہ مسجد (مسجد حیرہ جو پانچ سو در والی ہے) اور دو ایسی مسجدیں کہ شہر کوفہ کے دو طرف میں واقع ہوں گی بنائی جائیں گی، اس وقت حضرت نے بصرہ اور مغرب والوں کے دریا کی طرف اشارہ کیا۔'' [1]

نیز آنحضرت فرماتے ہیں:

''حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف اپنی تحریک جاری رکھیں گے تا کہ قسطنطنیہ یا اس سے نزدیک مسجدیں بنا دی جائیں۔'' [2]

مفضل کہتے ہیں کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

''حضرت قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف قیام کے وقت شہر کوفہ سے باہر ایک ہزاروں کی مسجد بنائیں گے۔'' [3]

شاید (ظہر الکوفہ) سے مراد روایت میں شہر نجف اشرف ہو، چونکہ دانشمندوں نے شہر نجف کو ظہر الکوفہ سے تعبیر کیا ہے۔ جناب طوسی رحمتہ اللہ علیہ کی صریح یا ظاہر روایت جو امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے ایسا ہی ہے۔ [4]

---

[1] بحار الانوار، ج۵۲، ص۳۵۲

[2] حیرہ کوفہ سے ایک فرسخ کے فاصلہ پر ایک شہر تھا۔ ساسانیوں کے زمانے میں۔ ملوک لخمی وہاں حکومت کرتا تھا۔ وہ لوگ ایران کی سرپرستی میں تھے لیکن خسرو پرویز نے اس سلسلے کو توڑ ڈالا اور وہاں حاکم معین کیا اور حیرہ مسلمانوں کے ہاتھوں میں آنے کے بعد بنائی کوفہ کی علت سے زوال پذیر ہوا اور دسیوں صدی م سے اور چوتھی دی ہجری سے قبل کلی طور پر نابود ہوگیا۔ معین، ج۵، ص۴۷۰

[3] التہذیب، ج۳، ص۲۵۳۔ کافی، ج۴، ص۴۲۷۔ من لایحضرہ الفقیہ، ج۲، ص۵۲۵۔ وسائل الشیعہ، ج۹، ص۴۱۲۔ مرأۃ العقول، ج۱۸، ص۵۸۔ ملاذ الاخیار، ج۵، ص۴۷۸۔ بحار الانوار، ج۵۲، ص۳۷۵۔

[4] غیبت طوسی، ص۴۔ اثبات الہداۃ۳، ص۵۱۵۔ بحار الانوار، ج۵۲، ۳۳۰

۳ اخلاق و معنویت میں رشد و ترقی

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں: لوگ حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے زمانے میں عبادت و دین کی طرف مائل ہوں گے اور نمازِ جماعت سے پڑھیں گے۔“ [1]

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

”کوفہ کے گھر کربلا و حیرہ سے متصل ہو جائیں گے۔ اس طرح سے کہ ایک نماز گذار نماز جمعہ میں شرکت کے لیے تیز رفتار سواری پر سوار ہوگا، لیکن وہاں تک نہیں پہنچ سکے گا۔“ [2]

شاید یہ کنایہ آبادی کی زیادتی اور لوگوں کے اژدہام کی جانب ہو۔ نمازِ جمعہ میں شرکت سے مانع ہو اور جو یہ کہا گیا ہے کہ تمام نماز گذار یکجا ہو جائیں گے اور ایک نمازِ جمعہ ہوگی۔ شاید اس کی وجہ تین شہروں کا ایک ہو جانا ہو، اس لیے کہ شرعی لحاظ سے ایک شہر میں ایک ہی نماز جمعہ ہو سکتی ہے۔

فیض کاشانی نے ابنِ عربی کی بات نقل کی ہے جس کے بارے میں احتمال ہے کہ شاید کسی معصوم سے ہو:

”حضرت قائم کے قیام کے وقت ایک شخص اپنی رات نادانی، بزدلی، کنجوسی میں گذارے گا لیکن صبح ہوتے ہی سب سے زیادہ عاقل، شجاع اور جواد انسان ہو جائے گا اور کامیابی حضرت کے آگے آگے قدم چومے گی۔“ [3]

---

[1] احقاق الحق، ج ۱۳، ص ۳۱۲

[2] الارشاد، ص ۳۶۲۔ طوسی غیبۃ، ص ۲۹۵۔ اثبات الھداۃ، ج ۳، ص ۵۲۷۔ وافی، ج ۲، ص ۱۱۲۔ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۳۰، ۳۳۷

[3] عقد الدرر، ص ۱۵۹۔

حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں: ''حضرت قائم کے قیام کے وقت لوگوں کے دلوں سے کینے ختم ہو جائیں گے۔''[1]

نیز پیغمبرؐ اس سلسلے میں فرماتے ہیں:

''اس زمانے میں کینے اور دشمنی دلوں سے ختم ہو جائے گی۔''[2]

شیعوں کے دوسرے پیشوا اخلاقی فساد وانحراف کے بارے میں فرماتے ہیں:

''خداوند عالم آخر زمانہ میں ایک شخص کو مبعوث کرے گا کہ کوئی فاسد ومنحرف نہیں رہ جائے گا مگر یہ کہ اس کی اصلاح ہو جائے۔''[3] حضرت کے زمانہ کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ حرص وطمع لوگوں کے درمیان سے ختم ہو جائے گا اور بے نیازی پیدا ہو جائے گی۔

رسول خداؐ فرماتے ہیں:

''جس وقت حضرت قائم قیام کریں گے، تو خداوند عالم لوگوں کے دلوں کو غنی و بے نیازی سے بھر دے گا، اس درجہ کہ حضرت اعلان کریں گے جسے مال و دولت چاہیے وہ میرے پاس آئے لیکن کوئی آگے نہیں بڑھے گا۔''[4]

اس روایت میں، قابلِ غور وتوجہ نکتہ یہ ہے کہ اس حدیث میں لفظ ''عباد'' کا استعمال ہوا ہے، یعنی روحی دگرگونی وتغیر کسی گروہ سے مخصوص نہیں ہے، بلکہ یہ اندرونی تغیر وتبدیلی تمام انسانوں کے لیے ہے۔

---

[1] طوسی غیبة، ص۲۹۵۔ اثبات الهداة، ج۳، ص۵۲۷۔ وافی، ج۲، ص۱۱۲۔ بحار الانوار، ج۵۲، ص۳۳۰، ۳۳۷۔

[2] وافی، ج۲، ص۱۱۳ بہ نقل ناز: فوحات مکیہ۔

[3] خصال، ج۲، ص۲۸٤، ح۱۰۵۱

[4] عبدالرزاق، مصنف، ج۱۱، ص۴۰۲۔ ابن حماد، فتن، ص۱۶۲۔ ابن طاؤس، ملاحم، ص۱۵۲

اسی میں آنحضرت فرماتے ہیں:

''تم کو مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کی خوشخبری دے رہا ہوں، جو لوگوں کے درمیان مبعوث ہوں گے، جبکہ لوگ آپسی کشمکش اور اختلاف و تزلزل میں مبتلا ہوں گے پھر اس وقت زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے، جس طرح وہ ظلم و ستم سے بھری ہوگی نیز زمین و آسمان کے ساکن اس سے راضی و خوشنود ہوں گے۔

خداوند عالم امتِ محمدؐ کے دل بے نیازی سے بھر دے گا۔ اس طرح سے کہ منادی ندا دے گا جسے بھی مال کی ضرورت ہے آ جائے (تا کہ اس کی ضرورت برطرف ہو) لیکن ایک شخص کے علاوہ کوئی نہیں آئے گا۔ اس وقت حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کہیں گی ''خزانہ دار کے پاس جاؤ اور اس سے کہو کہ مہدیؑ نے حکم دیا ہے کہ مجھے مال و ثروت دے دو'' خزانہ دار کہے گا: دونوں ہاتھوں سے پیسہ جمع کرو۔ وہ بھی پیسے اپنے دامن میں بھرے گا، لیکن ابھی وہاں سے باہر نہیں نکلے گا کہ پشیمان ہوگا اور خود سے کہے گا کہ کیا ہوا کہ میں محمدؐ کی امت کا سب سے لالچی انسان ٹھہرا! کیا جو سب کی بے نیازی و غنا کا باعث بنا ہے وہ ہمیں بے نیاز کرنے سے ناتواں ہے، پھر اس وقت واپس آ کر تمام مال لوٹا دے گا، لیکن خزانہ دار قبول نہیں کرے گا اور کہے گا ہم جو چیز دے دیتے ہیں وہ واپس نہیں لیتے۔ روایت میں (یملاء قلوب امۃ محمد) کا جملہ استعمال ہوا ہے تو شایان غور و دقت ہے اس لیے کہ غناء و بے نیازی کا ذکر نہیں ہے بلکہ روح کی بے نیازی مذکور ہے۔ ممکن ہے کہ ایک انسان فقیر ہو لیکن اس کی روح بے نیاز و مطمئن ہوگی اس روایت میں (یملاً قلوب امۃ محمد) کے جملے کا استعمال یہ بتاتا ہے کہ ان کے دل بے نیاز و مطمئن ہیں۔ اس کے علاوہ وہ مالی اعتبار سے بھی بہتر حالت ہوگی۔

---

(1) منن الرحمن، ج۲، ص۴۲۔ اثبات الهداة، ج۳، ص۵۲۴۔ نقل از: امیر المؤمنین علیه السلام

حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے زمانے میں اخلاق کمال، قلبی قوت، عقلی رشد و اضافہ کے بارے میں چند روایات کے ذکر پر اکتفاء کرتے ہیں۔

امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں:

''جب قائم علیہ السلام قیام کریں گے، تو اپنا ہاتھ بندگانِ خدا کے سروں پر پھیریں گے۔ ان کی عقلوں کو جمع کریں گے (رشد عطا کریں گے اور ایک مرکز پر لگا دیں گے) ان کے اخلاق کو کامل کریں گے۔'' [1]

بحارالانوار میں (احلامھم) کا استعمال ہوا ہے یعنی ان کی آرزوؤں کو پورا کریں گے۔ [2]

امام زمانہؑ جب اسلامی قوانین کو بطور کامل اجراء کریں گے تو لوگوں کی رشد فکر میں اضافہ کا باعث ہوگا نیز رسولِ خداؐ کا ہدف کہ آپ کہتے تھے:

''میں لوگوں کے اخلاق کامل کرنے کے لیے مبعوث ہوا ہوں۔'' محقق ہوگا۔ (عملی ہو جائے گا)

رسولؐ خدا حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا سے فرماتے ہیں:

''خداوند عالم ان دونوں (حسن و حسین علیہما السلام کی نسل سے ایک شخص کو مبعوث کرے گا جو گمراہی کے قلعوں کو فتح اور سیاہ دل، کور باطن، مردہ ضمیروں کو تسخیر کرے گا۔''

---

[1] ابن طاؤس، ملاحم، ص۷۱۔ احقاق الحق، ج۱۳، ص۱۸۶۔ الشیعہ والرجعہ، ج۱، ص۲۷

[2] احمد، مسند، ج۳، ص۵۲،۳۷۔ جامع احادیث الشیعہ، ج۲، ص۳٤۔ احقاق الحق، ج۱۳، ص۱٤٦۔

[3] کافی، ج۲، ص۱۵۔ خرائج، ج۲، ص۸٤۰۔ کمال الدین، ج۲، ص٦۷۵

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا:

''ایک شخص میرے فرزندوں میں ظہور کرے گا اور اپنے ہاتھ بندگانِ خدا کے سر پر رکھے گا۔ اس وقت ہر مومن کا دل لوہے سے زیادہ مضبوط اور سندان (جس پر لوہا لوہا کوٹتے ہیں) سے زیادہ محکم تر ہو جائے گا اور ہر شخص چالیس مرد کی قوت کا مال ہوگا۔'' (۱)

حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے دور حکومت کے افراد دنیا کے فریب کا یقین کرتے ہوئے تمام مصیبتوں و گناہوں کو جان لیں گے نیز تقویٰ و ایمان کے لحاظ سے ایسے ہو جائیں گے کہ پھر دنیا انھیں فریب نہیں دے پائے گی۔

رسولِ خداؐ فرماتے ہیں:

''زمین اپنے سینے میں محفوظ بہتر سے بہتر چیزوں کو باہر نکال دے گی جیسے سونے چاندی کے ٹکڑے، اس وقت قاتل آئے گا اور کہے گا ہم نے ان چیزوں کے لیے قتل کیا ہے جس نے قطع رحم کیا ہے۔ کہے گا یہ قطع رحم کا باعث ہوا ہے۔ چور کہے گا اس کے لیے میرا ہاتھ قطع ہوا ہے، پھر سب سونے کو پھینک دیں گے اور کوئی بھی اس سے کچھ نہیں لے گا۔'' (۲)

زید زراء کہتے ہیں میں نے امام صادق علیہ السلام سے عرض کی: مجھے خوف ہے کہ کہیں میں مومنین میں نہ رہوں۔

آپ نے کہا: ''کیوں؟''

میں نے کہا: چونکہ میں اپنے درمیان، کوئی ایسا شخص نہیں پا رہا ہوں جو درہم و دینار پر اپنے دینی بھائی کو مقدم کرے، بلکہ دیکھ رہا ہوں کہ درہم و دینار ہمارے

(۱) بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۳۶

(۲) عقد الدرر، ص ۱۵۲ ۔ احقاق الحق، ج ۱۳، ص ۱۱۶ ۔ اثبات الھداۃ، ج ۳، ص ۴۴۸، ۴۹۵

نزدیک اُن برادرِ دینی و ایمانی پر اہمیت رکھتے ہیں جو امیر المؤمنین علیہ السلام کی ولایت ودوستی کا دم بھرتے ہیں۔

حضرت نے کہا: "نہیں، تم ایسے نہیں ہو بلکہ تم مومن ہو، لیکن تمہارا ایمان ہمارے قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے ظہور سے قبل کامل نہیں ہوگا۔ اس وقت خداوند عالم تمہیں بردباری وصبر عطا کرے گا پھر اس وقت کامل مومن بن جاؤ گے۔" [1]

[1] کمال الدین، ج۲، ص۶۵۳۔ دلائل الامامہ، ص۲۴۳۔ کامل الزیارات، ص۱۱۹

تیسری فصل
امنیت

جب حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے ظہور سے پہلے ناامنیت وغیر سالمیت کا ماحول پوری دنیا پر محیط ہوگا تو حضرت کا سب سے بنیادی کام معاشرہ میں امن وسکون پیدا کرنا ہے۔ حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کی حکومت میں دقیق پروگرام جو بنائے جائیں گے کوتاہ مدت میں امنیت سماج میں قائم ہوجائے گی اور لوگ پُرسکون انداز سے دنیا میں زندگی بسر کریں گے۔ایسی امنیت قائم ہوگی کہ انسان نے کسی زمانے میں نہیں دیکھی ہوگی۔

راستے اس طرح پُرامن ہوجائیں گے کہ جوان عورتیں بغیر کسی محرم کو ہمراہ لیے ہوئے سفر کریں گی اور ہر طرح کی چھیڑ چھاڑ اور سوء استفادہ سے محفوظ رہیں گی۔

لوگ بھرپور قضاوت کے ساتھ امنیت میں زندگی بسر کریں گے۔اس طرح سے کہ کسی کا معمولی حق کبھی پائمال نہیں ہوگا۔قوانین و پروگرام اس طرح اجراء ہوں گے کہ لوگ مالی و جانی اعتبار سے مکمل امنیت میں ہوں گے۔ چوری سماج سے ختم ہوجائے گی اور اس درجہ کے اگر کوئی جیب میں ہاتھ ڈالے گا تو چوری کا تصور نہیں ہوگا بلکہ اس کی توجیہ ہوجائے گی۔

ایسی امنیت و سالمیت ہوگی کہ اس کے دائرے میں حیوانات و جاندار سبھی آ جائیں گے اور گوسفند و بھیڑیے ایک جگہ زندگی گذاریں گے نیز بچے بچھو اور ڈسنے

والے جانوروں سے کھیلیں گے اور انھیں کوئی گزند بھی نہیں پہنچے گا۔

ا: عمومی امنیت

رسول خداؐ اس سلسلے میں فرماتے ہیں:

''جب عیسیٰ بن مریم علیہ السلام آسمان سے زمین پر آئیں گے تو دجال کو قتل کریں گے ، چرواہے اپنی گوسفندوں سے کہیں گے کہ چرنے کے لیے فلاں جگہ جاؤ اور اس وقت لوٹ آؤ، گوسفند کے گلے دو کھیتوں کے درمیان ہوں گے مگر اس کے ایک خوشے سے تجاوز نہیں کریں گے نیز اس کی ایک شاخ بھی اپنے پیروں سے نہیں روندیں گے۔ [1]

رسول خداؐ فرماتے ہیں:

''زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا تا کہ لوگ اپنی فطرت کی جانب بازگشت کریں، نہ کوئی ناحق خون بہے گا اور نہ ہی کسی سوئے ہوئے کو جگایا جائے گا۔'' [2]

ابنِ عباس حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے زمانے میں امنیت کے محیط ہونے کے بارے میں کہتے ہیں کہ حتیٰ اس زمانے میں بھیڑیا گوسفند پر حملہ نہیں کرے گا نیز شیر، گائے کو نہیں کھائے گا۔ سانپ انسان کو کوئی گزند نہیں پہنچائے گا، چوہا ذخیرہ نہیں کھائے گا نہ ہی اسے برباد کرے گا۔ [3]

[1] ابن طاؤس، ملاحم، ص۹۷

[2] ابن حماد، فتن، ص۹۹۔ متقی ہندی، برھان، ص۸۷۔ ابن طاؤس، ملاحم، ص۷۰۔ ملاحظہ ہو: عقد الدرر، ص۱۵۶۔ القول المختصر، ص۱۹۔ سفارینی، لوائح، ج۲، ص۲۔ غیبۃ، ص۲۷۴۔ خرائج، ج۳، ص۱۴۹۔ اثبات الھداۃ، ج۳، ص۵۱۴۔ بحار الانوار، ج۵۲، ص۳۹۰۔

[3] بحار الانوار، ج۱، ص۶۱۔ بیھقی، سنن، ج۹، ص۱۸۰

امیر المومنین علی علیہ السلام فرماتے ہیں:

''جب قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف قیام کریں گے تو آسمان سے پانی برسے گا، درندے و چوپائے ایک درسے صلح و آشتی کے ساتھ داخل ہوں گے نیز انسانوں سے انھیں کوئی سروکار نہ ہوگا اور اتنا امن وسکون ہوگا کہ ایک عورت عراق سے شام چلی جائے گی۔ نہ کوئی درندہ اسے پریشان کرے گا اور نہ ہی وہ کسی درندے سے خوفزدہ ہوگی۔'' [1]

نیز آنحضرت فرماتے ہیں:

''حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کا لشکر (کانے دجال کی فوج) کو نیست نابود کرے۔ گا زمین اس کے منحوس وجود سے پاک ہوجائے گی پھر حضرت شرق وغرب عالم کی فرمانروائی کریں گے اور جابلقا سے جابرسا تک کو فتح کریں گے، بلکہ تمام شہروں پر محیط حکومت ہوگی اور آپ کی حکومت کو استقرار و دوام ملے گا۔'' [2]

آنحضرت لوگوں کے ساتھ عادلانہ رفتار رکھیں گے۔ حد یہ ہوگی کہ گوسفند بھیڑیے کے نزدیک چرنے میں مشغول ہوگی اور بچے بچھو سے کھیلیں گے بغیر اسکے انھیں کوئی گزند پہنچے۔ برائیاں ختم اور نیکیاں باقی رہیں گی۔ ایک روایت میں آیا ہے کہ ''حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد سے پہلے قیامت برپا نہیں ہوگی (گرگ) بھیڑیا گوسفند کے گلہ میں گلہ کے کتے کے مانند ہوگا۔ شیر اونٹ کے گلے میں اونٹ کے بچے یا اس کے جوڑے کے مانند ہوگا۔'' [3]

---

[1] صدوق خصال، باب ۴۰۰، ص ۲۵۵۔ الامۃ والتبصرہ، ص ۱۳۱۔ اثباۃ الھداۃ، ج ۳، ص ۴۹۴۔ بحارالانوار، ج ۵۲، ص ۳۱۶

[2] ینابیع المودۃ، ص ۴۲۲۔ المحجہ، ص ۴۲۵۔ احقاق الحق، ج ۱۳ ص ۳۶۱

[3] عبدالرزاق، مصنف، ج ۱۱، ص ۴۰۱۔ ملاحظہ ہو: احمد، مسند، ج ۲، ص ۴۲۷۔ ۴۲۸۔ ابن حماد، فتن، ص ۱۶۲

حذیفہ کہتے ہیں کہ میں نے پیغمبرؐ کو فرماتے سنا:

''حضرت قائمؑ کے ظہور کے وقت پرندے اپنے آشیانے اور مچھلیاں دریا میں تخم گذاری کریں گی۔'' [1]

شاید اس سے مراد یہ ہو کہ وہ امنیت کا احساس کریں گی اور بغیر دغدغہ اپنے آشیانہ وٹھکانہ پر تخم گذاری کریں گی۔ ابوامامہ باہلی کہتے ہیں کہ ایک دن رسول خداؐ نے ہمارے لیے خطبہ دیا اور اس کے آخر میں کہا اُس زمانے میں لوگوں کا پیشوا ایک نیک و صالح انسان ہے اس زمانے میں بھیڑ، گائے پر ظلم نہیں ہوگا، دلوں سے کینے ختم ہو جائیں گے۔ جانوروں کے منہ سے لگام ہٹالی جائے گی (اور حیوانات دوسرے کے حقوق سے تجاوز نہیں کریں گے چہ جائیکہ انسان ایک دوسرے کے حقوق سے تجاوز کریں) بچہ درندہ کے منہ میں اپنا ہاتھ ڈال دے گا لیکن حیوان اسے کوئی گزند نہیں پہنچائے گا۔ شیر اونٹ کی قطار میں اور بھیڑیا گوسفند کے گلہ میں حفاظتی کتے کی طرح ہوگا۔'' [2]

شاید یہ روایت بھرپور امنیت اور اطمینان بخش فضا کی حکایت کر رہی ہو۔

نیز آنحضرت فرماتے ہیں:

''جب حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام آسمان سے زمین پر آئیں گے اور دجال کو قتل کریں گے تو سانپ، بچھو ظاہر ہوں گے لیکن کسی کو نقصان نہیں پہنچائیں گے۔'' [3]

---

[1] اختصاص، ص ۲۰۸۔ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۰۴

[2] طیالسی، مسند، ج ۱، ص ۳۳۵۔ ابن طاؤس، ملاحم، ص ۱۵۲

[3] ابن طاؤس، ملاحم، ص ۹۷

اس حدیث سے حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے زمانے میں جانی و مالی حفاظت کا بخوبی اندازہ ہو جاتا ہے، اس لیے کہ چرواہا جو اپنے چوپایوں کو جنگل میں بھیجے گا تو انسانوں اور درندوں کی تعدی سے آسودہ خاطر و مطمئن ہو گا۔ جو انسان سفر کر رہا ہو یا موذی جانوروں کے درمیان زندگی گذارتا ہو ان کی ایذا رسانی سے محفوظ رہے گا، اس طرح سے کہ گویا احترام کا قانون دوسرے کے حق میں حتیٰ کہ حیوانات کے درمیان میں مورد قبول ہو گا۔ سب ہی اس کے سامنے سراپا تسلیم و مطیع ہوں گے، شاید کچھ امنیت اس وجہ سے ہو کہ اس زمانہ میں نعمت الٰہی وافر ہو گی اور جب تمام جاندار اس سے فیضیاب ہوں گے تو امنیت کا احساس کرتے ہوئے کوئی کسی کو ایذا نہیں پہنچائے گا۔

حضرت امام عصر عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے زمانے میں امنیت کا دور دورہ اس طرح سے ہو گا کہ اگر کوئی سوئے گا تو اس اطمینان سے کوئی اس کی نیند میں خلل انداز نہیں ہو گا اور کوئی اسے بیدار نہیں کرے گا۔

رسول خداؐ اس سلسلے میں فرماتے ہیں:

''حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کی امت آنحضرت سے پناہ حاصل کرے گی، جس طرح شہد کی مکھیاں اپنی شہزادی کے پاس پناہ لیتی ہیں۔ آنحضرت زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے، جیسا کہ اس سے پہلے ظلم و جور سے پُر ہو گی، اس حد تک کہ لوگ اپنی اصلی فطرت کی جانب لوٹ آئیں گے۔ سوئے ہوئے انسان کو کوئی بیدار نہیں کرے گا اور نہ ہی کسی کا ناحق خون بہے گا۔'' [1]

---

[1] الحاوی، للفتاوی، ج ۲، ص ۷۷۔ ابن طاؤس، ملاحم، ص ۷۰۔ اور صفحہ ۶۳ پر تھوڑے سے فرق کے ساتھ احقاق الحق، ج ۱۳، ص ۱۵٤

ب: راستے کی امنیت

حضرت مہدیؑ کے دورانِ حکومت راستوں کی سالمیت و امنیت سے متعلق بہت ساری روایتیں ہیں مگر یہاں ہم چند روایات کے ذکر پر اکتفاء کرتے ہیں۔

رسولِ خداؐ فرماتے ہیں:

''حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے زمانہ میں عورت ظلم و ستم اور ناانصافی سے بے خوف و خطر ہو کر شب کو سفر کرے گی۔'' [1]

نیز آنحضرت فرماتے ہیں:

''یقیناً خداوند عالم اس امر (اپنے دین) کو تمام کرکے رہے گا اس طرح سے کہ شخص رات کو صنعا سے حضر موت تک مسافرت کرے گا تو اسے خدا کے علاوہ، کسی کا خوف نہیں ہوگا۔'' [2] ان دو جگہوں کا نام شاید اس لیے گیا ہے کہ یہ خوفناک بیان ہیں کہ کبھی انھیں مفازہ سے تعبیر کیا جاتا تھا اس لیے کہ کامیابی اور سلامتی سے تفال کیا جاتا تھا۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں:

''خدا کی قسم، مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے ناصر اس حد تک جنگ کریں گے کہ لوگ صرف اور صرف خدائے وحدہٗ لاشریک کی عبادت کریں گے اور اس کا کسی کو شریک قرار نہ دیں گے حتیٰ کہ بوڑھی سن رسیدہ عورت اس سمت سے اس سمت جائے اور کوئی معترض نہ ہوگا۔'' [3]

---

[1] المعجم الکبیر، ج۸، ص۱۷۹

[2] المعجم الکبیر، ج٤، ص۷۲۔ جامع الاصول، ج۷، ص۲۸٦۔ بیهقی، سنن، ج۹، ص۱۸۰

[3] عیاشی تفسیر، ج۲، ص٦۲۔ نعمانی غیبة، ص۲۸۳۔ تفسیر برهان، ج۱، ص۳٦۹۔ بحارالانوار، ج۵۲، ص۳٤۵۔ ینابیع المودة، ص٤۲۳۔ الشیعه والرجعه، ج۱، ص۳۸۰۔

ایک شخص نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا: ہم کیوں حضرت قائم کے ظہور کی تمنا کریں؟ کیا ہم غیبت کے زمانہ میں بلند مرتبہ ہوں گے؟ حضرت نے کہا: سبحان اللہ! کیا تم نہیں چاہتے کہ امام اپنی عدالت پوری دنیا میں عام کر دیں اور راستوں کو پُر امن بنا دیں اور اپنے منصفانہ فیصلے سے ستم دیدہ کی نصرت فرمائیں؟'' (1)

حضرت امام جعفر صادقؑ کے ایک ناصر کہتے ہیں کہ ایک دن ابو حنیفہ امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس آئے حضرت نے اس سے مخاطب ہو کر کہا: ''یہ آیت کہتی ہے:

سِيْرُوْا فِيْهَا لَيَالِيَ وَاَيَّامًا آمِنِيْنَ (2)

''زمین میں شب و روز امن و سلامتی کے ساتھ حرکت کرو۔''

یہ کس زمین کے متعلق ہے؟

ابو حنیفہ نے کہا: میرا خیال ہے کہ مکہ و مدینہ کے درمیان ہو۔

حضرت اپنے چاہنے کی طرف رخ کر کے کہنے لگے: ''کیا تم لوگ جانتے ہو کہ لوگ اس راستے میں ڈاکوؤں کا سامنا کریں گے اور ان کے اموال لوٹ لیے جائیں گے اور امنیت نہیں ہوگی اور مار ڈالے جائیں گے۔

اصحاب نے کہا: ہاں ایسا ہی ہے اور ابو حنیفہ خاموش رہے۔

حضرت نے دوبارہ اس سے پوچھا: ''یہ آیت جس میں خداوند عالم فرماتا ہے:

وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا (3)

---

(2) مفید اختصاص، ص ۲۰۔ عیاشی تفسیر، ج ۱، ص ٦٤۔ نعمانی غیبة، ص ۱٤۹۔ بحارالانوار، ج ٥۲، ص ۱٤٤۔ اثبات الهداة، ج ۳، ص ٥٥۷۔ بحارالانوار، میں ینصر المظلوم کے بجائے ینف المظلوم (آیا ہے) ملاحظہ ہو: الفائق، ج ٤، ص ۱۰۰

(3) سورۂ سباء آیت: ۱۸

(1) سورۂ آل عمران، آیت ۹۷

''جو اس میں داخل ہو گیا محفوظ ہو گیا۔''

کس زمین کے بارے میں ہے؟

ابو حنیفہ نے کہا: کعبہ کے بارے میں۔

امام علیہ السلام نے کہا: ''کیا تم نہیں جانتے کہ حجاج بن یوسف ثقفی نے ابنِ زبیر کی سرکوبی کے لیے کعبہ پر منجنیق سے حملہ کیا تھا اور اسے مار ڈالا، کیا وہ محفوظ جگہ پر تھا؟

ابو حنیفہ خاموش ہو گیا پھر کچھ نہیں بولا۔

جب وہ وہاں سے چلا گیا، تو ابو بکر حضرمی نے آپ سے عرض کیا: میں آپ پر فدا ہو جاؤں! ان دو سوالوں کا جواب کیا ہے؟

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہا: ''اے ابو بکر! پہلی آیت سے مراد ہمارے قائم کی ہمراہی ہے نیز خداوند عالم کے قول کا مطلب کہ اس نے کہا: ''جو اس میں داخل ہو گیا محفوظ ہو گیا''، یعنی جو بیعت کے لیے ہاتھ بڑھائے اور حضرت کی بیعت کر لے تو حضرت کے ناصر و یاور میں قرار پائے گا اور امان میں ہو گا۔''

علی بن عقبہ اپنے باپ سے نقل کرتے ہیں کہ جس وقت حضرت قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف ظہور کریں گے، تو عدالت برقرار کریں گے نیز آپ کے دورانِ حکومت میں ظلم کا خاتمہ ہو جائے گا اور آپ کے وجود ذی جود سے راستے، سڑکیں پُر امن ہو جائیں گی۔ (1)

قتادہ کہتے ہیں کہ حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف سب سے اچھے انسان ہیں آپ کے زمانے میں زمین اتنی پُر امن ہو گی کہ ایک عورت دیگر پانچ

(2) علل الشرائع، ج ۱، ص ۸۳۔ نور الثقلین، ج ۳، ۲۳۲۔ تفسیر برهان، ج ۳، ص ۲۱۲۔ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۱۴

عورتوں کے ہمراہ بغیر کسی مرد کے حج پر جائے گی اور ذرہ برابر خوفزدہ نہیں ہوگی۔ [1]

عدی بن حاتم کہتے ہیں: یقیناً ایک زمانہ آئے گا کہ ضعیف و ناتواں عورت، تن تنہا حیرہ (نجف سے نزدیک) سے خانہ خدا کی زیارت کو جائے گی اور خدا کے علاوہ کسی سے خائف نہیں ہوگی۔ [2]

ج: فیصلوں پر اعتماد

امام کے ظہور کے بعد ایک کام یہ ہے کہ جن لوگوں نے دنیا میں بے چینی و اضطراب پیدا کیا ہے اور لاکھوں افراد کو زخمی، معلول اور قتل کر کے مادی و معنوی بے سروسامانی ایجاد کی ہے۔ انھیں سزا دی جائے گی، کیونکہ وہ ایسے جرائم پیشہ افراد ہیں جنھوں نے دنیا کو ہلاک و تباہی کے دہانے پر لگا دیا ہے۔

حضرت کے ظہور کے بعد ان کا تعاقب، گرفتاری، محاکمہ ایک ضروری، محاکمہ امر ہے، اس لیے کہ حدود الٰہی کا اجراء کرنا واجب ہے۔ خصوصاً امام معصوم علیہ السلام اور حضرت بقیۃ اللہ کی موجودگی میں کتابِ خداوندی کے مطابق ہر طرح کی ہوا و ہوس سے بری ہو کر حدود الٰہی کا اجراء ہوگا۔

اس زمانے میں اس اہم وظیفہ کی ادائیگی کے لیے ان افراد کو جو فقہی و اسلامی مبانی پر مسلط ہونے کے علاوہ گذشتہ میں ان پر معمول اشکال و اعتراض بھی نہ ہو ہو۔

روایات میں ان کے قضائی تسلط اور گذشتہ خوبیوں کا تذکرہ ہے ہم اس سلسلے میں چند روایات کے ذکر پر اکتفاء کرتے ہیں:

---

[1] ابن حماد، فتن، ص ۹۸۔ ابن طاؤس، ملاحم، ص ٦٩۔ عقد الدرر، ص ١٥١۔ القول المختصر، ص ٢١۔

[2] فردوس الاخبار، ج ۳، ص ٤٩١

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

''جب قائم آلِ محمدؑ قیام کریں گے، تو پشتِ کعبہ سے ۳۱۷/افراد کو باہر نکالیں گے ۵ جناب موسیٰؑ کی قوم سے جو حق فیصلہ کرتے ہیں اصحابِ کہف کے سات، یوشع وصی موسیٰؑ، مومن آلِ فرعون، سلمان فارسیؓ، ابودجانہ انصاریؓ، مالک اشتر نخعیؓ۔ (1)

ابو بصیر امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوا کرتے ہیں:

کیا اس گروہ (۳۱۳ افراد) کے علاوہ دوسرے لوگ پشتِ کعبہ پر نہیں ہیں؟

امام نے کہا: ''کیوں نہیں، دوسرے مومن بھی ہیں، لیکن وہ فقہاء، چیدہ چیدہ افراد، حکام و قضاۃ ہوں گے۔ جن کے سینے اور پشت پر حضرت ہاتھ پھیریں گے۔ اس کے بعد ان کے لیے کوئی فیصلہ مشکل نہیں ہوگا۔'' (2) بحار الانوار میں ہے کہ وہ لوگ حضرت کے ناصر و یاور اور زمین کے حاکم ہوں گے۔ (3)

صادقِ اہلِ بیت علیہ السلام فرماتے ہیں:

جب حضرت قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف قیام کریں گے تو ہر محاذ اور باڈر پر ایک حاکم معین کریں گے، اور ان سے کہیں گے: ''تمہارے کاموں کا پروگرام تمہارے ہی ہاتھ میں ہے اور اگر کبھی وظیفہ کی ادائیگی میں کوئی مشکل پیش آئے تو اپنی ہتھیلیوں پر نظر کرنا اور جو اس پر تحریر ہو اس کے مطابق عمل کرنا۔'' (4)

(1) اثباۃ الھداۃ، ج۳، ص۵۵۔ نقل از: عیاشی روضۃ الواعظین، ص۲۶۶۔ امام ۲۷/آدمیوں کو پست کعبہ سے باہر لائیں گے۔

(2) ابن طاؤس، ملاحم، ص۲۰۲۔ دلائل الامامہ، ص۳۰۷ تھوڑے سے فرق کے ساتھ۔

(3) دلائل الامامہ، ص۲۴۹۔ بحار الانوار، ج۵۲، ص۳۶۵۔

(4) نعمانی غیبۃ، ص۳۱۹۔ دلائل الامامہ، ص۲۴۹۔ اثباۃ الھداۃ، ج۳، ص۵۷۳۔ بحار الانوار، ج۵۲، ص۳۶۵ و ج۵۳، ص۹۱۔

ہتھیلیوں سے مشکلات کا سمجھنا ممکن ہے کنایہ ہو مرکزی حکومت سے فوری ارتباط اور رفع مشکل کے وظیفہ کی تعیین ہو یا اشارہ ہو کہ ذمہ دار عہدار اپنے کاموں میں انتہائی حیرت انگیز مہارت کے مالک ہوں گے کہ ایک آن میں اپنی فکر و نظر کا اظہار کر دیں یا معجزہ کے ذریعہ مشکل حل ہو جائے جس سے عقلِ انسان عاجز ہے۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں:

''حضرت مہدی کے ظہور کے بعد کسی کا کوئی حق کسی کے ذمہ باقی نہیں رہے گا کیونکہ حضرت اسے واپس لے کر صاحبِ حق کو واپس کر دیں گے۔'' [1]

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

''جب قائم آلِ محمدؑ قیام کریں گے تو داؤد پیغمبر کے فیصلوں اور حکم پر عمل کریں گے۔ انھیں شاہد و گواہ کی احتیاج نہیں ہوگی۔ خداوند عالم احکام الٰہی ان پر الہام کرے گا وہ بھی اپنے علم کے مطابق عمل کریں گے اور اسی کے اعتبار سے فیصلہ کریں گے۔'' [2]

سیار شامی کے فرزند جعفر کہتے ہیں کہ حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے زمانہ میں پائمالِ حقوق کی واپسی اس درجہ ہے کہ اگر کسی کا کوئی حق کسی کے دانتوں کے نیچے ہوگا تو بھی اسے واپس لے کر صاحبِ حق کو لوٹا دے گے [3] البتہ یہ رفتار حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کی حکومت میں ہی مناسب ہے۔ اس کے قاضی: سلمان فارسیؓ، مالکؒ اشتر، جنابِ موسیٰؑ کی قوم کے سربرآوردہ افراد ہوں گے لیکن اس کی قیادت و رہبری خود آنحضرت کے ہاتھ میں ہوگی۔ فطری بات ہے کہ پھر حقوق کی پائمالی کا سوال نہیں ہوگا جیسا کہ (دانتوں کے نیچے والا) جملہ اس حقیقت کو بیان کرتا ہے۔

---

[1] عیاشی تفسیر، ج۱، ص۶۴۔ بحار الانوار، ج۵۲، ص۲۲۴۔

[2] روضۃ الواعظین، ص۲۶۶۔ بصائر الدرجات، ج۵، ۲۵۹۔

[3] ابن حماد، فتن، ص۹۸۔ عقد الدرر، ص۳۶۔ ابن طاؤس، ملاحم، ص۶۸۔ القول المختصر، ص۵۲۔

چوتھی فصل
اقتصاد

اگر حکومت خداوند عالم کی تائید سے الٰہی احکام وقوانین کے معاشرہ (سماج) میں اجراء کرے تو لوگ بھی اس کی برکت سے تبدیل ہو کر تقویٰ و پرہیز گاری کی راہ پر لگ جائیں گے۔ نتیجہ یہ ہوگا کہ خداوند عالم کی نعمتیں ہر طرف سے بندوں پر برسنے لگیں گی۔

قرآن کریم میں یہ پڑھتے ہیں:

ولو ان اهل القرى امنوا واتقوا لفتحنا عليهم بركات من السماء والارض

''اگر اس بستی کے لوگ ایمان لائیں اور تقویٰ اختیار کریں تو ہم زمین و آسمان کی برکتیں ان کے اختیار میں دے دیں۔''

حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کی حکومت میں لوگ خدا کی طرف مائل اور حجت خدا کے حکم کے سامنے تسلیم ہوں گے، پھر کوئی زمین و آسمان کی برکتوں کے درمیان حائل نہیں ہوگا۔ اس لحاظ سے موسم کے اعتبار سے بارش ہونے لگے گی۔ دریا سے پانی لبریز ہوگا۔ زمینیں زرخیز ہو جائیں گی اور کھیتی لہلہا اُٹھے گی۔ باغات سرسبز اور میووں سے بھر جائیں گے مکہ و مدینہ جیسے صحرا جہاں کبھی ہریالی کا نام ونشان نہیں تھا یکبارگی نخلستان میں تبدیل ہو جائیں گے اور منڈی وسیع ہو جائے گی۔

---

(1) سورۂ اعراف، آیت: ۹۵

معاشرہ کا اقتصاد بہتر ہوگا۔ فقر و تنگدستی ختم، ہر طرف آبادی نظر آئے گی۔ تجارت میں خاطر خواہ رونق آ جائے گی۔ خصوصاً حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے زمانہ میں اقتصاد بہتر ہوگا۔ اس سلسلے میں روایات بہت ہیں۔ ہر مورد میں چند روایات کے ذکر پر اکتفاء کریں گے۔

ا: اقتصاد اور اجتماعی رفاہ میں رونق

اس سلسلے میں جو روایات سے استفادہ ہوتا ہے وہ یہ کہ اقتصادی حالت کا بہتری کی وجہ سے سماج فقر و فاقہ میں پھر مبتلا نہیں ہوگا اور ایک ضرورت مند انسان کو اتنی دولت و ثروت دی جائے گی کہ وہ لے جانے سے معذور رہوگا۔ عمومی اقتصادی حالت اتنی بہتر ہو جائے گی کہ زکات نکالنے والے مستحق و ضرورت مند کی تلاش میں پریشان رہیں گے۔

➊ مال و دولت کی تقسیم

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں: ''جب قائم اہل بیت علیہ السلام قیام کریں گے تو بیت المال لوگوں کے درمیان عادلانہ طور پر تقسیم کر دیں گے، زمین کے اوپر دولتیں (جیسے خمس و زکوٰۃ) اور زمین کے اندر چھپی ہوئی (جیسے خزانے و معاون) حضرت کے پاس جمع ہو جائیں گی، پھر اس وقت حضرت لوگوں سے خطاب کریں گے:

> ''آؤ جس کے لیے تم لوگوں نے اپنی رشتہ داریاں منقطع کر دی تھیں اور خون ریزی و گناہ پر آمادہ ہو گئے تھے لے جاؤ آپ اس طرح سے مال تقسیم کریں گے کہ ان سے پہلے کسی نے اس طرح نہیں تقسیم کیا ہوگا۔''

[1] ابن حماد، فتن، ص ۹۸۔ ابن ابی شیبہ، مصنف، ج ۱۵، ص ۱۹۶۔ احمد، مسند، ج ۳، ص ۵، ابن بطریق، عمدہ، ص ۴۲۴

رسول خداؑ فرماتے ہیں: ''آخر زمانہ میں ایک خلیفہ ہوگا جو لوگوں کو بے شمار مال عطا کرے گا۔'' (1)

رسول خداؑ فرماتے ہیں: ''ناامیدی اور فتنوں کے زمانہ میں مہدی نامی شخص ظہور کرے گا کہ اس کی داد و دہش لوگوں پر خوشگوار ہوگی۔ (2)

حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کی بخشش مہربان باپ کے عنوان سے اور بغیر احسان کے ہوگی۔ اس لحاظ سے دوسروں کی بخشش کے مقابل جو لوگوں کو غلام بناتے ہیں، دین فروشی اور آبروریزی پر موقوف ہو لوگوں کے لیے پسندیدہ و خوشگوار ہوگی۔

نیز آنحضرت فرماتے ہیں: ''ایک شخص قریش سے ظاہر ہوگا جو لوگوں کے درمیان مال تقسیم کرے گا اور پیغمبروں کی سیرت پر عمل پیرا ہوگا۔'' (3)

ایک دوسری روایت میں فرماتے ہیں: ''مہدی زمین کے خزانوں کو باہر نکالیں گے اور لوگوں کے درمیان مال تقسیم کریں گے اور اسلام کی گئی شانِ وشوکت دوبارہ لوٹ آئے گی۔'' (4)

اسی طرح فرماتے ہیں: ''میری امت کے آخری دور میں ایک خلیفہ ہوگا جو اموال لوگوں کو مٹھی مٹھی بے شمار مال و دولت عطا کرے گا۔'' (5)

---

(1) شافعی، بیان، ص ١٢٤ ۔ احقاق الحق، ج ١٣، ص ٢٤٨ ۔ الشیعة والرجعه، ج ١، ص ٢٠٧

(2) شافعی، بیان، ص ١٢٤ ۔ احقاق الحق، ج ١٣، ص ٢٤٨ ۔ الشیعه والرجعه، ج ١، ص ٢٠٧

(3) ابن داؤد، سنن، ج ٤، ص ١٠٨

(4) ابن طاؤس، ملاحم، ص ٦٩

(5) عبد الرزاق، مصنف، ج ١١، ص ٣٧٢ ۔ ابن بطریق، عمده، ص ٤٢٤ ۔ الصواعق المحرقه، ص ١٦٤ ۔ لغوی، مصابیح السنه، ج ٢، ص ١٣٩ ۔ شافعی، بیان، ص ١٢٢ ۔ ابن طاؤس، ملاحم، ص ٦٩

عبداللہ بن سنان کہتے ہیں: میرے والد نے امام جعفر صادقؑ سے کہا: میرے پاس ٹیکس کی کچھ زمین ہے جس پر میں نے کھیتی کر دی ہے۔ حضرت کچھ دیر خاموش رہے، پھر کہا: اگر ہمارے قائم قیام کریں تو تمہارا حصہ اس سرزمین سے زیادہ ہوگا۔" [1]

حضرت امام محمد باقرؑ فرماتے ہیں: "جب ہمارے قائم قیام کریں گے، تو لوگوں کے درمیان مساوات و برابری سے اموال تقسیم کر کے عادلانہ رفتار برقرار کریں گے۔" [2]

رسول خداؐ فرماتے ہیں: "آخری امام ہمارا ہمنام ہے وہ ظاہر ہو کر دنیا کو عدل و انصاف سے بھر دے گا۔ مال کا انبار لگا ہوگا۔ جب کوئی مال و دولت کی درخواست کرے گا تو اس سے کہیں گے: تم خود ہی اپنی مرضی سے جتنا چاہو لے لو۔" [3]

۶ سماج سے فقر و تنگ دستی کا خاتمہ

رسولؐ خدا فرماتے ہیں: "حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے ظہور کے وقت لوگ اموال و زکوٰۃ گلی کوچے میں ڈال دیں گے، لیکن اس کا دریافت کرنے والا نہیں ملے گا۔" [4]

نیز آنحضرت فرماتے ہیں: "مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف میری امت میں ہوں گے ان کی حکومت میں مال کا ڈھیر لگ جائے گا۔" [5]

---

[1] کافی، ج۵، ص۲۸۵۔ التھذیب، ج۷، ص۱۴۹

[2] نعمانی غیبۃ، ص۲۳۷۔ بحار الانوار، ج۵۱، ص۲۹

[3] ابن طاؤس، ملاحم، ص۷۰، بحار الانوار، ص۳۷۹۔ ملاحظہ ہو: احمد، مسند، ج۳، ص۲۱۔ احقاق الحق، ج۱۳، ص۵۵

[4] عقد الدرر، ص۱۶۶۔ المستجاد، ص۵۸۔ روایت میں اسی طرح آیا ہے، مال کو محلے کے گھروں میں گھماتے رہے، ایک دوسرے سے متصل گھروں اور محلّہ کو "حواء" کہتے ہیں۔

[5] حاکم، مستدرک، ج۴، ص۵۵۸۔ الشیعہ والرجعہ، ج۱، ص۲۱۴

یہ حدیث معاشرہ کی ضرورت برطرف ہو جائے گی سے کنایہ ہے، چونکہ مال و دولت مصرف سے زیادہ ہوگا۔ دوسرے لفظوں میں حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف بجٹ میں کمی نہیں کریں گے، بلکہ بجٹ سے اضافی درآمد ہوگی۔

امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں: ''حضرت قائم کے قیام کے وقت زمین اپنے دفینہ اُگل دے گی۔ اس طرح کہ لوگ اپنی آنکھوں سے زمین پر پڑا دیکھیں گے صاحبان زکوٰۃ مستحق کی تلاش کریں گے لیکن کوئی لینے والا نہیں ملے گا اور لوگ خداوند عالم کے فضل و کرم سے بے نیاز ہو جائیں گے۔'' (1)

علی بن عقبہ کہتے ہیں: اس زمانے میں صدقے دینے اور راہِ خدا میں پیسہ خرچ کرنے کی کوئی جگہ نہیں ملے گی، چونکہ سبھی مؤمنین بے نیاز ہوں گے۔'' (2)

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں:

''لوگ ٹیکس اپنے کاندھوں پر رکھے حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کی طرف جائیں گے۔ خداوند عالم نے ہمارے شیعوں کو عیش و عشرت کی زندگی عطا کی ہے۔ وہ لوگ بے نیازی سے زندگی بسر کریں گے اور اگر خداوند عالم کا لطف ان کے شامل حال نہ ہو تو پھر وہ لوگ بے نیازی کی وجہ سے سرکشی و طغیانی پر آمادہ ہو جائیں گے۔'' (3)

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں: ''حضرت سال میں دو بار لوگوں کو

---

(1) مفید ارشاد، ص۳٦۳۔ بحار الانوار، ج۵۲، ص۳۳۷

(2) مفید ارشاد، ص۳٤٤۔ المستجاد، ص۵۰۹۔ بحار الانوار، ج۵۲، ص۳۳۹۔ ملاحظہ ہو:
احمد، مسند، ج۲، ص۵۲، ص۲۷۲، ۳۱۳ و ج۳، ص۵۔ مجمع الزوائد، ج۷، ص۳۱٤۔
اثبات الهداة، ج۳، ص٤۹٦

 (3) بحار الانوار، ج۵۲، ص۳٤۵۔

عطا کریں گے آنحضرت ہر ماہ دوبار تنخواہ وحقوق دیں گے نیز لوگوں کے درمیان یکساں رفتار اس طرح رکھیں گے کہ پھر معاشرہ میں کوئی زکوٰۃ لینے والا نہیں ملے گا۔ زکوٰۃ نکالنے والے فقراء کا حصہ ان کی خدمت میں پیش کریں گے لیکن وہ قبول نہیں کریں گے۔ مجبوراً پیسوں کی مخصوص تھیلی میں اسے رکھ کر شیعوں کے محلوں میں پہنچا دیں گے لیکن وہ لوگ کہیں گے کہ ہمیں تمہارے پیسوں کی ضرورت نہیں ہے۔'' [1]

مذکورہ بالا روایت سے دو نکتہ نکلتا ہے' پہلا یہ کہ لوگ حضرت مہدی کی حکومت میں ایسی رائی ونظر کے مالک ہوں گے کہ بغیر کسی دباؤ کے اپنے وظیفہ پر تمام جانب سے عمل کریں گے۔

انھیں وظائف میں، ایک اسلامی حکومت کو آمدنی کا ٹیکس دینا بھی ہے۔

اگر تمام مسلمان اپنی اپنی آمدنی کا خمس اور اموال کی زکوٰۃ دے دیں تو ایک بہت بڑی رقم ہوگی اور حکومت ہر طرح کے اصلاحی اقدامات اور رفاہی خدمت پر قادر ہو جائے گی۔

دوسرے یہ کہ ہر چند حضرت کی داودہش اس زمانے میں بے حساب ہے اور لوگ مختلف طریقوں سے درآمد کریں گے لیکن وہ چیز زیادہ قابل توجہ و جاذب نظر ہے طبیعت کی بلندی اور روح کی بے نیازی ہے، اس لیے کہ بہت سارے دولت مند افراد پائے جاتے ہیں لیکن طبیعت میں سیری نہیں۔ روح میں حرص و ہوس کے جذبے بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو فقر وفاقہ میں بسر کرنے کے باوجود ان کے دل غنی، روح بے نیاز ہوتی ہے۔ لوگ امام زمانہ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے دورِ حکومت میں روحی بے

[1] نعمانی غیبة، ص۲۳۸۔ حلیة الابرار، ج۲، ص۶٤۲۔ بحارالانوار، ج۵۲، ص۳۹۰۔ ملاحظہ ہو: بحارالانوار، ج۵۲، ص۳۵۲۔ ابن ابی شیبہ، مصنف، ج۳، ص۱۱۱۔ احمد، مسند، ج٤، ص۳۰٦۔ بخاری، صحیح، ج۲، ص۱۳۵۔ مسلم، صحیح، ج۲، ص۷۰

نیازی کے مالک ہوں گے۔ یہی اس زمانہ کی معنوی دگرگونی ہے۔

۳ محرومین و مستضعفین کی رسیدگی

رسولِ خداؐ فرماتے ہیں: ''اس زمانے میں مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف ظہور کریں گے اور وہ اِس شخص (حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام) کی نسل سے ہوں گے۔

خداوند عالم ان کے ذریعہ جھوٹ کا خاتمہ، بُرے ایام، اور غلامی کی زنجیروں سے تمہیں نجات دے گا۔'' [1]

حضرت امیر المؤمنینؑ فرماتے ہیں: ''جب حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف ظہور کریں گے، تو کوئی مسلمان غلام نہیں ہوگا مگر یہ کہ حضرت اسے خرید کر آزاد کردیں گے نیز کوئی قرضدار باقی نہیں بچے گا کیونکہ حضرت اس کے قرض کو ادا کردیں گے۔'' [2]

امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں: جب مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف ظہور کریں گے، تو سب سے پہلے مدینہ جائیں گے اور وہاں ہاشمی قیدیوں کو آزاد کریں گے، [3] پھر ابن ارطاۃ کہتا ہے: وہ کوفہ جائیں گے اور وہاں جا کر بنی ہاشم کے قیدیوں کو آزاد کریں گے۔

طاؤوس یمانی کہتے ہیں: حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کی خصوصیت یہ ہے کہ اپنے حکام و کارگذاروں کی بنسبت سخت اور بخشش اموال میں ہاتھ کھلے، اور

[1] طوسی غیبة، ص ۱۱٤۔ اثبات الهداة، ج۳، ص ۵۰۲۔ بحار الانوار، ج ۵۱، ص ۷۵

[2] عیاشی، تفسیر، ج ۱، ص ٦٤۔ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۲۲٤۔

[3] ابن حماد، فتن، ص ۸۳۔ الحاوی للفتاوی، ج ۲، ص ٦۷۔ متقی هندی، برهان، ص ۱۱۸

بے چارہ، بے نوا و مسکین افراد کی بنسبت مہربان و کریم ہیں۔ [1]

ابو روبہ کہتا ہے: حضرت بینواؤں کو اپنے ہاتھوں سے عطا کریں گے۔ [2]

احتمال ہے کہ اس سے مراد یہ ہو کہ حضرت محرومین و بے چارہ افراد پر بخشش کرنے میں خصوصی توجہ رکھیں اور انھیں زیادہ سے زیادہ مال عطا کریں گے، جو بیت المال میں ہر مسلمان کا حق ہے۔ اس کے علاوہ بھی صلاح کے مطابق عطا کریں گے۔

ب: آبادی

حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے زمانے کی آبادی کی اہمیت و عظمت سمجھنے کے لیے ضروری ہے کہ ظہور سے قبل ویرانی و تباہی نظر میں ہو۔ یقیناً جب دنیا تباہ کن جنگوں، متعدد افراد کی ہوا و ہوس کا لقمہ بنی ہو اور یہ توں آتش جنگ میں جلی اور کشتوں پہ کشتے دیا ہو تو اسے آبادی کی زیادہ ضرورت ہے۔ حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف اسے آباد کرنے کے لیے آئیں گے اور پوری دنیا میں آبادی کو قابل دید بنا دیں گے۔

حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں:

''اپنے دوستوں کو مختلف سرزمینوں کی جانب روانہ کریں گے۔ جو حضرت کی بیعت کر چکے ہوں گے انھیں شہروں کی طرف بھیج کر عدل و احسان کا حکم دیں گے۔ ان میں سے ہر ایک کسی نہ کسی سرزمین کا حاکم ہوگا پھر اس کے بعد دنیا کے تمام شہر عدل و احسان کے ساتھ آباد ہو جائیں گے۔'' [3]

---

[1] عقد الدرر، ص ١٦٧

[2] ابن طاؤس، ملاحم، ص ٦٨، عقد الدرر، ص ٢٢٧

[3] الشیعہ والرجعہ، ج ١، ص ١٦٨

امام محمد باقر علیہ السلام اس سلسلے میں فرماتے ہیں: ''حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰفرجہ الشریف کے دوران حکومت میں غیر آباد و ویران جگہیں نہیں ہوں گی۔'' (1)

نیز آنحضرت فرماتے ہیں:

حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰفرجہ الشریف کوفہ میں وارد ہونے کے بعد ایک گروہ کو حکم دیں گے کہ امام حسین علیہ السلام کے روضہ مبارک کی پشت سے (شہر کربلا کے باہر) غریین کی طرف نہر کھودیں، تاکہ شہر نجف تک پانی پہنچے اور اس نہر پر پُل بنائیں گے۔'' (2)

امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں: جب ہمارے قائم علیہ السلام قیام کریں گے، تو کوفہ کے مکانات کربلا اور حیرہ کی نہر سے متصل ہو جائیں گے۔'' (3)

یہ روایت شہر کوفہ کی آبادی میں وسعت کی خبر دیتی ہے۔ ایک طرف حیرہ، جو فی الحال کوفہ سے ۶۰ کلومیٹر دور ہے اور دوسری سمت سے کربلا سے متصل ہوگا جس کا فاصلہ اتنا ہی ہے۔

حبہ عرنی کہتے ہیں: ''حضرت امیر المومنین علیہ السلام حیرہ شہر کی جانب روانہ

---

(1) کمال الدین، ج۱، ص ۳۳۱۔ الفصول المهمه، ص ۲۸۴۔ اسعاف الراغبین، ص ۱۵۲۔ وافی، ج۲، ص ۱۱۲۔ نور الثقلین، ج۲، ص ۱۲۱۔ احقاق الحق، ج۱۳، ص ۳۴۲

(2) مفید ارشاد، ص ۳۶۲۔ طوسی غیبة، ص ۲۸۰۔ روضة الواعظین، ج۲، ص ۳۶۲۔ الصراط المستقیم، ج۲، ص ۲۶۲۔ اعلام الوریٰ، ص ۴۳۰۔ المستجاد، ص ۵۰۹۔ کشف الغمه، ج۳، ص ۲۵۳۔ بحار الانوار، ج۵۲، ص ۳۳۱، وج۹۷، ص ۳۸۵

(3) طوسی غیبة، ص ۲۹۵۔ بحار الانوار، ج۵۲، ص ۳۳۰، ۳۳۷ وج۹۷، ص ۳۸۵۔ ارشاد، مفید، میں اسی طرح آیا ہے "اتصلت بیوت الکوفه بنهری کربلا" ملاحظہ ہو: روضة الواعظین، ج۲، ص ۲۶۴۔ اعلام الوری، ص ۴۳۴۔ خرائج، ج۳، ص ۱۱۷۶۔ صراط المستقیم، ج۲، ص ۲۵۱۔ المحجه، ص ۱۸۴۔

ہوئے تو وہاں پر شہر کوفہ کی طرف اپنے ہاتھوں سے اشارہ کر کے کہا: قطعی طور پر شہر کوفہ حیرہ شہر سے متصل ہو جائے گا اور اتنا قیمتی وگراں شہر ہوگا کہ یہاں کی ایک میٹر [1] زمین، مہنگی وگراں قیمت پر خرید وفروش ہوگی۔'' [2]

شاید کوفہ کی وسعت اور اس کی زمینوں کی گرانی اس وجہ سے ہوگی کہ وہاں اسلامی حکومت کا مرکز (پایہ تخت) بنے گا۔ روایات کے مطابق مؤمنین وہاں چلے جائیں گے۔

اسی طرح حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے دوران حکومت اور راستے کشادہ ہو جائیں گے اور خاص قوانین اس سلسلے میں وضع کیے جائیں گے، امام محمد باقر علیہ السلام اس سلسلے میں فرماتے ہیں:

''جب حضرت قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف قیام کریں گے، تو شہر کوفہ جائیں گے اس وقت کوئی مسجد مینار، اور کنگرہ والی نہیں ہوگی۔ سب کو حضرت ویران و خراب کر ڈالیں گے اور اسے اس طرح بنائیں گے کہ بلندی نہ ہو نیز راستے کشادہ کر دیں گے۔'' [3]

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام فرماتے ہیں:

''حضرت قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے قیام کے وقت آگاہ افراد سواری لے کر پہنچیں گے تاکہ راستے اور جادوں کے درمیان راستہ چلیں۔ جس طرح لوگوں کو حکم دیں گے کہ سڑکوں کے دونوں طرف پیادہ چلیں۔ اس سڑک کے کنارے چلنے سے اگر

---

[1] ہر ذراع ۵۰ اور ۷۰ سینٹی میٹر کے درمیان ہے۔

[2] التہذیب، ج۳، ص ۲۵۳۔ ملاذ الاخیار، ج۵، ص ۴۷۸۔ بحار الانوار ج ۵۲، ص ۳۷۷

[3] مفید ارشاد، ص ۳۴۵۔ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۳۹

کسی کو کوئی نقصان ہوگا تو اسے دیہ اور خون بہا دینے پر مجبور کریں گے۔ اسی طرح کوئی سڑکوں کے درمیان پیادہ چل رہا ہو اور اسے کوئی نقصان ہو جائے تو دیت لینے کا حق نہیں ہوگا۔"[1]

ہم اس روایت سے یہی سمجھتے ہیں کہ شہروں میں کشادگی اور عبور و مرور کے وسائل میں فراوانی ہوگی۔ صرف نقل و انتقال کے ذرائع کے لیے قانون گذاری نہیں ہو گی بلکہ پیدل چلنے والوں کے لیے بھی قانون وضع ہوں گے۔ یقیناً جو حکومت علم و دانش اور صنعت و ٹکنالوجی سے استفادہ کرے گی اور راستوں کو کشادہ، اور سڑکوں کو چوڑا کرے گی قطعاً وہ ڈرائیوری اور جانوں کی ضمانت کا بھی قانون بنائے گی۔

ج: زراعت

امام زمانہ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے دوران حکومت جو چیز شایان ذکر قابل توجہ ہے وہ کھیتی اور جانوروں کی تجارت ہے۔ اس کے بعد جن لوگوں نے بارش کی کمی، پے در پے قحط و خشک سالی، اشیاء خورد و نوش کی قلت کھیتوں کی بربادی، سے کبھی ایک لقمہ روٹی کے لیے گراں قیمت چیزوں کو فدیہ بنایا ہو یعنی ناموس و آبرو، وہی افراد حیرت انگیز کن کسانی اور جانوروں کی تجارت میں تبدیلی محسوس کریں گے۔ معاشرہ میں اشیاء خورد و نوش کی فراوانی ہو جائے گی۔

اگر امام کے ظہور سے پہلے کبھی بارش ہوئی، بھی تو زمین نے اسے قبول نہیں کیا اور کبھی قبول کیا تو بارش نہیں ہوئی۔ کسان کی محصولات (نتیجہ) برباد ہوئیں تو کبھی ناوقت بارش نے کھیتوں اور حاصل کو برباد کر ڈالا حضرت کے دور میں بارش کی حالت

[1] التھذیب، ج۱۰، ص۳۱٤۔ وسائل الشیعه، ج۱۹، ص۱۸۱۔ ملاذ الاخیار، ج۱٦، ص٦۸۵۔ اثباة الھداة، ج۳، ص٤۵۵

بدل جائے گی۔ پہلی ہی جیسی بارش ہوگی اور اس درجہ کہ لوگوں نے اپنی زندگی میں نہیں دیکھی ہوگی۔ اس کے بعد رحمت الٰہی کا انسان پر نزول ہوگا۔ نتیجہ کے طور پر انسانوں پر رحمت الٰہی کی فراوانی ہوگی۔ اس طرح سے کہ دسیوں سال کا حاصل ایک سال میں جمع کر لیں گے اور روایات میں آیا ہے کہ ایک من (تین کیلوگرام) گیہوں سے سومن نتیجہ حاصل ہو جائے گا۔

روایات چوبیس بارش کی خبر دیتی ہیں کہ ظہور کے بعد آسمان سے نازل ہوں گی۔ اسی کے پیچھے بہت ساری برکتیں لوگوں کے شاملِ حال ہوں گی، پہاڑ، جنگل، بیابان سرسبز ہو جائیں گے۔ بے آب وگیاہ، خشک وبنجر بیابان ہرے بھرے ہو جائیں گے اور نعمت الٰہی اس قدر فراوان ہو جائے گی کہ لوگ اپنے مردوں کے دوبارہ زندہ ہونے کی تمنا کریں گے۔

① بارش کی زیادتی

رسولِ خدا فرماتے ہیں: ''ان پر آسمان سے موسلا دھار بارش ہوگی۔'' [1]

دوسری روایت میں فرماتے ہیں: خداوند عالم ان کے لیے (مہدی) آسمان سے برکت نازل کرے گا۔'' [2]

نیز فرماتے ہیں: ''زمین عدل وانصاف سے پُر ہوگی اور آسمان برسے گا۔ نتیجہ کے طور پر زمین اپنا حاصل ظاہر کر دے گی اور میری امت حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے زمانہ میں اس درجہ نعمتوں سے بہرہ مند ہوگی کہ اس سے پہلے کبھی نہیں ہوئی ہوگی۔'' [3]

---

[1] مجمع الزوائد، ج۷، ص۳۱۷۔ احقاق الحق، ج۱۳، ص۱۳۹

[2] عقدالدرر، ص۱۶۹۔ ابن طاؤس، ملاحم، ص۷۱ و ۱۴۱ [3] (اگلا صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں)

حضرت امیر المومنین علیہ السلام اس سلسلے میں فرماتے ہیں:

خداوند عالم نے ہمارے وجود سے خلقت کی ابتداء کی اور ہم ہی پر ختم کرے گا جو چاہے گا میرے ذریعہ نیست و نابود کرے گا اور جو چاہے گا میرے ذریعہ ثابت و باقی رکھے گا۔ میرے وجود سے بُرے دن ختم ہوں گے اور بارش نازل کرے گا لہٰذا تمہیں دھوکہ دینے والا راہِ خدا سے دھوکہ دے کر نہ ہٹا سکے گا۔ جس دن سے خداوند عالم نے آسمان کے دروازے بند کیے ہیں اس دن سے ایک قطرہ نہیں برسا اور جب ہمارے قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف قیام کریں گے تو آسمان سے رحمتِ الٰہی کی بارش ہوگی۔ [1]

امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں: جب قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے ظہور کا زمانہ آئے گا تو جمادی الثانیہ اور رجب میں دس روز ایسی بارش ہوگی کہ لوگوں نے کبھی ایسی بارش نہیں دیکھی ہوگی۔'' [2]

سعید بن جبیر کہتے ہیں: جس سال حضرت قیام کریں گے ۲۴ دن بارش ہوگی جس کے آثار و برکتیں آشکار ہوں گی۔ [3]

حضرت قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے زمانہ میں بارش کی کثرت کے بارے میں رسولِ اکرمؐ فرماتے ہیں: ''ان (مہدی) کی حکومت میں پانی کی زیادتی ہو گی۔ نہریں چھلک اُٹھیں گی۔'' [4]

---

[1] المطالب العالیہ، ج٤، ص٢٤٢۔ ابن طاؤس، ملاحم، ص١٣٩۔ اثبات الھداۃ، ج٣، ص٥٢٤۔ احقاق الحق، ج١٩، ص٦٥٥۔ ملاحظہ ہو: احمد، مسند، ج٢، ص٢٦٢۔ بحارالانوار، ج٥٢، ص٣٤٥۔ احقاق الحق، ج١٩، ص١٦٩، ٦٦٣

[2] منن، ج٢، ص٤٢ [3] بحارالانوار ج٥٢، ص٣٣٧۔ وافی، ج٢، ص١١٣

[4] احقاق الحق، ج١٣، ص١٦٩

[5] عقدالدرر، ص٨٤

دوسری روایت میں فرماتے ہیں: ''نہریں پانی سے بھری ہوئی ہوں گی۔ چشمے جوش کھائیں گے اور زمین کئی گنا حاصل دے گی۔''[1]

۲ کاشت کاری کے نتیجوں میں برکت

رسولِ خداؐ فرماتے ہیں:

''وہ زندگی مبارک ہو جس کے بعد حضرت مسیح علیہ السلام دجال کو قتل کریں گے، اس لیے کہ آسمان کو بارش اور زمین کو اُگانے کی اجازت دی جائے گی۔ اگر کوئی دانہ صاف چٹیل پہاڑ پر ڈال دیا جائے گا تو یقیناً اُگے گا۔ اس زمانے میں کینے، حسد ختم ہو جائیں گے، اس طرح سے کہ اگر کوئی شخص شیر کے پاس سے گذرے گا تو وہ اسے گزند نہیں پہنچائے گا اور اگر سانپ پر پیر پڑ جائے گا تو اسے نہیں ڈسے گا۔''[2]

نیز فرماتے ہیں:

میری امت حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے دورانِ حکومت ایسی نعمتوں سے بہرہ مند ہوگی کہ ویسی کبھی نہیں ہوئی ہوگی۔ آج تک کوئی مومن یا کافر ایسی نعمت سے بہرہ مند نہیں ہوا ہے آسمان سے مسلسل بارش اور زمین سے اناج ہوگی۔''[3]

رسول خداؐ عصر مہدی عجل اللہ تعالیٰ فجرہ میں زمین کی آمدگی کے بارے میں فرماتے ہیں: ''زمین چاندی کے مانند جو جوش کھانے کے بعد درست ہوئی ہے کھیتی کے لیے آمادہ ہوگی پودے اُگائے گی جس طرح حضرت آدمؑ کے زمانہ میں تھا۔[4]

---

[1] مفید اختصاص، ص ۲۰۸۔ بحار الانوار ج ۵۲، ص ۳۰۴

[2] فردوس الاخبار، ج ۳، ص ۲٤

[3] ابن طاؤس، ملاحم، ص ۱٤۱۔ ملاحظہ ہو طوسی غیبۃ، ص ۱۱۵۔ اثبات الهداة، ج ۳، ص ۵۰٤

[4] ابن طاؤس ملاحم، ص ۱۵۲۔ ابن ماجہ، سنن ج ۲، ص ۳۵۹۔ ابن حماد، فتن، ص ۱٦۲۔ عبد الرزاق، مصنف، ج ۱۱، ص ۳۹۹۔ فرق کے ساتھ۔

نیز آنحضرت پیداوار کی برکت اور بہتر حاصل کے بارے میں فرماتے ہیں:
ایک دانہ انار کئی لوگوں کو سیر کرے گا [1] نیز ایک انگور کا خوشہ کئی افراد کھائیں گے اور سیر بھی ہو جائیں گے۔'' [2]

حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں:

''حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف مشرق و مغرب کو اپنے زیر اثر قرار دیں گے۔ برائیوں اور اذیتوں کو برطرف کر دیں گے۔ خیر اور نیکی اس کی جاگزیں ہو جائے گی، اس طرح سے کہ ایک کسان ایک من (۳ کلوگرام) گیہوں سے سو (۱۰۰) من حاصل کرے گا جیسا کہ خداوند عالم نے فرمایا ہے: [3] ''ہر خوشہ میں سو دانے نکلیں گے نیز خداوند عالم نیک ارادہ رکھنے والوں کے لیے اضافہ کر دے گا۔'' [4]

نیز حضرت فرماتے ہیں:

حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف اپنے کارگزاروں کو شہروں میں لوگوں کے درمیان عادلانہ رفتار و رویہ کا حکم دیں گے۔ اس زمانہ میں کسان ایک مد [5] (یعنی تین سیر) لگائے تو سات مد درآمد کرے گا جیسا کہ خداوند عالم فرماتا ہے: اسی طرح خداوند عالم اس مقدار سے زیادہ کر دے گا۔'' [6]

---

[1] ابن طاؤس، ملاحم، ص ۱۵۲۔ الدر المنثور، ج ٤، ص ۲۵۵۔ فرق کے ساتھ، عبدالرزاق، ج ۱۱، ص ٤۰۱

[2] ابن طاؤس ملاحم، ص ۱۵۲۔ الدر المنثور، ج ٤، ص ۲۵۵۔ فرق کے ساتھ، عبدالرزاق، ج ۱۱، ص ٤۰۱

[3] سورۂ بقرہ، آیت: ۲٦۱۔

[4] الشیعه و الرجعه، ج ۱، ص ۱٦۷

[5] مد ایک پیمانہ ہے جو عراق میں ۱۸ لیٹر کے برابر ہے فرہنگ فارسی عمید، ص ۹۵۳

[6] عقد الدرر، ص ۱۵۹۔ ابن طاؤس، ملاحم، ص ۱۹۷، القول المختصر، ص ۲۰

درختوں کے ثمر دینے کے بارے میں فرماتے ہیں: ''حضرت مہدیؑ کے زمانے میں درخت بارآور پھلدار ہوجائیں گے نیز برکت فراوان ہوجائے گی۔'' [1]

امیر المؤمنین حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں:

''جب ہمارے قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف قیام کریں گے تو آسمان برسے گا اور زمین گھاس اُگائے گی، اس درجہ کہ ایک عورت شام سے عراق پیدل جائے گی تو پورے راستہ میں سبزہ ہی سبزہ نظر آئے گا اور اسی پر چلے گی۔'' [2]

شاید حضرت اس علاقہ کو مثال کے طور پر بیان کر رہے ہوں، غور کرنا چاہیے کہ اس کی جغرافیائی حالت اس طرح ہے کہ اس راستے میں جنگلی کانٹوں کے سوا کچھ بھی نہیں ملے گا، شاید اس علاقہ کا عصر حضرت مہدیؑ میں اس لیے نام لیا گیا ہے کہ تمام بنجر زمین کاشتکاری میں بدل جائے گی۔

اسی سلسلے میں حضرت رسولِ خداؐ فرماتے ہیں: جب حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف ہمارے امت کے درمیان ظاہر ہوں گے، زمین حاصل، میوہ، پھل اُگائے گی اور آسمان برسے گا۔'' [3]

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام آیہ شریفہ: مدھامتان دو سبز پتے کی تفسیر فرماتے ہیں: ''مکہ و مدینہ خرمے کے درختوں سے متصل ہوجائے گا۔'' [4]

نیز آنحضرت فرماتے ہیں: ''خدا کی قسم دجال کے خروج کے بعد کاشتکاری ہوگی

[1] ابن طاؤس ملاحم، ص۱۲۵۔ الحاوی للفتاوی، ج۲، ص ۶۱۔ متقی ہندی، برھان، ص۱۱۷

[2] تحف العقول، ص۱۱۵۔ بحار الانوار، ج۵۲، ص۳۴۵

[3] المناقب والمثالب، ص۴۴۔ احقاق الحق، ج۱۹، ص۶۷۷۔ ملاحظه ہو: ابن ماجه، سنن، ج۲، ص۱۳۵۶۔ حاکم، مستدرک، ج۴، ص۴۹۲۔ الدر المنثور، ج۲، ص۲۴۴۔

[4] تفسیر قمی، ج۲، ص۳۴۶، بحار الانوار، ج۵۱، ص۴۹۔ سورۂ رحمٰن کی آیت ۶۴ ہے۔

اور درخت لگائے جائیں گے۔'' [1]

کتاب تہذیب میں شیخ طوسی رحمتہ اللہ علیہ کی نقل کے مطابق ہم کھیتی کریں گے اور درخت اُگائیں گے۔'' [2]

۳ حیوانوں کے پالنے کا رواج

رسولِ خداؐ فرماتے ہیں: ''میری امت کی زندگی کے آخری دور میں حضرت عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف ظہور کریں گے اور جانوروں کی کثرت ہو جائے گی۔ [3]

نیز فرماتے ہیں: اس زمانے میں جانوروں کے گلے موجود ہوں گے اور اپنی زندگی کو جاری رکھیں گے۔'' [4]

رسول خداؐ کے اس فرمان میں نکتہ ہے۔ وہ یہ کہ گویا ظہور سے پہلے پانی اور چارہ کی کمی اور بیماریوں کے عام رواج سے جانور زندہ نہیں رہ سکیں گے۔

نیز آنحضرتؐ فرماتے ہیں:

''دجال کے قتل کے بعد گلوں میں اس درجہ برکت ہوگی کہ ایک اونٹ کا بچہ (جو حاملہ ہونے کے قابل ہوگا) لوگوں کے ایک گروہ کو سیر کر دے گا اور یا ایک گوسالہ (گائے کا بچہ) ایک قبیلہ کی غذا فراہم کرے گا نیز ایک بکری کا بچہ ایک گروہ کو سیر کرنے

---

[1] کافی، ج۵، ص ۲۶۰۔ من لایحضرہ الفقیہ، ج۳، ص۱۵۸۔ وسائل الشیعہ، ج۱۳، ص۱۹۳۔ التہذیب، ج۶، ص۳۸۴

[2] التہذیب، ج۶، ص۳۸۴

[3] حاکم، مستدرک، ج۴، ص۵۵۸۔ عقد الدرر، ص۱۴۴۔ متقی ہندی، برہان، ص۱۸۴۔ کشف الغمہ، ج۳، ص۲۶۰۔ احقاق الحق، ج۱۳، ص۲۱۵۔ بحار الانوار، ج۵۱، ص۸۱۔ الشیعہ والرجعہ، ج۱، ص۲۱۴

[4] جامع احادیث الشیعہ، ج۸، ص۷۷۔ احقاق الحق، ج۱۳، ص۲۱۵ و ج۱۹، ص۶۸۱

کے لیے کافی ہوگا۔"[1]

۴ تجارت

ملک وسماج میں تجارت میں اضافہ وزیادتی ہوگی، جو اقتصاد کے بہتر ہونے اور سماج کے ثروت مند ہونے کی علامت ہوگی جس طرح بازاروں کی بندی اور بازار کا مندا ہونا سماج کے فقیر و نادار ہونے کی علامت ہے۔ حضرت امام زمانہ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے عصر میں لوگوں کی اقتصادی حالت بہتر سے بہتر ہو جائے گی اور تجارت میں رونق اور بازار بروے کار آ جائیں گے۔

رسول خداؐ اس سلسلے میں فرماتے ہیں:

"قیامت کی علامت (حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے ظہور کی) یہ ہے کہ مال و دولت لوگوں کے درمیان باڑھ کی طرح رواں ہوں گے علم و دانش ظاہر ہوں گے۔ تجارت کو عام رواج ملے گا اور بازار کی رونق بڑھ جائے گی۔"[2]

عبداللہ بن سلام کہتے ہیں کہ لوگ دجال کے خروج کرنے کے بعد چالیس سال گذاریں گے، کھجوریں بارآور ہوں گی اور بازار قائم ہوگا۔[3]

[1] ابن حماد، فتن، ص۱٤۸

[2] ابن قتیبہ، عنوان الاخبار، ج۱، ص۱۲

[3] ابن ابی شیبہ، مصنف، ج۱۵، ص۱۲٤۔ الدرالمنثور، ج۵، ص۳۵٤۔ متقی هندی، برهان، ص۱۹۳

پانچویں فصل

صحت اور علاج

امام زمانہ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے ظہور سے قبل معاشرہ کی ایک مشکل تندرستی و علاج کا فقدان ہے۔ جس کے نتیجے میں بیماریوں کا عام رواج اور مرگ ناگہانی (اچانک) کی پوری دنیا میں زیادتی و کثرت ہوگی۔ عام بیماریاں جیسے جذام (کوڑھ) طاعون، لقوہ، اندھا پن، سکتہ (ہارٹ اٹیک) اس کے علاوہ سینکڑوں خطرناک بیماریاں اس درجہ لوگوں کی حیات کو چیلنج کریں گی کہ گویا ہر شخص اپنی موت کا انتظار کر رہا ہو اور ہرگز حیات کا امیدوار نہیں ہے۔ رات کو بستر پر جانے کے بعد صبح بیدار ہونے تک حیات کی امید باقی نہیں رہ جائے گی نیز گھر سے باہر جانے کے بعد صحیح و سالم واپس آنے کی امید نہیں رہ جائے گی۔

یہ دلخراش اور خطرناک حالت فضائے زندگی کی آلودگی کی وجہ سے ہوگی اور ایسا ایٹمی کیمیائی (زہریلے) اسلحے کے استعمال سے ہوگا یا مقتولین کی کثرت اور لاش کے بے دفن پڑے رہ جانے سے بدبو کی وجہ سے ہوئی ہوگی۔ ان بیماریوں کا سبب ہوسکتا ہے یا ذہنی اور روحی بیماریوں کی وجہ سے جو ناامنی وعدم سلامتی وعزیزوں کی موت سے پیدا ہوگی۔ شاید یہ ان تمام چیزوں کی معلول ہے جس کو ہم اور آپ نہیں جانتے۔

حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کی حکومت میں ان حالات میں ستم رسیدہ انسانوں کے دل میں امید کی کرن پھوٹے گی اور ناگفتہ بہ حالت کے خاتمہ اور

انسانی سماج کو تندرستی کی نوید ہوگی۔ ٹھیک یہ وہی چیز ہے جس کو امام زمانہ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کی حکومت انجام دے گی۔

یہاں پر تندرستی وعلاج سے متعلق ظہور سے قبل چند روایات ذکر کرتے ہیں، پھر ان روایات کو بیان کریں گے جو حضرت حجت عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کی تندرستی وعلاج کے بارے میں کوشش وتلاش کی خبر دیتی ہیں۔

۱: بیماریوں کا عام رواج اور ناگہانی

رسول خداؐ فرماتے ہیں: ''قیامت نزدیک ہونے کی علامت یہ ہے کہ ایک مرد بغیر کسی درد و بیماری کے مرجائے گا۔'' [1]

دوسری روایت میں فرماتے ہیں:

''قیامت نزدیک ہونے (ظہور مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف) کی علامت صاعقہ (آسمانی بجلی) رعد (بجلی کی کڑک جو جلنے کا باعث ہوگا) پے در پے آئے گی۔ اس طرح سے کہ جب کوئی شخص اپنے رشتہ دار یا کسی گروہ کے پاس جاکر سوال کرے گا کہ کل کس کس پر بجلی گری اور جل کر خاکستر ہوا؟ تو اسے جواب ملے گا کہ فلاں فلاں ''[2]

صاعقہ: خوفناک آواز سے بے ہوش اور اس کے اثر سے عقل زائل ہونے کے معنی میں ہے نیز آگ لگنے اور جلنے کے معنی میں بھی ہے۔ اس لحاظ سے جو لوگ صاعقہ کا شکار ہوں یا ان کی عقل زائل ہوجائے یا صاعقہ کی وجہ سے جل کر خاکستر ہوجائیں۔ [3]

---

[1] فردوس الاخبار، ج ٤، ص ٢٩٨

[2] احمد مسند، ج ٣، ص ٦٤۔ فردوس الاخبار، ج ٥، ص ٤٣٤

[3] فرهنگ عمید، ج ٢، ص ٦٨٨

لیکن یہ ممکن ہے کہ صاعقہ ترقی یافتہ اسلحوں کے منفجر ہو جانے سے ہو کہ دردناک آواز، جلا دینے والی آگ، اس طرح سے کہ جو بھی اس سے نزدیک ہوگا خاکستر ہو جائے گا اور جو آثار انسانوں پر مرتب ہیں وہ بیماریاں ہیں اور بس یہ تینوں بیماریاں تباہ کن اسلحوں کی وجہ سے ہیں۔

حضرت رسول خداؐ ایک دوسری روایت میں فرماتے ہیں:

''قیامت نزدیک ہونے کی علامت موت کی زیادتی اور ان سالوں میں پے در پے زلزلہ کا آنا ہے۔'' [1]

حضرت امیر المومنین علیہ السلام اس سلسلے میں فرماتے ہیں: ''حضرت قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے ظہور سے پہلے دو طرح کی موت کثرت سے ہوگی سرخ موت (قتل) سفید موت یعنی طاعون۔'' [2]

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں: ''قیامت و روزِ جزاء کی علامت لقوہ کی بیماری اور ناگہانی موت کا عام رواج ہونا ہے۔'' [3]

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام رسولِ خداؐ سے نقل کرتے ہیں: ''ناگہانی موتیں، جذام و بواسیر، قیامت کے نزدیک ہونے کی علامتیں ہیں۔'' [4]

بیان الائمہ کتاب میں مذکور ہے: حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے

---

[1] المعجم الکبیر، ج۷، ص۵۹

[2] مفید ارشاد، ص۳۵۹۔ نعمانی، غیبۃ ص۲۷۷۔ طوسی غیبۃ، ص۲۶۷۔ اعلام الوری، ص۴۲۷۔ خرائج، ج۳، ص۱۵۲۔ الصراط المستقیم، ص۲۴۹۔ بحارالانوار، ج۵۲، ص۲۱۱۔ الزام الناصب، ج۲، ص۱۴۷

[3] بحارالانوار، ج۵۲، ص۲۱۳۔ ابن اثیر، نہایہ، ج۱، ص۱۸۷

[4] بحارالانوار، ج۵۲، ص۲۶۹۔ نقل از: الامامہ والتبصرہ، الزام الناصب، ج۲، ص۱۲۵

ظہور کے نزدیک ہونے کی علامت پوری دنیا میں بیماری کا رواج اور وبا، وطاعون کا پھیلنا ہے، خصوصاً بغداد اور اس سے متعلق شہروں میں نتیجہ کے طور پر بہت سارے لوگ نیست ونابود ہو جائیں گے۔ [1]

ب: صحت وتندرستی

علم کے حیرت انگیز شگوفے خصوصاً حفظ صحت وعلاج حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کی حکومت میں اور اُسے سماج میں رواج دینے، شعلہ ٔ جنگ کے خاموش ہونے، نفسانی، و ذہنی سکون، روحی علاج انسانوں کی اصلاح کے سبب نیز کسانی وجانوروں کی پرورش میں اضافہ اور ضرورت کی حد تک غذاؤں کی فراہمی منجملہ ان عوامل میں ہیں جو امام عصر (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف) کے زمانے میں اعلیٰ حد تک پہنچ جائے گی، لیکن ایسا ہوسکتا ہے کہ لوگوں کی جسمی حالت دگرگوں ہو جائے اور عمر طولانی کبھی ایسا بھی ہوگا کہ ایک شخص ہزار فرزند اور نسل دیکھے، پھر اس کے بعد دنیا سے انتقال کرے۔

رسولِ خداؐ فرماتے ہیں:

''جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہوں گے اور دجال کو قتل کریں گے اور رات کو اس کی صبح کے ہنگام آفتاب مغرب سے نکلے گا (نہ مشرق کی طرف سے) تو انسان اس طرح چالیس سال تک آسودہ خاطر، عیش وعشرت سے بھری زندگی گذارے گا کہ اس مدت میں نہ تو کوئی مرے گا اور نہ ہی بیمار ہوگا۔'' [2]

شاید اس بات سے مراد یہ ہے کہ جو موتیں اور بیماریاں ظہور سے قبل عام ہوں گی

[1] بیان الائمہ، ج۱، ص۱۰۲

[2] ابن طاؤس، ملاحم، ص۹۷

دوران ظہور اتنی کم و نادر سننے میں آئیں گی کہ عدم بیماری و موت کا حکم لگایا جا سکتا ہے۔ ممکن ہے کہ ظاہری معنی مراد ہوں یعنی اس مدت میں موت و بیماری کا وجود نہیں ہوگا۔ وہ بھی حضرت بقیۃ اللہ اعظم کے ظہور کی برکت سے ایسا ہوگا۔

حضرت امیر المومنین علیہ السلام فرماتے ہیں: ''حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کی حکمت میں عمریں طولانی ہوں گی۔'' [1]

مفصل بن عمر کہتے ہیں: امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ''جب ہمارے قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف قیام کریں گے تو لوگ آپ کی فرمانروائی کے زیر سایہ طولانی عمریں کریں گے، اتنا کہ ہر شخص ہزار فرزند کا باپ ہوگا۔'' [2]

امام سجاد علیہ السلام اس سلسلے میں فرماتے ہیں:

''جب ہمارے قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف قیام کریں گے، تو خداوند عزوجل بیماری و بلا کو ہمارے شیعوں سے دور کر دے گا اور ان کے قلوب کو فولاد کے مانند محکم بنا دے گا اور ان میں ہر ایک چالیس مرد کی قوت کا مالک ہوگا۔ وہی لوگ زمین کے حاکم اور سربراہ ہوں گے۔''

امام محمد باقر علیہ السلام امام زمانہ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کی حکومت میں محیط صحت سے متعلق فرماتے ہیں: ''جب ہمارے قائم ظہور کریں گے تو گندے اور استعمال شدہ پانی کے کنویں اور ناودان (پرنالے) جو راستوں میں واقع ہوں گے توڑ دیں گے۔''

---

[1] عقد الدرر، ص ۱۵۹۔ القول المختصر، ص

[2] مفید ارشاد، ص ۳۶۳۔ المستجاد، ص ۵۰۹۔ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۳۷۔ وافی، ج ۲، ص ۱۱۳

شہروں اور معاشرے کی فضا ڈاکٹری اصول کے مطابق حفاظت کرنا حکومتوں کی ذمہ داری ہے، اس بناء پر وہ چیز جو ماحولیات و فضا اور حفظ صحت کے خلاف ہو اس کی روک تھام ہونی چاہئے۔ گھروں کے گندے پانیوں کو گلیوں میں پھینکنا، گھر سے باہر بیسن اور پائخانوں کے کنوؤں کو گھر سے باہر کھودنا جیسا کہ بعض شہروں، دیہاتوں میں مرسوم ہے۔ حفظِ صحت کے اصول کی نابودی کا باعث ہے، اس لحاظ سے جو ہم مشاہدہ کر رہے ہیں حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کا ایک وظیفہ ڈاکٹری اصولوں کے مطابق حفظِ صحت کی خلاف ورزی کی روک تھام ہے۔

ج: علاج

چونکہ حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے دور میں ضرورت کی حد تک علاج فراہم ہے، لہٰذا بیماریاں کم ہو جائیں گی اور ایک مختصر تعداد ہوگی جو بیماریوں سے دوچار ہوگی لیکن اس زمانے میں ڈاکٹری علم حد درجہ ترقی پذیر ہوگا اور مختلف امراض میں مبتلا افراد کم سے کم مدت میں شفایاب ہوں گے۔ اس کے علاوہ حضرت خداوند عالم کی تائید سے ناقابل علاج بیماروں کو خود ہی شفا دیں گے۔ یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ حضرت کے دور حکومت میں بیماری نہیں پائی جائے گی۔

حضرت امام حسین علیہ السلام حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کی حکومت کے بارے میں فرماتے ہیں: ''کوئی نابینا، لنج اور فالج زدہ، دردمند روی زمین پر نہیں رہ جائے گا مگر یہ کہ خداوند عالم اس کے درد کو برطرف کر دے گا۔'' [1]

حضرت امیر المومنین علیہ السلام فرماتے ہیں: ''جس وقت ہمارے قائم پوشیدہ و مخفی ہونے کے بعد ظاہر ہوں گے جبرئیل ان کے آگے آگے اور کتاب خدا چہرے کے

[1] خرائج، ج۲، ص۴۸۹۔ بحار الانوار، ج۵۲، ص۶۲

سامنے ہوگی اور اس سے حضرت کوڑھی، سفید داغ کے مریض کو شفا دیں گے۔"[1]

ان روایات سے استفادہ ہوتا ہے کہ خود حضرت نا قابل علاج، مرض کا معالجہ کرنے میں بہت بڑا کردار ادا کریں گے۔

حضرت امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں: جب ہمارے قائم قیام کریں گے، تو خداوند عالم مومنین سے بیماریوں کو دور اور تندرستی و صحت کو ان کے قریب کر دے گا۔"[2]

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام اس سلسلے میں فرماتے ہیں: "جو بھی قائم اہل بیت علیہم السلام کو درک کرے اور اگر وہ بیماری سے دوچار ہوگا، شفا پائے گا اور اگر ضعیف و ناتوانی کا شکار ہوگا، قوی و توانا ہو جائے گا۔"[3]

شیخ صدوق رحمتہ اللہ علیہ کی کتاب خصائل میں مذکور ہے کہ "حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے زمانے میں بیماری ختم ہو جائے گی اور وہ لوگ (مومنین) فولادی پارے بن جائیں گے۔"[4]

امام علیہ السلام کی شہادت

حضرت کی شہادت یا رحلت کے بارے میں مختلف روایتیں ہیں لیکن حضرت امام حسن مجتبیٰؑ فرماتے ہیں: "ہم اماموں میں یا زہر دغا سے شہید ہوگا یا تلوار سے۔"[5]

جو روایات حضرت کی شہادت پر دلالت کرتی ہیں انھیں میں بعض دیگر روایات

[1] دوحة الانوار، ص۱۳۳۔ الشیعه و الرجعه، ج۱، ص۱۷۱

[2] نعمانی غیبة، ص۳۱۷۔ بحارالانوار، ج۵۲، ص۳٦٤۔ اثبات الهداة، ج۳، ص۴۹۳

[3] نعمانی غیبة، ص۳۱۷۔ صدوق، خصال، ج۲، ص۵۳۱۔ روضة الواعظین، ج۲، ص۲۹۵۔ الصراط المستقیم، ج۲، ص۲٦۱۔ بحارالانوار، ج۵۲، ص۳۳۵۔ نقل از خرائج

[4] صدوق، خصال، ص۵۹۷

[5] کفایة الاثر، ص۲۲٦۔ بحارالانوار، ج۲۷، ص۲۱۷

پر ترجیح دی جا سکتی ہے۔

ہم یہاں پر چند روایات کے ذکر کرنے پر اکتفاء کرتے ہیں:

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام آیہ شریفہ:

ثُمَّ رَدَدْنَا لَكُمُ الْكَرَّةَ عَلَيْهِمْ [2]

کے ذیل میں فرماتے ہیں: ''اس سے مراد امام حسین علیہ السلام اور آپ کے ستر ۷۰/اصحاب کا عصر امام زمانہ میں دوبارہ زندہ ہونا ہے، جب کہ سنہری (خود) (جنگ میں پہنی جانے والی ٹوپی) سر پر ہوگی۔ لوگوں کو امام حسین علیہ السلام کی رجعت اور دوبارہ زندہ ہونے کی خبر دیں گے تاکہ مومنین شک وشبہ میں نہ پڑیں۔

ایسا اس وقت ہوگا جب حضرت حجت عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف لوگوں کے درمیان ہوں گے چونکہ حضرت کی معرفت اور ایمان لوگوں کے دلوں میں مستقر وثابت ہو چکا ہوگا اور حضرت حجت عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کو موت آ جائے گی تو امام حسین آپ کو غسل، کفن، حنوط اور دفن کریں گے، چونکہ کبھی وصی کے علاوہ کوئی وصی کو سپرد لحد نہیں کر سکتا۔'' [3]

زہری کہتا ہے: حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف چودہ سال زندہ رہ کر اپنی طبعی موت سے جان بحق ہوں گے۔ [1]

ارطاۃ کہتا ہے کہ مجھے خبر ملی ہے کہ حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف

---

[2] سورۂ اسراء آیت ٦

[3] کافی، ج۸، ص۲۰٦۔ تاویل الآیات الظاهرہ، ج۱، ص۲۷۸ و ج۲، ص۷٦۲۔ مختصر البصائر، ص٤۸۔ تفسیر برھان، ج۲، ص٤۰۱۔ بحار الانوار، ج۵۳، ص۱۳، و ج٤۱، ص۵٦

[1] ابن حماد، فتن، ص۱۰٤۔ البداء والتاریخ، ج۲، ص۱۸٤۔ متقی هندی، برهان، ص۱٦۳۔

چالیس سال گزار کر اپنی طبعی موت سے مریں گے۔ (1)

کعب الاحبار کہتا ہے کہ اس امت کے منصور، مہدی ہیں اور زمین کے رہنے والے اور آسمان کے پرندے اس پر درود بھیجتے ہیں۔

یہ وہی ہیں جو روم اور جنگ عظیم میں آزمائے جائیں گے۔ یہ آزمائش بیس سال طولانی ہوگی اور حضرت دو ہزار پرچم دار کمانڈروں کے ہمراہ شہید ہوں گے۔ پھر حضرت رسولِ خداؐ کے فقدان کی مصیبت مسلمانوں کے لیے حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کی شہادت سے قیمتی وگراں نہیں ہوگی۔ (2)

اگرچہ زہری، ارطاۃ کعب الاحبار کی باتیں ہمارے نزدیک قابلِ اعتماد نہیں ہیں، لیکن اس میں صداقت کا بھی احتمال ہے۔

حضرت امام زمانہ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کی کیفیتِ شہادت

الزام الناصب میں حضرت کی شہادت کی کیفیت مذکور ہے: ''جب ستر ۷۰ سال پورے ہوں گے اور حضرت کی موت نزدیک ہو جائے گی، تو قبیلہ تمیم سے سعید نامی عورت حضرت کو شہید کرے گی اس عورت کی خصوصیت یہ ہے کہ مردوں کی طرح داڑھی ہوگی۔

وہ چھت کے اوپر سے، جب حضرت وہاں سے گذر رہے ہوں گے، ایک پتھر آپ کی طرف پھینکے گی اور آنحضرت کو شہید کر ڈالے گی اور جب حضرت شہید ہو جائیں گے تو امام حسین علیہ السلام غسل وکفن، کے فرائض انجام دیں گے۔'' (3) لیکن ہم

(1) ابن حماد، فتن، ص ۹۹۔ عقدالدرر، ص ۱۴۷۔ متقي هندی، برهان، ص ۱۵۷۔

(2) عقد الدرر، ص ۱۴۹

(3) الزام الناصب، ص ۱۹۰۔ تاریخ مابعد الظهور، ص ۸۸۱

نے اس کتاب کے علاوہ یہ مطلب، یعنی کیفیتِ شہادت کسی اور کتاب میں نہیں دیکھا۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

حضرت امام حسین علیہ السلام اپنے ان اصحاب کے ساتھ جو آپ کے ہمرکاب شہید ہوئے ہیں آئیں گے۔ [1] تو ستر (۷۰) پیغمبران کے ہمراہ ہوں گے، جس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ہمراہ ستر (۷۰) افراد بھیجے گئے تھے اس وقت حضرت قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف انگوٹھی ان کے حوالے کریں گے اور امام حسین علیہ السلام حضرت قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے غسل، کفن، حنوط، دفن کے ذمہ دار ہوں گے۔

سلام علیه یوم ولد ویوم یظهر ویوم یموت ویوم یبعث حیا

[1] امام حسین علیہ السلام کی رجعت سے متعلق آیت اللہ والد مرحوم کی کتاب ستارۂ درخشاں ملاحظہ ہو۔

منابع وماخذ

1- قرآن کریم

2- نہج البلاغہ

3- اثبات الوصیہ، علی بن حسین مسعودی، ت ۳۴۶ھ ق، انتشارات الرضی قم، ۱۴۰۴ھ ق

4- اثبات الہداۃ، محمد بن الحسن حر عاملی، ت ۱۱۰۴ھ ق، چاپخانہ علمیہ، قم۔

5- الاحتجاج، احمد بن علی بن ابی طالب الطبرسی، قرن ششم ہجری، دار النعمان، نجف اشرف، ۱۳۸۶ھ ق۔

6- احقاق الحق وازھاق الباطل، شہید قاضی نور اللہ حسینی مرعشی تستری، ت ۱۰۱۹ھ ق (با تو الیق آیت اللہ مرعشی نجفی) کتابخانہ آیۃ اللہ مرعشی، قم۔

7- الاختصاص، محمد بن محمد بن نعمان ۴۱۳ھ ق۔ انتشارات اسلامی وابستہ بی جامعہ مدرسین، قم۔

8- اختیار معرفۃ الرجال، (رجال کشی) ابوعمرو محمد بن عمر بن عبدالعزیز کشی، ت ۳۸۵ھ ق، تلخیص از ابوجعفر محمد بن الحسن طوسی، دانشگاہ مشہد۔

9- الاذاعۃ لما کان وما یکون بین یدی الساعۃ، محمد صادق حسن قنوجی بخاری، ۱۳۰۷ھ ق، دار الکتب العلمیہ، بیروت۔

10- الارشاد، محمد بن محمد بن نعمان، ۴۱۳ھ ق، بصیرتی قم۔

11- ارشاد القلوب، ابومحمد الدیلمی، مؤسسہ اسلامی، بیروت۔

12- اسعاف الراغبین، محمد بن علی الصبان، ۱۲۰٦٦ھ ق، دارالفکر، قاہرہ۔

13- اسد الغابہ، ابن الاثیر شیبانی، ت ٦۳۰ھ ق۔ چاپخانہ اسلامیہ، تہران۔

14- الاصابۃ فی معرفۃ الصحابۃ، ابن حضر عسقلانی، ت ۸۵۱ ھ ق، دارالکتب، بیروت۔

15- الاصول الستۃ عشر، تحقیق حسن مصطفوی، تہران، ۱۳۷۱ش۔

16- اعلام المنجد، لویس معلوف الیسوعی، دارالمشرق، بیروت۔

17- اعلام النساء، عمر رضا کحالہ، مؤسسہ الرسالہ، بیروت، ۱۴۰۱ھ ق۔

18- اعلام الوری باعلام الھدی، ابوعلی فضل بن حسن طبرسی، ت ۵۴۸ ھ ق، دارالمعرفۃ، بیروت۔

19- اعیان الشیعۃ، سید محمد محسن امین عاملی، دارالتعارف، بیروت۔

20- اقبال، رضی الدین ابوالقاسم علی بن موسی بن جعفر بن طاؤس، ت ٦٦۴ ھ ق، دارالکتب اسلامیہ۔

21- الزام الناصب، شیخ علی یزدی حائری، قم ۱۴۰۴ھ ق۔

22- امام الشجری، (امالی الخمیسہ)، یحیی بن حسین شجری، ت ۴۷۸ھ ق، عالم الکتب، بیروت۔

23- امالی شیخ طوسی، ابوجعفر محمد بن الحسن طوسی، ت ۴٦۰ھ ق المکتبۃ الاھلیہ، بغداد۔

24- امالی مفید، محمد بن محمد بن نعمان ت ۴۱۳ھ ق، انتشارات اسلامی وابستہ بی جامع مدرسین، قم۔

-25 الامامة والتبصرہ، علی بن الحسین بن بابویہ قمی، ت ۳۲۹ ھ ق۔ مدرسۃ الامام المہدی (عج)، قم۔

-26 الانساب، ابوسعد عبدالکریم تمیمی سمعانی، ت ۵۶۲ ھ ق، مؤسسہ الکتب الثقافیہ، بیروت، ۱۴۰۸ ھ ق۔

-27 الایقاظ من الهجعہ، محمد بن الحسن حر عاملی، ت ۱۱۰۴ ھ ق، دار الکتب العلمیہ، قم۔

-28 الایام المکیہ، نجم الدین طبسی، دانشکدہ علوم اسلامی، قم۔

-29 بحار الانوار، محمد باقر مجلسی، ت ۱۱۱۱ ھ ق، مؤسسہ الوفاء، بیروت۔

-30 البداء والتاریخ، منسوب بہ ابو یزید احمد بن سہل بلخی مقدسی، ت ۳۵۵ ھ ق، کتابخانہ اسدی، تہران۔

-31 البرہان فی تفسیر القرآن، سید ہاشم بحرانی، ت ۱۱۰۷ ھ ق، چاپخانہ علمیہ، قم۔

-32 البرہان فی علامات مہدی آخر الزمان، علاء الدین علی بن حسام الدین، معروف بہ متقی ہندی، ت ۹۷۵ ھ ق، چاپخانہ خیام، قم۔

-33 برہان قاطع، محمد حسین برہان، ت ۱۰۸۳ ھ ق، نشر خرد نیا، تہران۔

-34 بشارۃ اسلام، سید مصطفیٰ آل السید حیدر کاظمی، ت ۱۳۳۶ ھ ق، کتابخانہ نینوی الحدیثہ، تہران۔

-35 بشارۃ المصطفی، ابوجعفر محمد بن ابی القاسم طبری، کتاب فروشی حدریہ، نجف اشرف۔

-36 بصائر الدرجات فی فضائل آل محمد، محمد بن الحسن بن فروخ صفار قمی، ت ۲۹۰ ھ ق کتابخانہ آیۃ اللہ مرعشی نجفی، قم۔

-37 بہجۃ الآمال، ملا علی علیاری تبریزی، ت ۱۳۲۷ ھ ق، بنیاد فرہنگ اسلامی

کوشانپور، تہران۔

38- بیان الائمہ، محمد مہدی نجفی، قم، ۱۴۰۸ھ ق۔

39- البیان فی اخبار صاحب الزمان، محمد بن یوسف بن محمد قرشی، گنجی شافعی، ت ۶۵۸ھ ق، دار احیاء تراث اہل بیت، تہران۔

40- تاویل الآیات الظاہرۃ فی فضائل العترہ الطاہرہ، سید شرف الدین علی حسینی استرابادی نجفی، قرن ششم، مدرۃ الامام المہدی (عج)، قم۔

41- تاریخ الامم والملوک، ابوجعفر محمد بن جریر طبری، ت ۳۱۰ھ ق، دار المعارف قاہرہ۔

42- تاریخ بغداد، ابعبکر احمد بن علی خطیب بغدادی، ت ۴۶۳ھ ق، دار الکتب العلمیہ، بیروت۔

43- تاریخ مابعد ظہور، سید محمد صادق صدر، دار التعارف للمطبوعات، بیروت۔

44- تبصرہ الولی، سید ہاشم بحرانی، ت ۱۱۰۷ھ ق، مؤسسہ الاعلمی، بیروت۔

45- تحف العقول عن آل الرسول، ابومحمد حسن بن علی بن الحسین بن شعبۃ حرانی، انتشارات اسلامی وابستہ بہ جامع مدرسین، قم۔

46- تذکرۃ الفقہاء علامہ حلی، ت ۷۲۶ھ ق، مؤسسہ آل البیتؑ الاحیاء التراث، قم۔

47- الترغیب الترحیب من الحدیث الشریف، عبدالعظیم بن عبدالقوی المنذری، ت ۶۵۶ھ ق، دار احیاء التراث العربی، بیروت۔

48- التصریح بما تواتر فی نزول المسیح، محمد انور شاہ کشمیری ہندی، ت ۱۳۴۲ھ ق، دار القرآن الکریم، بیروت۔

49- التطبیق بین السفینة والبحار بالطبعة الجدیدة، سید جواد مصطفوی، آستان قدس رضوی، مشہد، ۱۴۰۳ھ ق۔

50- تفسیر الصافی، فیض کاشانی، ت ۱۰۹۱ھ ق، مؤسسہ الاعلمی، بیروت۔

51- تفسیر العسکری علیہ السلام، منسوب بہ امام حسن عسکری علیہ السلام مدرسة الامام المہدی (عج) قم، ۱۴۰۹ھ ق۔

52- تفسیر العیاشی، محمد بن مسعود بن عیاش سمرقندی، کتابفروشی اسلامیہ، تہران۔

53- تفسیر فرات الکوفی، فرات بن ابراہیم بن فرات کوفی، کتاب فروشی داوری، قم۔

54- تفسیر قمی، ابوالحسن علی بن ابراہیم قمی، اواخر قرن سوم ہجری قمری، کتاب فروشی الہدی نجف اشرف۔

55- تفسیر نورالثقلین، عبدعلی جمعہ العروسی الحویزی، ت ۱۱۱۲ھ ق، چاپخانہ علمیہ، قم۔

56- تقریب المعارف، شیخ تقی الدین ابوالصلاح حلبی، ت ۱۱۱۲ھ ق، انتشارات اسلامی وابستہ بہ جامع مدرسین، قم، ۱۴۰۴ھ ق۔

57- التقریب والتیسیر، ابوزکریا یحییٰ بن شرف النوی، بیروت۔

58- تنقیح المقال فی علم الرجال، شیخ عبداللہ بن حمد بن حسن المولیٰ عبداللہ المامقانی النجفی، ت ۱۳۵۱ھ ق۔

59- تہذیب الاحکام فی شرح المقنعہ، ابوجعفر محمد بن الحسن طوسی، ت ۴۶۰ھ ق، دارالکتب الاسلامیہ، تہران۔

60- ثواب الاعمال وعقاب الاعمال، محمد بن الحسین بن بابویہ، ۳۸۱ھ ق، کتابخانہ آیۃ اللہ مرعشی نجفی، قم۔

61- جامع احادیث الشیعہ، سید حسین بروجردی، ت ۱۳۸۰ھ ق، مدینۃ العلم، قم۔

-62 جامع الاخبار، تاج الدین شعیری، قرن ششم ہجری قمری، انتشارات رضی، قم۔

-63 جامع الاصول من احادیث الرسول، ابوالسعادات مبارک بن محمد معروف به ابن الاثیر، ت ۶۰۶ ھ ق، داراحیاء التراث العربی، بیروت۔

-64 الجامع الصحیح، محمد بن عیسیٰ بن سورة ترمذی ت ۲۹۷ ھ ق۔

-65 جمع الجوامع (الجامع الکبیر)، جلال الدین عبدالرحمٰن سیوطی، ت ۹۱۱ ھ ق، چاپ سنگی۔

-66 الحاوی للفتاوئی، جلال الدین عبدالرحمٰن سیوطی، ت ۹۱۱ ھ ق، دار کتب العلمیه، بیروت۔

-67 حق الیقین، محمد باقر مجلسی، ت ۱۱۱۱ ھ ق، جاویدان، تہران۔

-68 حلیۃ الابرار فی فضائل محمد وآل الاطہارؑ، سید ہاشم بن اسماعیل بحرانی، ت ۱۱۰۷ ھ ق، دارالکتب العلمیه، قم۔

-69 حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء، ابونعیم اصفہانی احمد بن عبداللہ، ت ۴۳۰ ھ ق، دارالکتب العربی، بیروت۔

-70 الخرائج والجرائح، ابوالحسن سعید بن هبة الله معروف به قطب راوندی، ت ۵۷۳ ھ ق، مؤسسہ الامام المہدی (عج)، قم۔

-71 الخصال، ابوجعفر محمد بن علی بن الحسن بن بابویہ قمی، ت ۳۸۱ ھ ق، انتشارات اسلامی وابستہ بہ جامع مدرسین، قم۔

-72 خلاصة الاقوال، (رجال علامہ)، حسن بن یوسف بن مطہر علی، ت، الرضی، قم۔

-73 درالاخبار فیما یتعلق بحال الاحتضار، شیخ محمد رضا طبسی، نجفی، ت ۱۴۰۵ ھ ق، چاپخانہ نعمان نجف اشرف۔

74- الدر المنثور فی التفسیر بالماثور، جلال الدین سیوطی، ت ۹۱۱ھ ق، دار المعرفۃ، بیروت۔

75- دلائل الامامہ، ابوجعفر محمد بن جریر بن رستم طبری، کتاب فروشی رضی، قم۔

76- دلائل النبوۃ، احمد بن عبداللہ، ابونعیم اصفہانی، ت ۴۳۰ھ ق، دار المعرفۃ، بیروت۔

77- ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذوی القربیٰ، محب الدین احمد بن عبداللہ الطبری، ت ۶۹۴ھ ق، کتاب فروشی محمدی، قم۔

78- الذریعہ الی تصانیف الشیعہ، آقا بزرگ تہرانی، ت ۱۳۸۹ھ ق، کتاب فروشی اسلامیہ، تہران۔

79- راموز الاحادیث، ضیاء الدین احمد بن مصطفیٰ استانبولی، ت ۱۳۱۱ھ ق، چاپ ہند۔

80- رجال ابن داؤد، حسن بن علی بن داؤد حلی، تقرن ہشتم، نجف ۱۹۷۲م۔

81- رجعت از نظر شیعہ، نجم الدین طبسی، چاپخانہ علمیہ، قم، ۱۴۰۵ھ ق۔

82- الرجعہ فی احادیث الفریقین، جنم الدین طبسی۔

83- راہنمای کتب اربعہ، محمد مظفری، چاپخانہ علمیہ، قم، ۱۴۰۵ھ ق۔

84- روضۃ المتقین، محمد تقی مجلسی ۱۰۷۰ھ ق، بنیاد فرہنگ اسلامی کوشانپور، تہران۔

85- روضۃ الواعظین، محمد بن فتال نیشاپوری، ت ۵۰۸ھ ق، انتشارات الرضی، قم۔

86- ریاحین الشریعہ، ذبیح اللہ محلاتی، دار الکتب الاسلامیہ، تہران۔

87- ستارۂ درخشان، شیخ محمد رضا طبسی نجفی، ترجمۂ سید محمد میر شاہ والد، انتشارات

محمدی، تہران۔

88- سفینۃ البحار، شیخ عباس قمی، ت ۱۳۵۹ھ ق، انتشارات اسوہ، قم۔

89- سنن ابن ماجہ، محمد بن یزید قزوینی، ت ۲۷۵ھ، ق داراحیاء التراث العربی، بیروت۔

90- سنن ابی داؤد، سلمان بن الاشعث سجستانی، ت ۲۷۵ھ ق، داراحیاء السنۃ النبویہ۔

91- السنن الکبری، ابوبکر احمد بن الحسین بیہقی، ت ۴۵۸ھ ق، دارالمعرفۃ، بیروت۔

92- سنن الدارمی۔ ابو محمد عبداللہ دارمی، ت ۲۵۵ھ ق، دارالفکر، بیروت۔

93- السیرۃ الحلبیہ، علی بن برہان الدین حلبی شافعی، ت ۱۰۴۴ھ، بیروت۔

94- شرح نہج البلاغہ، عزالدین ابوحامد بن ھبۃ اللہ بن ابی الحدید مدائینی، ت ۶۵۵ھ ق چاپخانہ بابی حلبی قاہرہ۔

95- الشیعہ والرجعہ، شیخ محمد رضا طبسی نجفی، چاپخانہ الآداب نجف اشرف، ۱۳۸۵ھ ق۔

96- صحیح البخاری، اسماعیل بن ابراہیم جعفی بخاری، ت ۲۵۶ھ ق، داراحیاء التراث العربی، بیروت۔

97- صحیح ترمذی، ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ، ت ۲۹۷ھ ق، داراحیاء التراث العربی، بیروت۔

98- صحیح مسلم، ابوالحسن بن حجاج قشیری نیشاپوری، ت ۲۷۱ھ ق، داراحیاء التراث العربی، بیروت۔

99- الصراط المستقیم الی مستحقی التقدیم، زین الدین ابومحمد علی بن یوسف عاملی نباطی،

ت ۸۷۷ھ ق، کتابفروشی مرتضویہ، تہران۔

100- الصواعق المحرقہ، احمد بن حجر ہیثمی، ت ۹۷۴ھ ق، کتابخانہ قاہرہ۔

101- الطبقات الکبریٰ، ابوعبداللہ محمد بن سعد بن منیع بصری زہری، ت ۲۳۰ھ ق، دار صادر، بیروت۔

102- الطرائف فی معرفۃ مذاہب الطّوائف، علی بن موسیٰ معروف بہ سید بن طاؤس، ت ۶۶۴ھ ق، چاپخانہ خیام، قم۔

103- العدد القویہ لدفع المخاوف الیومیہ، رضی الدین علی بن یوسف بن المطہر حلی، ت ۷۲۶ھ ق، کتابخانہ آیۃ اللہ مرعشی نجفی، قم۔

104- العطر الوردی، محمد بلبیسی شافعی، ت ۱۳۰۸ھ ق، چاپخانہ امیریہ، بولاق۔

105- عقائد صدوق، ابوجعفر محمد بن علی بن بابوایہ قمی، ت ۳۸۱ھ ق، چاپ سنگی، ۱۲۹۲ھ ق۔

106- عقد الدرر فی اخبار المنتظر، یوسف بن یحییٰ مقدسی سلمی شافعی، قرن ہفتم ہجری قمری، عالم الفکر، قاہرہ۔

107- العقد الفرید، ابن عبدربہ اندلسی، ت ۳۲۷ھ ق، دار الکتاب العربی، بیروت۔

108- علل الشرائع، ابوجعفر محمد بن علی بن بابویہ، ت ۳۸۱ھ ق، کتابفروشی حیدریہ، نجف اشرف۔

109- العلل المتناھیہ، ابوالفرج عبدالرحمٰن بن الجوزی، ت ۵۹۷ھ ق، دار الکتب العلمیہ، بیروت، ۱۴۰۳ھ ق۔

110- العمدۃ لابن البطریق، یحیی بن الحسن اسدی حلی معروف بہ بن البطریق، ت ۶۰۰ھ ق، انتشارات اسلامی وابستہ بی جامع مدرسین۔

111- عوالم العلوم، والمعارف والاحوال من الآیات والاخبار والاقوال، شیخ عبداللہ بحرانی اصفہانی، مدرسہ الامام المہدی (عج) قم۔

112- عیون الاخبار، عبداللہ بن مسلم بن قتیبہ دینوری، ت ۲۷۸ھ ق، دارالکتب العلمیہ، بیروت۔

113- عیون اخبار الرضا، ابوجعفر محمد بن علی بن الحسین بابویہ، ۳۸۱ھ ق، نشر توس، قم۔

114- الغارات، ابواسحاق ابراہیم محمد ثقفی، ت ۲۸۳ھ ق، انجمن آثار ملی تہران۔

115- غایۃ المرام فی حجۃ الخصام عن طریق الخاص والعام، سید ہاشم بن سلیمان بحرانی، ت ۱۱۰۷ھ ق، موسسہ الاعلمی، بیروت۔

116- الغیبہ، ابوجعفر محمد بن الحسن طوسی، ت ۴۶۰ھ ق، کتابفروشی نینوی، تہران۔

117- الغیبہ، محمد بن ابراہیم نعمانی، ۳۶۰ھ ق، کتابفروشی صدوق، تہران۔

118- الفائق فی غریب الحدیث، جاراللہ، محمود بن عمر زمخشری، ت ۵۸۳ھ ق، دارالمعرفۃ، بیروت۔

119- الفتاویٰ الحدیثیہ، احمد بن حجر ہیثمی، ت ۹۷۴ھ ق، التقدم العلمیہ، مصر

120- الفتن، ابوعبداللہ نعیم بن حماد مروزی، ت ۲۲۸ھ ق، خطی، کتابخانہ المتحف، انگلستان۔

121- الفتوحات المکیہ، محمد بن علی معروف بہ ابن عربی، ت ۶۳۸ھ ق، دار صادر، بیروت۔

122- فرائد السمطین فی الفضائل المرتضی والبتول السبطین والائمۃ من ذریتھم، ابراہیم بن محمد جوینی خراسانی، ت ۷۳۰ھ ق، مؤسسہ المحمودی، بیروت۔

123- فرائد فوائد الفکر، مرعی بن یوسف بن ابی بکر، قرن یازدھم ہجری قمری، بنیاد

اسلامی قم۔

124- فردوس الاخبار، ابوشجاع شیرویہ ابن شہردار بن شیرویہ دیلمی، ت ۵۰۹ھ ق، دارالکتب العلمیہ، بیروت۔

125- فرہنگ عمید، حسن عمید، جاویدان، تہران۔

126- الفصول المہمہ فی معرفۃ احوال الائمہ، علی بن محمد بن احمد مالکی مشہور بی ابن صباغ، ت ۸۵۵ھ ق، کتابفروشی دارالکتب، نجف اشرف۔

127- فضل الکوفہ وفضل اھلھا، محمد بن علی بن الحسین علوی حسینی کوفی، ت ۴۴۵ھ ق، موسسہ اہل البیتؑ، بیروت۔

128- الفقیہ (کتاب من لایحضرہ الفقیہ)، محمد بن علی بن بابویہ قمی، ت ۳۸۱ھ ق، دارالکتب الاسلامیہ، تہران۔

129- قرب الاسناد، ابوالعباس عبداللہ بن جعفر حمیری، ت ۳۱۰ھ ق، چاپ سنگی، چاپخانہ اسلامیہ، تہران۔

130- قصص الانبیاء، قطب الدین راوندی، ت ۵۷۳ھ ق، بنیاد پژوہش ھای اسلامی، مشہد، ت ۱۴۰۹ھ ق۔

131- القول المختصر فی علامات المہدی المنتظر، احمد بن حجر ہیثمی، ت ۹۷۴ھ ق، خطی، کتابخانہ امیرالمؤمنینؑ، نجف اشرف۔

132- کامل الزیارات، ابوالقاسم جعفر بن محمد قولویہ، ۳۶۷ھ ق، چاپخانہ مرتضویہ، نجف اشرف، ۱۳۵۶ھ۔

133- الکامل فی تاریخ، ابوالحسن علی بن ابی الکرم معروف بہ ابن الاثیر، ت ۶۳۰ھ ق، دارصادر، بیروت۔

134- کشف الاستار، میرزا حسین نوری، ت ۱۳۲۰ھ ق، کتاب فروشی نینوا، تہران۔

135- کشف الحق (الاربعون)، امیر محمد صادق خاتون آبادی، ت ۱۲۰۷ھ ق، بنیاد بعثت تہران، ۱۳۶۱ ۲ش۔

136- الکشف الغمہ فی معرفتہ الائمہ، ابوالحسن علی بن عیسیٰ بن ابی الفتح اربلی، ت ۶۹۲ھ ق، دارالکتب اسلامی بیروت۔

137- الکافی، محمد بن یعقوب کلینی رازی، ت ۳۲۹ھ ق، دارالکتب الاسلامیہ، تہران۔

138- کفایۃ الاثر فی النص علی الائمہ اثنی عشر، ابوالقاسم علی بن محمد بن علی (الخزاز)، قرن چہارم ہجری قمری، نشر بیدار، قم۔

139- کمال الدین واتمام النعمۃ، ابوجعفر محمد علی بن بابویہ قمی، ت ۳۸۱ھ ق، ق انتشارات اسلامی وابستہ بہ جامع مدرسین، قم۔

140- الکنی والالقاب، شیخ عباس قمی، ت ۱۳۵۹ھ ق، کتابخانہ صدر، تہران۔

141- کنزل العمال فی سنن الاقوال والافعال، علاء الدین علی معروف بہ متقی ہندی، ت ۹۷۵ھ ق، مؤسسہ الرسالہ، بیروت۔

142- لسان المیزان، احمد بن علی بن حضر عسقلانی، ت ۸۶۲ھ ق، مؤسسہ الاعلمی، بیروت۔

143- لوائح الانوار البھیہ، شمس الدین محمد بن احمد سفارینی نابلسی، ت ۱۱۷۷ھ ق، مجلّہ المنار، مصر۔

144- مجمع البحرین، فخر الدین طریحی، ت ۱۰۸۵ھ ق، کتاب فروشی مرتضویہ، تہران۔

145- مجمع البیان فی تفسیر القرآن، فضل بن الحسن طبرسی، ت ۵۴۸ھ ق، داراحیاء

169- معجم حادیث الامام المهدی (عج)، نجم الدین طبسی باهمکاری جمعی فضلاء، نشر معارف اسلامی، قم۔

170- معجم البلدان، ابوعبداللہ یاقوت بن عبداللہ حموی بغدادی، ت ۶۲۶ ھ ق، دار التراث العربی، بیروت۔

171- معجم رجال الحدیث و تفصیل طبقات الرواۃ، سید ابوالقاسم خوئی، مدینۃ العلم، قم۔

172- المعجم الصغیر، سلیمان بن احمد طبرانی، ت ۳۶۰ ھ ق، دار الکتب العلمیہ، بیروت۔

173- المعجم الاوسط، سلیمان بن احمد طبرانی، ت ۳۶۰ ھ ق، کتابفروشی العارف، ریاض۔

174- المعجم الکبیر، سلیمان بن احمد طبرانی، ت ۳۶۰ ھ ق، وزارت اوقاف عراق۔

175- الملاحم والفتن فی الظہور الغائب المنتظر، رضی الدین علی بن موسیٰ بن طاؤس، ت ۶۶۴ ھ ق، مؤسسہ الاعلمی، بیروت۔

176- ملاذ الاخیار، محمد باقر مجلسی، ت ۱۱۱۱ ھ ق، کتابخانہ آیۃ اللہ مرعشی، قم۔

177- المنار المنیف فی الصحیح والضعیف، ابن قیم الجوزیۃ، ت ۷۵۱ ھ ق، مکتب المطبوعات الاسلامیہ۔

178- مناقب آل ابی طالب، ابوجعفر رشید الدین محمد بن علی بن شہر آشوب، ت ۵۸۸ ھ، انتشارات علامہ، قم۔

179- منتخب الاثر فی الامام الثانی عشر (عج)، شیخ لطف اللہ صافی، کتابخانہ صدر، تہران۔

180- منتخب الانوار المضیئۃ، سید علی بن عبدالکریم نیلی نجفی، قرن نہم ہجری قمری، چاپخانہ خیام، قم، ۱۴۰۱ ھ ق۔

181- منتخب کنزل العمال، علاء الدین متقی ہندی، ت ۹۷۵ھ ق، دار الفکر، بیروت۔

182- المنجد، لویس معلوف یسوعی، دار المشرق، بیروت۔

183- منن الرحمٰن، محمد بن بہاء الدین الحارثی، ت ۱۰۳۰ھ چاپخانہ حیدریہ، نجف اشرف، ۱۳۴۴ھ۔

184- منیۃ المرید، زین الدین علی ابن احمد عاملی، ۹۶۵ھ، ق انتشارات دفتر تبلیغات اسلامی، قم ۱۳۶۸ش۔

185- منہاج الدموع، شیخ علی قرنی گلپائیگانی، مؤسسہ مطبوعاتی دین و دانش، قم ۱۳۴۴ھ ق۔

186- مہدی موعود، محمد باقر مجلسی، ۱۱۱۱ھ ق، ترجمہ علی دوانی آخوندی، تہران۔

187- المہذب البارع فی شرح المختصر النافع، شیخ جمال الدین ابو العباس، احمد بن فہد حلی اسدی۔

188- موارد السجن فی النصوص والفتاوی، نجم الدین، دفتر تبلیغات اسلامی، قم، ۱۴۱۱ھ ق۔

189- الموطا، مالک بن انس، ت ۱۷۹ھ ق، دار احیاء التراث العربی، بیروت۔

190- المیزان فی تفسیر القرآن، سید محمد حسین طباطبائی، ت ۱۴۰۲ھ ق، دار الکتب الاسلامیہ، تہران۔

191- النفی والتغریب، نجم الدین طبسی، مجمع الفکر الاسلامی، قم۔

192- نقش زنان مسلمان در جنگ، محمد جواد نجفی، چاپخانہ طلوع آزادی، ۱۳۲۷ش۔

193- نور الابصار، فی مناقب آل النبی المختار، شیخ مؤمن بن حسن مؤمن شبلنجی، ت ۱۲۳۰ھ۔

194- النہایہ فی غریب الحدیث والاثر، مبارک بن محمد جزری معروف بہ ابن الاثیر،

ت۶۰۶ھ ق، اسماعیلیان، قم۔

195- وسائل الشیعہ الی تحصیل مسائل الشریعہ، محمد بن الحسن حر عاملی، ت۱۱۰۴ھ ق، دار احیاء التراث العربی، بیروت۔

196- واقعہ صفین، نصر بن مزاحم منقری، ت۲۱۲ھ ق، کتابخانہ آیۃ اللہ مرعشی، قم، ۱۶۰۳ھ ق۔

197- الہدایۃ الکبریٰ، حسین بن حمدان حسینی حصینی، ت۱۲۹۴ھ ق، مؤسسۃ البلاغ، ۱۴۰۶ھ ق۔

198- ینابیع المودۃ، سلیمان بن ابراہیم بن قندوزی حنفی، ت۱۲۹۴ھ ق، کتابفروشی محمدی، قم۔

199- یوم الخلاص فی ظل القائم المہدی (عج)، کامل سلیمان، دار الکتاب اللبنانی، ۱۴۰۲ھ ق۔

فہرست کتب ادارہ منہاج الصالحین

(سرپرست مولانا ریاض حسین جعفری)

تلاش حق	120/-	جام غدیر	150/-
ذکر حسین	100/-	زندہ تحریریں	100/-
برزخ چند قدم پر	125/-	شاہکار رسالت	60/-
اسلامی معلومات	100/-	محشر خاموش	130/-
محمدؐ تا محمدؐ	100/-	اسلام اور کائنات	200/-
محمدؐ تا علیؑ	100/-	غریب ربذہ	120/-
سورج بادلوں کی اوٹ میں	120/-	فطرت	125/-
شہید اسلام	100/-	ذکر المصائب	250/-
قیام عاشورہ	50/-	جستجوئے حق	50/-
قرآن اور اہلبیتؑ	100/-	خطبات محسن (دو جلد)	250/-
دینی معلومات (دو جلد)	125/-	صدائے محسن	125/-
نوجوان پوچھتے ہیں شادی کس سے کریں؟	35/-	افکار محسن	100/-
ظالم حاکم اور صحابی امام	15/-	جام کوثر	100/-
توضیح عزاء	225/-	نسیم المجالس (دو جلد)	250/-
تفسیر سورہ فاتحہ	100/-	اولی الامر کون؟	135/-
مشعل ہدایت	100/-	ریاض المجالس	125/-
اسم اعظم	125/-	نصیر المجالس	125/-
سوگنامہ آل محمدؐ	225/-	گلزار خطابت	135/-
افکار شریعتی	225/-	معیار مودت	135/-
سیرت آل محمدؐ	125/	خطبات شیخ الجامعہ	135/-
مناظرے	135/-	بہشت	250/-
آسان مسائل (چار جلد)	240/-	نصائح	135/-
تاریخ جنت البقیع	100/-	جنت	150/-
عمدۃ المجالس	100/-	توحید	135/-
حقوق زوجین	35/-	ولایت	175/-
ارشادات امیر المومنین	20/-	آفتاب ولایت	150/-
صدائے مظلوم	50/-	آرزوئے جبرئیل	135/-
معجزات بتولؑ	35/-	سیدۃ العرب	135/-
لڑکا سونا لڑکی چاندی	35/-	تہذیب آل محمدؐ	150/-
اسلامی پہیلیاں	35/-	توضیح المسائل	150/-

کتاب	ہدیہ	کتاب	ہدیہ
فکر حسین اور ہم	15/-	عصر ظہور	200/-
پیام عاشورہ	40/-	جدید فقہی مسائل	100/-
معصومین کی کہانیاں	35/-	کربلا سے کربلا تک	135/-
ارشادات مرتضیٰ و مصطفیٰ	35/-	موعظہ مباہلہ	60/-
آزادی مسلم	10/-	مہدی حدیث کی روشنی میں	60/-
فقہ اہلبیتؑ	55/-	احادیث قدسیہ	165/-
صحیفہ پنجتن	100/-	اسلامی اصول تجارت	135/-
حرف اساس	100/-	یا علیؑ سنو میری باتیں	150/-
حسین میرا	100/-	آل محمدؐ پر درود	135/-
موت کے بعد کیا ہوگا؟	150/-	راہ خدا	165/-
تہذیب نفس یا اخلاق عملی	150/-	اصول دین	[illegible]
اصول عقائد	135/-	سردار کربلا	300/-
صحیفۂ زہرا	135/-	کتب امامت و خلافت (دو جلدیں)	500/-
سیرت امام رضا	135/-	بحر المصائب	165/-
اجر عظیم	85/-	فلسفہ غیبت مہدیؑ	135/-
خواہشات پر کنٹرول کیسے ہو؟	100/-	وظائف المومنین	65/-
رازِ زندگی	120/-	امالی شیخ صدوقؒ (دو جلدیں)	425/-
علیؑ سے دشمنی کیوں؟	85/-	معجزات آل محمدؐ (چار جلد)	800/-
عملیات رزق	185/-	تفسیر نور الثقلین (پانچ جلدیں)	1500/-
جادو شکن	175/-	غم نامہ کربلا (لہوف کا ترجمہ)	125/-
خصائص امیر المومنین	145/-	مناقب اہلبیتؑ (چار جلدیں)	765/-
مولائے کائنات کے فیصلے	185/-	جمال منتظر	250/-
پھر وہ شیعہ ہو گیا	250/-	آفتاب عدالت	150/-
آل رسول سے بغض کیوں؟	145/-	نہج البلاغہ	175/-
16 معجزے	25/-	فضائل الشیعہ	65/-
12 معجزے	20/-	محب اہلبیت کون؟	65/-
تحفۃ الواعظین	زیر طبع	مسافرہ شام	135/-
1001 فضائل علیؑ	زیر طبع	ولایت امام اور علم غیب	135/-
		تفسیر سورہ حدید	150/-

ملنے کا پتہ: ادارہ منہاج الصالحین الحمد مارکیٹ فرسٹ فلور دوکان نمبر 20
غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور فون: 7225252